Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
# عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں
Pages:08 ●214 :شمارہ ●13 :جلد ● KOLKATA ● Monday, 10th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق ۲۶/ صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ● سوموار، ۱۰/ اگست ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صبح کے وقت سوتے رہنے سے
انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے
مسند احمد، حدیث نمبر: ۵۳۰

Titas®
FOOTWEAR

## مندر گرانے کے بعد دیوبند دار العلوم! ہندو رکھشا دل اب شیولنگ کی بحالی کے لیے سڑک پر ہے

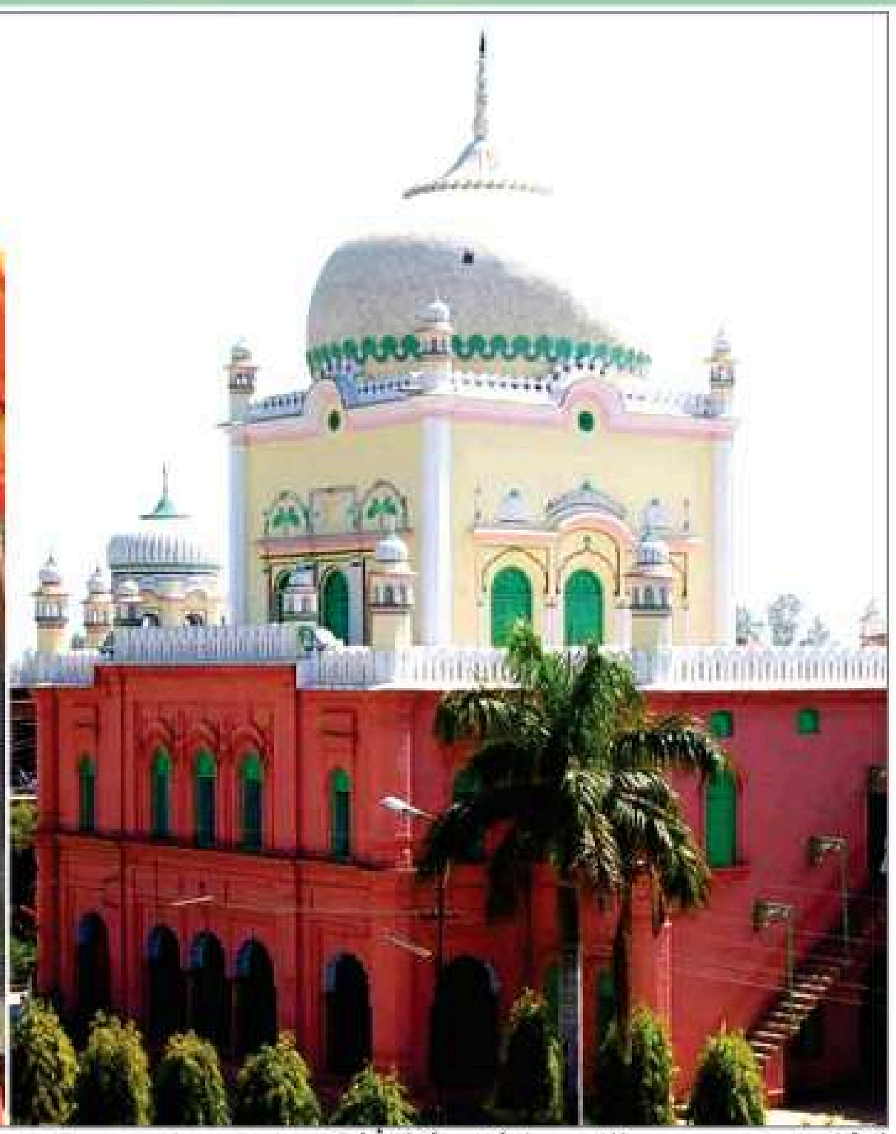

دیوبند، 9 اگست: گیانواپی، بھوج شالہ کے بعد، اب دیوبند، اتر پردیش میں دارالعلوم اسلامی تعلیم کا مرکز ہے۔ جس کے اندر مسجد بھی ہے۔ ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ مندر کو گرا کر مسلمانوں کا ڈھانچہ بنایا گیا تھا۔ اندر ایک شیولنگ ہے۔ ہندو رکھشا دل نے اعلان کیا ہے کہ 11 اگست بروز منگل دارالعلوم میں گنگا کے پانی سے تزکیہ اور دعائیں کی جائیں گی۔ ہندو رکھشا دل اتراکھنڈ کے صدر للت شرما نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو پیغام دیا۔ اس میں انہوں نے اعلان کیا کہ تنظیم کی قومی صدر پنکی چودھری کی قیادت میں تنظیم کے رہنما اور کارکنان گنگا کا پانی ہریدوار سے دیوبند لے کر جائیں گے۔ شرما نے دعویٰ کیا کہ دارالعلوم کے احاطے میں شیو مندر ہے۔ تنظیم نے اس مطالبے کو لے کر پہلے سہارنپور انتظامیہ سے رجوع کیا تھا۔ تاہم کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اسی لیے اس بار تنظیم نے دارالعلوم جا کر گنگا کا پانی چڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ادھر ہندو رکھشا دل کے اس اعلان سے پولس اور انتظامیہ چوکنا ہے۔ دیوبند کے سرکل آفیسر امت کمار سنگھ نے کہا کہ کسی کو بھی امن و امان میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ "کسی کو امن وامان میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ قانون توڑنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ "اتفاق سے، ماضی میں، ہندوتوا کارکنوں نے اتر پردیش میں گیانواپی مسجد کے بارے میں بھی ایسا ہی دعویٰ کیا تھا۔ پھر عدالت کے حکم پر انڈین آرکیالوجیکل سروے نے سروے کیا۔ ان کی سنسنی خیز رپورٹ یہ تھی کہ مسجد بننے سے پہلے وہاں ایک ہندو مندر تھا۔ گیانواپی مسجد کے نیچے ایک ہندو مندر کا ڈھانچہ ملا۔ سروے سے حاصل ہونے والے گراؤنڈ پینیٹریٹنگ ریڈار ڈیٹا کا کہنا ہے کہ مسجد مندر ......باقی صفحہ 5 پر

## الگورتھم میں تبدیلی چاہتے ہیں، 'روڈ میپ' جمع کرانے کا بھی حکم میٹا پر لگام لگانے کے لیے سخت مرکز!

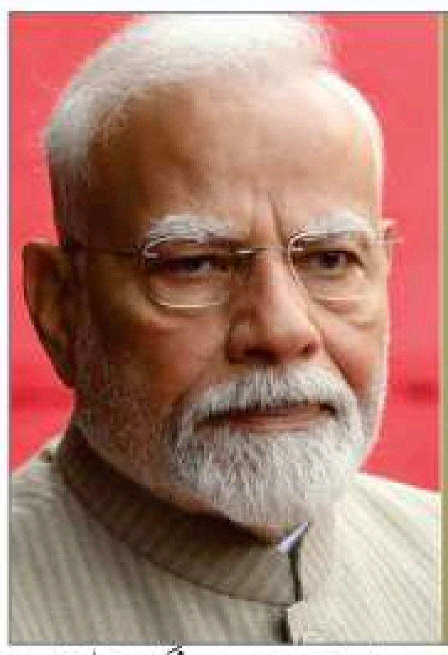

نئی دہلی، 9/اگست: مرکز نے ٹیکنالوجی کمپنی میٹا پر ڈیپ فیکس، مسخ شدہ معلومات اور جان بوجھ کر پروپیگنڈے پر لگام لگانے کے لیے مزید دباؤ بڑھایا ہے۔ مرکز نے ٹیکنالوجی کمپنی میٹا پر ڈیپ فیکس، مسخ شدہ معلومات اور جان بوجھ کر پروپیگنڈے پر لگام لگانے کے لیے مزید دباؤ بڑھایا ہے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق، میٹا کے الگورتھم میں ضروری تبدیلیاں کرنے کے علاوہ، کمپنی سے ایک تفصیلی روڈ میپ پیش کرنے کو کہا گیا ہے کہ وہ اس طرح کے مواد سے نمٹنے کے لیے کیا اقدامات کرے گی۔
مرکز اور میٹا حکام کے درمیان حالیہ میٹنگ کے بعد، مرکز نے ٹیک دیو کو متعدد شرائط کی تعمیل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن میں سے ایک الگورتھم میں تبدیلی ہے۔ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ڈیپ فیکس، جعلی خبروں اور جان بوجھ کر پروپیگنڈے کی فوری شناخت کے لیے ......باقی صفحہ 5 پر

## سنگور میں صنعت اتنا آسان نہیں! تاپس نے ممتا دور کے 'نقصانات' کے باوجود صنعت، ڈیزائن میں ڈبل انجن کا انکشاف کیا

کولکاتا، 9 اگست: 15 سال کی صنعتی خشک سالی کے بعد بنگال میں صنعت آئے گی۔ صنعت بھی سنگور میں واپس آئے گی۔ لیکن اس میں کچھ وقت لگے گا۔ صنعت کے وزیر تاپس رائے نے یہ بات اتوار کو 11 اگست کو عبنا میں صنعتی میٹنگ سے پہلے ایک پریس کانفرنس میں کہی۔ صرف ٹاٹا یا کمار منگلم برلا ہی نہیں، ریاست سے 6688 چھوٹی ......باقی صفحہ 5 پر

## پی او کے (POK) میں بڑھتی ہوئی بے چینی! 'احتجاج کرنے والے دہشت گرد نہیں ہیں' شہباز شریف کی جماعت نے مظاہرین کو 'محب وطن' قرار دیا ہے

مقبوضہ کشمیر 9/اگست: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر ایک سال سے زیادہ عرصے سے گرم ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی سول سوسائٹی اپنے حقوق کے لیے سراپا احتجاج ہے۔ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں معاشی بحران، عام شہریوں کی محرومیوں اور ایک کے بعد ایک پابندیاں عائد کرنے کی وجہ سے ایک عرصے سے غصہ پیدا ہو رہا تھا۔ مقبوضہ کشمیر میں حکومت مخالف تحریک کو دبانے کے لیے مظاہرین کو اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کرنے کے الزامات ہیں۔ تشدد کے باعث ہلاکتوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جس سے پاکستان بین الاقوامی سطح پر بے چین ہے۔ اس صورتحال میں پاکستانی حکومت نے مقبوضہ کشمیر پر اپنا لہجہ نرم کر لیا ہے۔ شہباز شریف کی جماعت نے مظاہرین کو 'محب وطن' قرار دیا ہے۔ ہفتہ کو پاکستانی وزیر اعظم کے مشیر رانا ثناء اللہ نے کہا کہ 'احتجاج میں شریک دہشت گرد نہیں ہیں، 99 فیصد محب وطن ہیں۔' ثناء اللہ نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی حکومت مقبوضہ کشمیر میں سول سوسائٹی کے اتحاد جوائنٹ عوامی ......باقی صفحہ 5 پر

## روس سے بحر ہند تک براہ راست ریلوے لائن کا منصوبہ، ماسکو مشرق وسطیٰ کو نظر انداز کر کے بلیو پرنٹ تیار کر رہا ہے

ماسکو، 9/اگست: اس ممکنہ راہداری کے معاملے پر تفصیل سے بات کرتے ہوئے خسلین نے کہا کہ اگر یہ ریلوے تعمیر ہو جاتی ہے تو یہ ترکمانستان، ایران، افغانستان اور پاکستان کے راستے بھارت پہنچے گی۔ ہرمز کے خطرے سے بچنے کے لیے اور تجارت کو بڑھانے کے لیے روس سے بھارت تک براہ راست ریلوے لائن بنانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ روسی نائب وزیر اعظم مارات خسلین نے روسی میڈیا 'تاس' کو انٹرویو دیتے ہوئے اس بات کا اشارہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ باسفورس اور آبنائے ہرمز جیسے خطوں کے خطرے سے بچنے کے لیے بحر ہند تک براہ راست ریلوے لائن کی تعمیر کے معاملے پر غور کیا جانا چاہیے۔ اس ممکنہ راہداری کے معاملے پر تفصیل سے بات کرتے ہوئے خسلین نے کہا کہ اگر یہ ریلوے لائن بنتی ہے تو یہ ترکمانستان، ایران، افغانستان اور پاکستان کے راستے ہندستان پہنچے گی۔ ہندستان سے جڑنے والا ......باقی صفحہ 5 پر

## دوربینی ان کی فطرت تھی لیکن، کسی جمشید کا ساغر نہیں تھے وہ: بدھا دیب

9 اگست: ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ، سی پی ایم لیڈر بدھا دیب بھٹاچارجی ایک بصیرت اور دیدار تھے۔ ترنمول دور میں انہوں نے بار بار سوال اٹھایا کہ تبدیلی کیوں؟ کیا تبدیلی؟ اس تبدیلی سے ریاست کو کیا فائدہ ہوا؟ ساتھ ہی، انہوں نے خبردار کیا کہ ریاست میں 'آفت' کی حکومت چل رہی ہے۔ ان کے جانے کے بعد خطرہ منتظر ہے۔ ہم اس خطرے کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جو بدھ بابو نہیں دیکھ سکتے تھے، اب ہم دیکھ سکتے ہیں۔ سی پی ایم کے ریاستی سکریٹری محمد سلیم نے بدھ بابو بھٹاچارجی کی یادگاری میٹنگ میں کہا۔ سلیم نے سابق وزیر اعلیٰ کے خواب کو اگلی نسل تک پہنچانے کے لیے ثقافتی مرکز کے قیام کا بھی اعلان کیا۔ مجھے بدھ بابو کے ساتھ پارٹی اور سرکاری کاموں کے لیے کئی بار سفر کرنا نصیب ہوا۔ تب میں نے بدھ دیو بھٹاچارجی کے رابندر ناتھ ٹیگور کے علم کو محسوس کیا۔ مجھے ان گانے سننے کا تجربہ بھی تھا جو وہ گا سکتے تھے۔ پارٹی کے سابق ریاستی سکریٹری اور وزیر سوریہ کانتا مشرا نے کہا کہ بدھ بابو کو یاد کرتے وقت کئی مسائل پر بات کرنی پڑتی ہے۔ جس کے بعد سلیم نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ مستقبل دیکھ سکتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں وہ وارننگ بھی دیتا تھا۔ اب وہ انتخابات سچ ہو رہے ہیں۔ اس لیے بدھ بابو کی زندگی کے مختلف پہلوؤں بشمول ان کے کام اور ثقافتی طریقوں کو اجاگر کرنے کے لیے ویب سائٹ پر ایک صفحہ بنایا جا رہا ہے۔ یہیں نہیں رکے، جیوتی باسو ریسرچ سنٹر کی طرح بدھ بابو کے نام سے ایک سیاسی اور ثقافتی پریکٹس سنٹر ......باقی صفحہ 5 پر

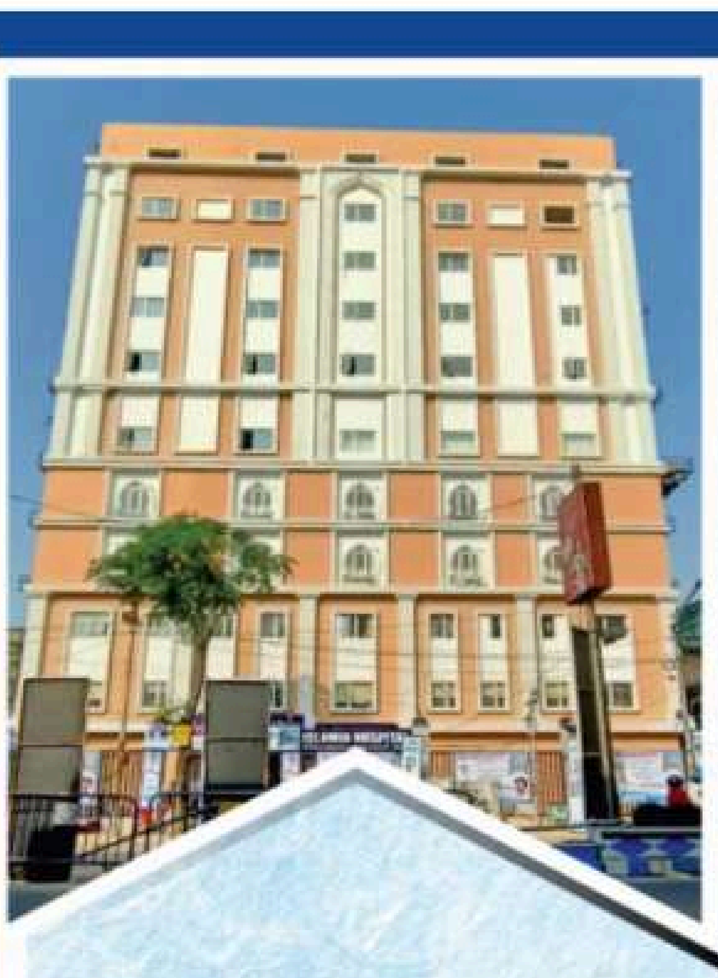

ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلیٹی اسپتال
73- چترنجن ایونیو، کولکاتا- 700012
A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)
DEPARTMENT AVAILABE
- GENERAL MEDICINE
- CHEST MEDICINE
- DIABETIC
- DIABETIC FOOT CARE
- CARDIOLOGY
- SURGERY (GENERAL & LAP)
- GASTROENTEROLOGY
- NURSERY
- ORTHOPAEDIC
- UROLOGY
- GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
- NEUROLOGY & NEUROSURGERY
- NEPHROLOGY
- CANCER SURGERY
- CANCER MEDICINE
- PAEDIATRICS
- DENTISTRY
- OPHTHALMOLOGY
- ENT
- DERMATOLOGY
- PLASTIC SURGERY

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)
- PATHOLOGY
- DIALYSIS
- CT SCAN
- X-RAY
- ECG
- ECHOCARDIOGRAPHY
- ENDOSCOPY
- PHYSIOTHERAPY
- ULTRASONOGRAPHY WITH
- COLOUR DOPPLER
24x7 EMERGENCY SERVICE
FIRHAD HAKIM
President
AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary
Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

Islam and a Multicultural Society: India an Example

# اسلام اور کثیر الثقافتی معاشرہ: ہندستان ایک مثال

اسلام ایک ایسا جامع اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف فرد کی اخلاق و روحانی تربیت کرتا ہے بلکہ ایک مثالی معاشرے کی تشکیل کے اصول بھی فراہم کرتا ہے۔
اسلامی تعلیمات کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ کثیر الثقافتی (Multicultural) معاشرے کو نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ اسے فروغ بھی دیتی ہیں۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں مختلف مذاہب، ثقافتوں، زبانوں اور تہذیبوں کے لوگ باہمی احترام، رواداری اور انصاف کے ساتھ زندگی گزاریں، اسلام کے نزدیک ایک مثالی معاشرہ ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفو (سورہ الحجرات 13:) یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انسانوں کے درمیان تنوع ایک فطری اور مثبت حقیقت ہے، جس کا مقصد باہمی تعارف اور تعلق کو فروغ دینا ہے، نہ کہ تفریق اور برتری قائم کرنا۔ اسی طرح قرآن میں مذہبی آزادی کے اصول کو یوں بیان کیا گیا ہے "لکم دینکم ولی دین (سورہ الکافرون 6:)۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک مثالی کثیر الثقافتی معاشرے کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ مدینہ منورہ میں "میثاق مدینہ" کے ذریعے مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک مشترکہ سماجی نظام میں جوڑا گیا، جہاں سب کو برابر کے حقوق اور مذہبی آزادی حاصل تھی۔ احادیث میں بھی غیر مسلموں کے حقوق کی تاکید کی گئی ہے، جیسا کہ فرمایا "جس نے کسی ذمی کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی۔" اس کے علاوہ آپ کا یہ فرمان بھی نہایت اہم ہے کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو" جو انسانیت کی خدمت اور باہمی تعاون کی بہترین مثال پیش کرتا ہے۔
اگر ہم ہندستانی معاشرے کا جائزہ لیں تو یہ ایک کثیر الثقافتی نظام کی نمایاں مثال کے طور پر سامنے آتا ہے۔ یہاں ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، بدھ اور دیگر مذاہب کے ماننے والے صدیوں سے ایک ساتھ رہتے آئے ہیں۔ زبانوں، رسم و رواج، لباس اور کھانوں کی بے شمار اقسام اس ملک کی پہچان ہیں اور یہی تنوع دراصل اس کی طاقت ہے، نہ کہ کمزوری۔ اسی طرح یہاں مختلف مذاہب کے تہوار بھی اجتماعی طور پر منائے جاتے ہیں۔ دیوالی، عید، کرسمس اور گرو نانک جینتی جیسے مواقع پر لوگ ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں، جو باہمی ہم آہنگی اور رواداری کی بہترین مثال ہے اور یہی وہ اقدار ہیں جنہیں اسلام بھی فروغ دیتا ہے۔
تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ کثیر الثقافتی معاشروں کو بعض اوقات چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے فرقہ وارانہ کشیدگی، تعصب اور عدم برداشت اسلام ان مسائل کا حل بھی پیش کرتا ہے اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ اختلافات کے باوجود امن و امان برقرار رکھا جائے، ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کیا جائے اور کسی کے ساتھ نا انصافی نہ کی جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "ادفع بالتی ھی احسن (سورہ فصلت: 34) یعنی برائی کو بھلائی کے ذریعے دور کرو، جو معاشرتی ہم آہنگی کے قیام کا ایک اہم اصول ہے۔
آج کے دور میں جب دنیا بھر میں شناخت اور ثقافت کے مسائل شدت اختیار کر رہے ہیں، اسلامی تصور کثیر الثقافتی معاشرہ ایک متوازن اور جامع حل فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف مختلف تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے بلکہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل میں مدد دیتا ہے جہاں ہر فرد کو برابر کے حقوق حاصل ہوں اور وہ آزادی اور عزت کے ساتھ زندگی گزار سکے۔
نتیجتاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام کا کثیر الثقافتی معاشرے کا تصور نہایت واضح، عملی اور انسان دوست ہے، اور ہندستان اس کی ایک بہترین عملی مثال کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اگر ان اصولوں کو صحیح معنوں میں اپنایا جائے تو نہ صرف ایک ملک بلکہ پوری دنیا میں امن، رواداری اور بھائی چارے کی فضا قائم کی جاسکتی ہے۔

(Writer Sahabuddin is Delhi based Islamic Scholar and social thinker.)

# وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے 'لوک تنتر سینانی' کو ماہانہ الاؤنس اور مفت بس سفر کی سہولتوں سے نوازا

کولکاتا: 9 اگست (عوامی نیوز سروس) وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے 325 "لوک تنتر سینانی" (جمہوریت کے سپاہیوں) کو مبارکباد پیش کی جو 1975 کی ایمرجنسی کے خلاف تحریک میں حصہ لینے پر قید ہوئے تھے۔ اس تقریب میں صنعت و تجارت کے وزیر تاپس رائے بھی موجود تھے۔ ہر فرد کو تانبے کا تمغہ اور اعزازی نشان پیش کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے ان 'لوک تنتر سینانیوں' کے لیے 10,000 روپے ماہانہ الاؤنس، سرکاری بسوں میں مفت سفر اور سرکاری اسپتالوں میں طبی امداد کا اعلان کیا۔ اعزازی کے انتقال کی صورت میں ان کی شریک حیات ان تمام فوائد سے فائدہ اٹھانے کا حقدار ہوگا۔
ایمرجنسی کے کربناک دنوں کو یاد کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا، "ملک بھر میں ایک لاکھ لوگوں کو قید کیا گیا، ان میں سے کم از کم 5000 بنگال سے تھے۔ پارلیمانی جمہوریت اور ووٹ کا حق آج ان لوگوں کی قربانیوں کی بدولت ملک میں محفوظ ہے جنہوں نے جمہوریت کو دبانے کی کوشش کے دوران جیل کے اندھیروں میں وقت گزارا۔"

تقریب کے دوران، انہوں نے ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے تعاون کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ماضی میں قوم پرستی، حب الوطنی اور سناتن ثقافت کو مٹانے کی کوششیں کی گئی ہیں، اور موجودہ نسل میں مکھرجی کے تعاون کو اجاگر کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔
اس مقصد کے لیے، چیف سکریٹری کی قیادت میں ایک خصوصی کمیٹی 13 اگست کو مکھرجی کی 125 ویں یوم پیدائش کے موقع پر سکریٹریٹ میں تشکیل دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس کمیٹی کے ذریعے مکھرجی کے نظریات اور بنگال کی تقسیم کی صحیح تاریخ کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے گا۔

حی علی الصلاۃ
الصلاۃ خیر من النوم
(اول وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
10 / اگست 2026

| | |
|---|---|
| فجر | 3 بج 45 منٹ |
| طلوع آفتاب | 5 بج 11 منٹ |
| ظہر | 11 بج 41 منٹ |
| عصر | 4 بج 17 منٹ |
| مغرب | 6 بج 18 منٹ |
| عشاء | 7 بج 33 منٹ |

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

# ہالی شہر میں ممتا کے ساتھ ہوئی بدسلوکی پر شمک 'برہم'

## اگنی مترا نے کہا، انہوں نے 15 سالوں میں بہت مظالم ڈھائے

شمالی 24 پرگنہ: 9 اگست (عوامی نیوز سروس) سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو ہالی شہر میں شدید احتجاج کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پر جوتے اور مٹی پھینکی گئی، اور "چور" کے نعرے لگائے گئے۔ ریاستی بی جے پی کے صدر شمک بھٹاچاریہ نے اس واقعہ پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "یہ بنگال کی ثقافت نہیں ہے۔" اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے، ریاستی وزیر اگنی مترا پال نے بنگال میں گزشتہ پندرہ برسوں میں ترنمول کی کارروائیوں کو یاد کرنے سے گریز نہیں کیا، ریمارکس دیتے ہوئے، "انہوں نے مظالم کی کوئی کمی نہیں کی۔"
جمعہ کی رات پولس نے شمالی 24 پرگنہ کے کنچراپاڑہ کے وارڈ نمبر 24 کے رہنے والے برجو کمار کو گرفتار کیا۔ ترنمول کارکن کے طور پر جانا جاتا ہے، اسے علاقے میں بھتہ خوری اور جھگڑے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ اس کی گرفتاری کے بعد اس کا طبی معائنہ کرایا گیا، اور اس کی بیوی اس شام کو لاک اپ میں اس سے ملنے گئی، اور اسے اچھی حالت میں پایا۔ تاہم، ہالی شہر پولیس نے بتایا کہ جمعہ کی اولین ساعتوں میں، نوجوان پریشان حالت میں لاک اپ میں پڑا پایا گیا۔ اسے کلیانی جواہر لال نہرو اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔
اتوار کی دوپہر سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ہلاک ترنمول کارکن کے اہل خانہ سے ملاقات کے لیے ہالی شہر کا دورہ کیا۔ ان کے ساتھ کلیان بنرجی، ڈولا سین اور اپاسنا چودھری بھی تھیں۔ ممتا کو احتجاج کا سامنا کرنا پڑا، ان پر پانی، مٹی اور جوتے پھینکے گئے، ساتھ ہی "چور" اور "ڈاکوؤں کی ملکہ" کے نعرے لگائے گئے۔ شدید احتجاج کے باوجود، وہ متوفی کارکن کی اہلیہ سے ملی اور اس کے خلل ڈالنے والے رویے پر کڑی تنقید کی۔ ریاستی بی جے پی صدر شمک بھٹاچاریہ نے اس واقعہ پر غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "ایسا نہیں ہونا چاہیے، یہ بنگال کا رواج نہیں ہے۔" تاہم، شمک نے یہ بھی کہا کہ اس واقعہ سے بی جے پی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس تناظر میں، اگنی مترا پال نے کہا، "ممتا بنرجی نے گزشتہ 15 سالوں میں بہت سی غلطیاں کی ہیں؛ وہ خواتین کے وقار کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہیں اور عام لوگوں کو ظلم کا نشانہ بنائی ہیں، وہ ابھیا کی موت کے دن بھی انصاف کو یقینی بنانے میں ناکام رہی، تاہم، ان کی گاڑی پر کیچڑ اور جوتے پھینکنا، کسی بھی طرح سے جائز نہیں ہے۔

# پانی ہٹی میں 'سمرنے ابھیا' پروگرام، وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے کی شرکت، خواتین کے تحفظ پر دیا سخت پیغام

پانی ہٹی: 9 اگست (نور عالم) آر جی کر معاملے کی متاثرہ نوجوان خاتون ڈاکٹر 'ابھیا' کی یاد میں اتوار کے روز پانی ہٹی میں "سمرنے ابھیا" پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام ڈاکٹر ابھیا دیوناتھ میموریل ٹرسٹ کی جانب سے منعقد کیا گیا، جس میں وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے شرکت کی۔ اس موقع پر ابھیا کے اہل خانہ، عوامی نمائندے اور انتظامی افسران بھی موجود تھے۔ اپنے خطاب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ابھیا کے ساتھ پیش آنے والے دل دہلا دینے والے واقعے کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اس معاملے میں جو بھی قانونی کارروائی ضروری ہوگی، اسے پوری سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھایا جائے گا اور انصاف کے عمل کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا۔ خواتین کے تحفظ کے موضوع پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خواتین کے خلاف جرائم کی شکایت ملتے ہی پولیس کو فوری کارروائی کرنی چاہیے اور کسی دباؤ، اجازت یا فون کال کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے اس واقعے کو انصاف اور خواتین کے وقار سے جڑا ہوا معاملہ قرار دیا۔ واضح رہے کہ 9 اگست کو آر جی کر اسپتال میں ایک نوجوان خاتون ڈاکٹر کی لاش برآمد ہونے کے بعد پورے ملک میں شدید غم و غصہ دیکھا گیا تھا۔ اس معاملے میں گرفتار سیوک والنٹیئر سنجے رائے کو عدالت عمر قید کی سزا سنا چکی ہے، تاہم متاثرہ خاندان اور جونیئر ڈاکٹروں کی جانب سے دیگر افراد کے کردار کی بھی جانچ کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں ریاست کے سرکاری صحت اداروں میں بھی دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے ابھیا کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ پانی ہٹی کا "سمرنے ابھیا" پروگرام اسی یاد، انصاف کی جدوجہد اور خواتین کے محفوظ مستقبل کے عزم کی علامت بن کر سامنے آیا۔

# نارتھ بنگال میڈیکل کالج میں دو دن میں 10 نومولود کی موت انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی

شمالی بنگال: 9 اگست (عوامی نیوز سروس) نارتھ بنگال میڈیکل کالج اسپتال میں دو دنوں کے دوران دس شیر خوار بچوں کی موت ہو چکی ہے۔ بدھ کے روز بچوں کی اموات کے سلسلے کے حوالے سے الزامات سامنے آنا شروع ہو گئے۔ آنے والے ہنگامے کے بعد، پروٹوکول کے مطابق ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، اور ایک ابتدائی رپورٹ پہلے ہی سوستھیا بھون (محکمہ صحت کے ہیڈ کوارٹر) کو پیش کر دی گئی ہے۔ ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کوشک نے موت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ شیر خوار بچوں کو نازک حالت میں شمالی بنگال کے مختلف ہسپتالوں اور نرسنگ ہومز سے منتقل کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ مناسب ریفرل پروٹوکول پر عمل نہیں کیا گیا۔
نارتھ بنگال میڈیکل کالج کے ذرائع نے انکشاف کیا کہ دس میں سے آٹھ نوزائیدہ بچوں کو خطے کے دیگر اسپتالوں اور نرسنگ ہومز سے ریفر کیا گیا تھا، جب کہ بقیہ دو میڈیکل کالج میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ زیادہ تر شیر خوار صرف چند دن کے تھے۔
اسپتال کے حکام نے بتایا کہ ریفر کیے گئے تمام آٹھ شیر خوار بچوں کی حالت تشویشناک ہے۔ اگرچہ ریفرل نوٹوں میں وینٹیلیشن کی ضرورت کی نشاندہی کی گئی تھی، لیکن مبینہ طور پر منتقلی بستر کی دستیابی کی جانچ کیے بغیر یا معیاری حوالہ جاتی رہنما خطوط پر عمل کیے بغیر کی گئی تھی۔ الزام ہے کہ کچھ شیر خوار بچے وارڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی مر گئے۔ شمالی بنگال میڈیکل کالج کے حکام اس پورے واقعہ سے سخت ناراض ہیں۔ معاملے کی مکمل تحقیقات کے لیے انکوائری کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جس کا جامع جائزہ لے کر رپورٹ پیش کی جائے گی۔
اسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کوشک نے کہا، "اس واقعے نے ہمارے میڈیکل کالج کی ساکھ کو داغدار کر دیا ہے۔ ریفر کیے گئے شیر خوار بچوں کی صحت خراب تھی، اور مناسب ریفرل پروٹوکول کا مشاہدہ نہیں کیا گیا تھا۔ مزید برآں، انہیں منتقلی سے پہلے کچھ وقت کے لیے دوسرے اسپتالوں اور نرسنگ ہومز میں رکھا گیا تھا۔ ہم اس معاملے کے ہر پہلو کو قواعد کے مطابق جانچ رہے ہیں۔"

# تالتلہ ہیلپنگ ہیروز ایسوسی ایشن کی جانب سے، تالتلہ شیتلہ مندر کے پاس ایک شاندار خون عطیہ کیمپ کا انعقاد

کولکاتا: 9 اگست (ماسٹر محمد تسیم) کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 53 میں تالتلہ ہیلپنگ ہیروز ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک شاندار بلڈ ڈونیشن (خون عطیہ) کیمپ کا انعقاد تالتلہ شیتلہ مندر کے نزدیک کیا گیا۔ جس میں 100 سے زائد افراد نے خون عطیہ کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر ریاستی وزیر صنعت شری تاپش رائے شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ شمالی کولکاتا کے بی جے پی لیڈر شری سنتوش پھاٹک، سماجی کارکن اشوک کمار چکرورتی عرف مانا چکرورتی، ہاکی کے سابق بین الاقوامی کھلاڑی ڈی کے گھوش اور دیگر معزز شخصیات بھی موجود تھے۔ اس موقعے پر شری تاپش رائے نے پروگرام کرنے والوں کی دل کھول کر تعریف کی اور کہا کہ ایسے پروگرام جو انسانیت کو فروغ دیتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ مانا چکرورتی نے ڈونرس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "خون دان مہا دان" ہے اور یہاں لوگوں نے انسانیت کا درس دیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہندو مسلم یکتا پر بھی زور دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ شری شبھیندو ادھیکاری اور بی جے پی کے ریاستی صدر شری شمک بھٹاچاریہ کی بھی تعریف کی۔ یاد رہے کہ یہ ایسوسی ایشن ہمیشہ سے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے خدمت کر رہا ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے والوں میں شہاب الدین ملک، روہت کمار سنگھ، ارباز خان اور مانا چکرورتی کے نام اہم ہیں۔

# اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا علوم و فنون کے ماہر اور ہزاروں کتابوں کے مصنف

کمرہٹی: 9 اگست (پریس ریلیز) آج 25 صفر المظفر 1448ھ کی شب اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا کے 108 واں عرس مبارک کے موقع پر مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام کی سلیمیہ مسجد اور جامعہ سلیمیہ انوار للبنات کمرہٹی کولکاتا 58 کے اعلیٰ حضرت ہال میں مدرسین کرام اور طلباء، مصلیان اور معلمات اور طالبات کے ساتھ دونوں جگہ عظیم الشان عرس رضا منعقد کیا گیا، مدرسین و طلباء نے بھرپور انداز میں شان رضا میں خطابات کیے اور طلباء نے بھی خوبصورت لب و لہجے میں نعت مصطفیٰ اور منقبت رضا سے سامعین کو محضوض کیا جبکہ جامعہ سلیمیہ میں معلمات صاحبات نے بھی شان اعلیٰ حضرت میں خطابات اور طالبات نے بھی حسین شریں انداز میں نعت مصطفیٰ پیش کیں مدرسہ سلیمیہ کے عرس رضا کی محفل میں خلیفہ تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد مختار عالم رضوی ناظم اعلیٰ مدرسہ سلیمیہ و جامعہ سلیمیہ نے بصیرت افروز خطابات فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کی ذات وہ ہے کہ علوم و فنون میں ماضی قریب میں ان کا ثانی نہیں علم و عرفاں اور فکر و شعور کی اعلیٰ شخصیت کا نام احمد رضا ہے جو فکر و بصیرت کیا یک بحر بے کراں تھے، علوم و فنون کے ماہر اور ہزار سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ یہی نہیں بلکہ سیاسی اور مذہبی فتنوں کے دور میں انتہائی خاموشی کے ساتھ خوفناک حالات کا مقابلہ کرتے رہے اور دین متین کی حفاظت و صیانت میں عظیم ذمہ داری نبھائی اور اپنے تجدیدی کارناموں سے جہاں والوں کو عشق رسول کی خوشبوؤں سے معطر فرماتے رہے۔ ع
"جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا / جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں"
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ کا یہ عظیم احسان ہے کہ آج فکر رضا کی وجہ سے تمام مدارس، مساجد عشق رسول سے سرشار ہیں طلباء و طالبات ہی کے نہیں بلکہ عوام و خواص، علماء اور مشائخ کے عظیم محسن ہیں جن کے دلائل عقلیہ و نقلیہ سے لوگ مستفیض ہو رہے ہیں جنہوں نے علوم و معارف کے دریا بہا دیے ہیں۔ بعدہ صلوٰۃ و سلام اور رقت آمیز دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔ معلمین، معلمات، طلباء و طالبات اراکین و معاونین کو مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا فرمائے۔ "مسلک اعلیٰ حضرت قائم رہے / زندگی دی گئی اسی کے لیے"
(منجانب: قاری محمد حیات عالم انچارج مدرسہ و جامعہ)

جنتا دل یونائیٹڈ پارٹی نے کولکاتا میں کوئٹ انڈیا موومنٹ کے 85 واں یوم تاسیس کے موقع پر سابق ایم پی کہکشاں پروین جو بنگال میں پارٹی کی ترجمان ہیں اور مغربی بنگال کے جنتا دل یونائیٹڈ کے معمر لیڈر اور ریاستی صدر اجیتابھ دتہ و دیگر لیڈران شریک رہیں۔ بنگال کی پارٹی ترجمان کہکشاں پروین نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری پارٹی لوک سبھا ضمنی انتخاب میں ایک سیٹ پر اپنا امیدوار دے گی، اسکے علاوہ کولکاتا اور ہوڑہ کارپوریشن کے کاؤنسلر الیکشن میں بھی حصہ لے گی۔ محمد اسرار الدین کو اقلیتی سیل کولکاتا ضلع کا صدر منتخب کیا گیا۔ (فوٹو: محمد شمیم حسین)

# بدلتے ہوئے بنگال میں بدمعاشوں کا حساب سبودھ سنگھ کے دو ساتھی اسلحہ کے ساتھ گرفتار

شمالی 24 پرگنہ: 9 اگست (عوامی نیوز سروس) بہار کے بدنام زمانہ مافیا ڈان سبودھ سنگھ کے ساتھی جے بند چودھری کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان کے ساتھ ایک اور بدنام زمانہ مجرم افسر علی کو گرفتار کیا گیا۔ دونوں کے قبضے سے ایک 7 ایم ایم پستول اور ایک گولی والا اسلحہ برآمد ہوا۔ مزید برآں، پولیس نے ان کے پاس سے ایک لاکھ روپے سے زیادہ کی نقدی ضبط کی۔ ہفتہ کی رات دیر گئے ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے موہن پور پولیس نے جے بند چودھری اور افسر علی کو گرفتار کیا۔ اگرچہ ان کے جمع ہونے کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہے، تاہم مزید تفصیلات سے پردہ اٹھانے کے لیے ان سے بار بار پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔
کچھ سال پہلے بیرک پور میں ایک تاجر کو گولی مار دی گئی تھی، اس واقعے نے بدنام زمانہ سبودھ سنگھ کا نام سامنے لایا تھا۔ اس کے بعد سے ریاست بھر میں کئی واقعات کے سلسلے میں اس کا نام سامنے آیا ہے۔ سبودھ کو بی جے پی لیڈر منیش شکلا کے قتل میں بھی ملوث کیا گیا تھا۔ الزامات سے پتہ چلتا ہے کہ بہار کی بیور جیل میں قید کے دوران، اس نے بنگال میں ڈکیتی، بھتہ خوری اور قتل کی سازشوں سمیت مختلف جرائم کی منصوبہ بندی کی۔ ان بڑھتے ہوئے الزامات کے بعد، بنگال پولیس نے بدنام زمانہ گینگسٹر کو گرفتار کیا، اور وہ طویل عرصے تک ریاست میں قید رہا۔ اب اس کے قریبی ساتھیوں جے بند اور افسر علی کو بھی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔
پولیس کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ دونوں مجرم آدھی رات کو علاقے میں کیوں جمع ہوئے تھے۔ حکام اس بات کی جانچ کر رہے ہیں کہ آیا انہیں کوئی نیا جرم کرنے کا معاہدہ ملا تھا۔ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ پولیس حکام اس بات کی بھی تفتیش کر رہے ہیں کہ آیا یہ جوڑا کوئی بڑی چھینا جھپٹی یا ڈکیتی کی نیت سے اکٹھا ہوا تھا۔

# ہاؤسنگ سکیم کی تصدیق کے دوران خاتون سے زیادتی کی کوشش، عارضی پنچایت کارکن گرفتار!

شمالی 24 پرگنہ: 9 اگست (عوامی نیوز سروس) ایک عارضی پنچایت کارکن آواس یوجنا (ہاؤسنگ اسکیم) کے لیے تفصیلات کی تصدیق کرنے اور تصاویر لینے کے لیے ایک گھر گیا تھا۔ وہاں رہتے ہوئے، اس نے مبینہ طور پر ایک خاتون کی عصمت دری کرنے کی کوشش کی جسے وہ گھر میں اکیلا پایا۔ یہ واقعہ بشیرہاٹ کے ہنگل گنج پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں پیش آیا۔ شکایت کے بعد، پولیس نے کارکن کو گرفتار کر لیا، جو ایک گرام روزگار معاون (جی آر ایس) ہے۔ پولس ذرائع نے انکشاف کیا کہ ملزم حاجی الرحمٰن ہنگل گنج پولس اسٹیشن کے تحت ایک پنچایت علاقہ میں تصویریں لینے گیا تھا۔ معلومات کی تصدیق کے بہانے وہ ایک گھر میں داخل ہوا اور خاتون کو اکیلا پایا۔ الزام ہے کہ اس نے زبردستی اندر گھس کر اس کی عصمت دری کرنے کی کوشش کی۔ خاتون کے چیخنے پر پڑوسی موقع پر پہنچ گئے، ملزم فرار ہو گیا۔ اس کے بعد خاتون اور اس کے اہل خانہ نے ہنگل گنج پولیس اسٹیشن میں باضابطہ شکایت درج کرائی۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے تحقیقات شروع کی اور پنچایت کارکن کو گرفتار کر لیا۔ عصمت دری کے الزام کے علاوہ، کارکن کو مالی فراڈ کے الزامات کا سامنا ہے۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ وہ ترنمول کے بااثر لیڈروں کی پشت پناہی سے علاقے کے لوگوں کو ڈراتا تھا۔ تاہم، حاجیکور نے تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا، "میرے خلاف سازش کی جا رہی ہے۔" پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

یوتھ کانگریس کی یوم تاسیس کے موقع پر نواپاڑہ اسمبلی یوتھ کانگریس کی جانب سے اچھاپور میں مہاتما گاندھی جی کی تصویر پر گل پوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر باپی دا، جاوید اقبال، وشواجیت مہاراج و دیگر موجود تھے۔ (تصویر: ساجد پرویز)


Name Change
I, MD. ARIF s/o Kadam Rasul (Aadhar.No.8587 5302 8838) residing at 01,Seal busty 1st bye Lane , P. S. Shibpur, Howrah. 711102 .In the Court of LD. Judicial Magistrate (1st. Class) ,1st Court ,Howrah affirm by Affidavit No. SL-34 dated 04.08.2026 that by mistake my name is recorded in Aadhar as MD. NASHIM instead of Md. Arif. I declared that MD. ARIF and MD. NASHIM is same and One identical person.

مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری اتوار کو ہوڑہ کے نبانہ سبھا گھر میں پچھم بنگا لوک تنتر سینانی سمان کے پروگرام کے دوران دیکھے جاسکتے ہیں۔

# ریاست سی بی آئی کے ساتھ مل کر آر جی کار کیس کی دوبارہ جانچ کرے گی: شوبھندو

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) ریاستی حکومت دو سال قبل آر جی کار اسپتال میں ایک نوجوان ڈاکٹر کے قتل اور عصمت دری کیس کی دوبارہ تحقیقات کرے گی۔ چیف منسٹر شوبھندو ادھیکاری نے آج اعلان کیا کہ ریاستی حکومت عدالت کی نگرانی میں سی بی آئی تحقیقات کے ساتھ کمیشن ایکٹ کے مطابق نئی تحقیقات کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے یہ اعلان آج پانی ہٹی میں ابھیا کی دوسری برسی کے موقع پر منعقدہ ایک یادگاری میٹنگ میں شرکت کرتے ہوئے کیا۔ اس کے علاوہ، ریاست اس بات کی بھی الگ سے تحقیقات کرے گی کہ دو سال قبل پانیہاٹی کے شمشان گھاٹ میں آر جی کار کے شکار ڈاکٹر کی لاش کو عجلت میں کیوں جلایا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے بیرک پور پولس کمشنر کو بھی اس بات کی تحقیقات کرنے کی ہدایت دی کہ پانی ہٹی شمشان میں اس دن کیا ہوا تھا۔ پانی ہٹی میں آج ابھیا کی یاد میں ایک ٹرسٹ کا بھی افتتاح کیا گیا۔ اسی تقریب میں شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ مجھے عزت مآب رتنا دیوی کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے، انہوں نے مجھے دوبارہ تفتیش کے لیے ایک خط دیا ہے۔ چونکہ سی بی آئی کی تحقیقات ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی نگرانی میں چل رہی ہے، میں نے چیف سکریٹری اور اپنے تمام ماہرین سے بات چیت کی ہے اور آج ان کے اسپیشل کمیشن ایکٹ 1925 کے خط کی روشنی میں دوبارہ تحقیقات کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یادگار پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے کہا کہ اس ہولناک غیر انسانی واقعے نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ بہن کا قتل اور تشدد واقعی بہت بڑا المیہ ہے۔ 2 سال پہلے کا اس دن کا واقعہ یاد آتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہوں اور آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آزاد ہندستان میں کسی محفوظ جگہ پر ایسا واقعہ ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس کا انجام دیکھنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے جو کرنا ہے وہ کروں گا۔

# سی آئی ڈی کی ابھیشیک کے معاون سمیت رائے سے دوبارہ باز پرس

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) ترنمول ایم پی ابھیشیک بنرجی کے معاون سمیت رائے سے اتوار کو بھوانی بھون میں سی آئی ڈی افسران نے سالیونی میں زمین سے متعلق بدعنوانی کے معاملے میں مزید آٹھ گھنٹے تک پوچھ تاچھ کی۔ رائے سے ہفتہ کو تقریباً 10 گھنٹے تک باز پرس کی گئی۔ واضح ہو کہ ٹی ایم سی کے سابق ایم ایل اے سوجوئے ہاجرا کے ساتھ کروڑوں روپے کے مالیاتی لین دین کے الزامات کے بارے میں پوچھے جانے پر، انہوں نے کہا کہ تمام الزامات بے بنیاد ہیں، ایسا کچھ نہیں ہوا، میں مزید کچھ نہیں کہوں گا، اگر مجھے دوبارہ تفتیش کے لیے بلایا گیا تو میں دوبارہ آؤں گا۔ امکان ہے کہ تفتیش کار سوموار کو ایک الگ ڈیبرا اراضی کیس میں ان سے پوچھ گچھ کریں گے۔

# ممتا پر حملے کو لے کر تتھاگتا رائے کا تبصرہ

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) ممتا بنرجی پر بالی شہر میں ترنمول کے متوفی کارکن کے گھر جاتے ہوئے حملہ کیا گیا۔ مشتعل ہجوم نے ان کی گاڑی پر پتھر اور کیچڑ پھینکی۔ اس ماحول میں بی جے پی کے سینئر لیڈر تتھاگت رائے نے سخت تبصرہ ہے۔ انہوں نے اپنے ایکس ہینڈل پر پوسٹ کیا ہے اور انتظامیہ سے درخواست کی ہے کہ کوئی بڑی کارروائی نہ کی جائے۔ تتھاگتا کا کہنا ہے کہ کیا انڈوں، کیچڑ، جوتوں، گالیوں یا توہین کی وجہ سے کوئی اپنی جان یا اعضاء سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے؟۔ لیکن ممتا یا ان کی پارٹی کے لیڈروں اور کارکنوں کے جسم مکھن کی طرح ہیں کہ وہ اس سے ناقابل برداشت بکواس شروع کر دیتے ہیں۔ تتھاگتا رائے نے لکھا کہ مہوا میترا نے بکواس کی انتہا کر دی۔ وہ انڈوں کے خلاف سپریم کورٹ گئی۔ جو لوگ سیاست میں آتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں بعض اوقات عوامی غصے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

# جسٹس ربندروی گھوگے کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بنانے کی تجویز: سپریم کورٹ کالجیم

**سنگل چیف جسٹس**

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) سپریم کورٹ کالجیم نے حال ہی میں بمبئی ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس ربندروی گھوگے کو کلکتہ ہائی کورٹ کے 45 ویں چیف جسٹس کے طور پر ترقی دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ واضح ہو کہ جسٹس ربندر وٹھل راؤ گھگے نے سابق چیف جسٹس شری چندر شیکھر کی سپریم کورٹ میں ترقی کے بعد 2 جون 2026 کو بمبئی ہائی کورٹ کے اے سی جے کا چارج سنبھالا۔ غور طلب ہے کہ فی الحال، جسٹس تپبرتا چکرورتی 20 جون کو سابق چیف جسٹس سوجوئے پال کی ریٹائرمنٹ کے بعد کلکتہ ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس (ACJ) کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ذہن نشیں رہے کہ یہ سفارش کالجیم نے 6 اگست کو کی تھی، اس سے ایک دن قبل مرکز نے 8 سینئر وکلاء کے ناموں کو ملک کی سب سے پرانی چارٹرڈ ہائی کورٹ کے ایڈیشنل ججوں کے طور پر منظوری دی تھی۔ حالیہ اضافے سے بنچ کی تعداد 41 سے بڑھ کر 49 ہو گئی ہے۔ تقریباً 32 فیصد آسامیاں باقی ہیں کیونکہ منظور شدہ 72 نشستوں میں سے 23 سیٹیں خالی ہیں۔ کلکتہ ہائی کورٹ میں جولائی تک زیر التواء کیس 1,93,522 ہیں جن میں سے 1,77,690 اپیل 1,77,690 اور اصل میں ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے بار کے بنیادی مطالبات میں سے ایک یہ ہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ میں ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے جس میں زیر التوا مقدمات کی تعداد بڑھ رہی ہے جبکہ ججوں کی تعداد منظور شدہ تعداد کے مقابلے کافی کم رہ گئی ہے۔ سابق چیف جسٹس ٹی ایس سیوا گنم نے ستمبر 2025 میں اپنی الوداعی تقریر میں اس مسئلے پر توجہ دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ساتھی ججوں کی مدد سے 17 ناموں کی سفارش کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اگر 10 بھی آتے ہیں، تو یہ ہائی کورٹ میں ایک اچھا اضافہ ہوگا۔ ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد، بار سے ترقی پانے والے تین ججوں کو شامل کیا گیا اور حال ہی میں مزید 8 ججوں کی تعداد بڑھ کر 11 ہو گئی۔

خیال رہے کہ 21 جون 2013 کو بمبئی ہائی کورٹ کے جج کے عہدے پر فائز ہونے سے پہلے، جسٹس گھگے نے بمبئی ہائی کورٹ اور انڈسٹریل ریلیبر کورٹس میں بطور وکیل پریکٹس کی۔ انہوں نے ابتدائی طور پر تقریباً 2,000 مقدمات میں کارکنوں اور یونینوں کی نمائندگی کی اور تقریباً 250 صنعتوں کے لیے مقدمات چلائے، جن میں کئی MNCs اور نجی بڑے پیمانے کی صنعتیں بھی شامل تھیں۔ ان کے کچھ نمایاں کلائنٹس میں بار کونسل آف انڈیا (BCI)، بجاج آٹو لمیٹڈ، کوگیٹ پامولیو، کارلسبرگ، تاج ہوٹلز اور ہندستان لیور شامل تھے۔ بار میں اپنے کردار کے علاوہ، جسٹس گھگے اورنگ آباد میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی میں ماسٹر آف لا (LLM) کے معاون پروفیسر بھی تھے۔ جسٹس گھگے نے اپنی اسکولی تعلیم کولہاپور کے سینٹ زیویئر ہائی اسکول، کولہاپور کے شاہو جی لا کالج اور اورنگ آباد کے ایم پی لا کالج سے 1990 میں مکمل کی۔

# ماہر ماحولیات کا فٹ پاتھوں کو فوری طور پر چھوڑنے کی مانگ پر کولکاتا کے ایڈمنسٹریٹر اور پولس کمشنر کو مکتوب

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا شہر کے زیادہ تر فٹ پاتھوں پر اسکواٹرز نے قبضہ کر لیا ہے۔ ہاکر راج کے بعد سے کوئی غیر قانونی پارکنگ فٹ پاتھ نظر نہیں آیا۔ اس بار ماحولیاتی سائنس دان سومیندر موہن گھوش نے پیدل چلنے والوں کے حقوق کی یاد دلاتے ہوئے فٹ پاتھوں کو فوری طور پر چھوڑنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے اس مطالبے کے ساتھ کولکاتا کارپوریشن کی ایڈمنسٹریٹر سمیتا پانڈے اور کولکاتا کے پولس کمشنر اجے نندا کو خط لکھا ہے۔ ماہر ماحولیات ایس ایم گھوش نے کولکاتا کے فٹ پاتھوں کو آزاد کرانے میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے احکامات پر عمل آوری کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے شہری حقوق کے تحفظ اور بزرگ شہریوں کے محفوظ چہل قدمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کولکاتا کی سڑکوں پر پیدل چلنے والوں کے محفوظ طریقے سے چلنے کے بنیادی حق کی سنگین خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ خط میں انہوں نے لکھا کہ بزرگ شہریوں، بچوں اور جسمانی معذوروں کو روزانہ کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شہر کے بیشتر فٹ پاتھوں پر ناجائز قبضے ہونے کی وجہ سے عام آدمی اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر مصروف سڑکوں پر چلنے پر مجبور ہے۔ یہ آئین ہند کے آرٹیکل 21 کے تحت شہریوں کے زندگی کے بنیادی حق کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔ ہاکرس یونین اور غیر مجاز دکاندار کھلے عام کلکتہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی کئی ہدایات کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ان کے الفاظ میں، زیادہ تر ہاکر اس اصول کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ فٹ پاتھ کے ایک تہائی حصے پر ہاکنگ ہونی چاہیے۔ ٹاؤن وینڈنگ کمیٹی اور عدالت کی طرف سے واضح ہدایات ہیں کہ فٹ پاتھ کی چوڑائی کے زیادہ سے زیادہ ایک تہائی حصے پر ہاکر بیٹھ سکتے ہیں۔ باقی دو تہائی کو کمرشل سینٹر، گنگا ہاٹیاں، پیدل چلنے والوں کیلئے بالکل خالی رکھا جائے۔ دھرمتلہ، پاراش بہاری، کئی جگہوں پر تنگ فٹ پاتھوں پر مکمل پابندی کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے، تاہم 5 فٹ یا اس سے کم چوڑے فٹ پاتھ پر ہاکنگ نہیں کی جا سکتی ہے، تاہم مرکزی سڑکوں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ نو ہاکنگ زون۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگرچہ شہر کی 56 اہم سڑکوں کے چوراہے سے 50 فٹ کے علاقے میں اور ہیریٹیج بلڈنگ اور کارپوریشن مارکیٹ کے داخلی دروازے سے 45 فٹ کے دائرے میں ہاکنگ مکمل طور پر ممنوع ہے لیکن وہاں دکانیں چلائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آتش گیر پلاسٹک، ترپال، بانس کے مستقل ڈھانچے اور پیدل چلنے والوں کی سڑکوں پر کھلی آگ پر کھانا پکانے سے کسی بھی وقت بڑی آگ لگنے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ایس ایم گھوش نے کہا کہ پیدل چلنے والوں بالخصوص بزرگ شہریوں کا فٹ پاتھ پر محفوظ طریقے سے چلنے کا بنیادی حق چھین لیا جا رہا ہے۔ فٹ پاتھ مکمل طور پر بند ہونے کی وجہ سے لوگ تیز رفتار گاڑیوں کے آگے سڑک پر چلنے پر مجبور ہیں۔ KMC اور کولکاتا پولس کو فوری طور پر سپریم کورٹ کی ہدایات پر عمل درآمد کرنا چاہیے۔

# لیزر لائٹ کے سبب ملیشیا کا طیارہ متاثر، بحفاظت کولکاتا ہوائی اڈہ پر اترا

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کے نیتا جی سبھاش چندر بوس بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ملیشیا ایئر لائنز کی پرواز MH-184 کا پائلٹ، جس میں 159 مسافر سوار تھے، لیزر بیم سے ٹکرا گیا۔ پائلٹ کو ایک دائرہ بنانے اور بعد میں محفوظ طریقے سے زمین پر واپس آنے کی ضرورت تھی۔ ایئر پورٹ ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ رات 11 بجکر 20 منٹ پر پیش آیا۔ سینیچر کو کوالالمپور سے کولکاتا کے رن وے سے صرف آٹھ میل کے فاصلے پر مدھیم گرام-باراسات کی طرف سے روشنی نے کاک پٹ میں اثر ڈالا۔ اس روشنی کی کرن نے پائلٹ کو الجھن میں ڈال دیا۔ پائلٹ کو 11 بجکر 25 منٹ پر لینڈ کرنے پر مجبور کیا گیا، لیزر لائٹ کے واقعے میں الجھنے کے بعد، جب کہ اسے رات 11 بجکر 20 پر لینڈ کرنا تھا۔ ذرائع کے مطابق، ایئر لائن نے ہوائی اڈے پر حکام کو مطلع کیا اور وہ ایئرپورٹ پولس سٹیشن، NSCBI گئے۔ ہوائی اڈے کے قریب لیزر لائٹس کا استعمال منع ہے۔ یہ واقعہ ایک مثال ہے جسے سنجیدگی سے لینا چاہیے اور اس قسم کے واقعات ماضی میں بھی کبھی کبھار ہوتے رہے ہیں۔ ہوائی اڈے کے اعلیٰ عہدیدار نے ایجنسی کو بتایا کہ اس اقدام سے ایئر لائنز کے کام متاثر ہو سکتے ہیں۔ پولس حکام معاملے کی مزید تفتیش کر رہے ہیں۔

# مغربی ایشیا میں کشیدگی کے باعث سونے کی قیمت میں پھر اچھال

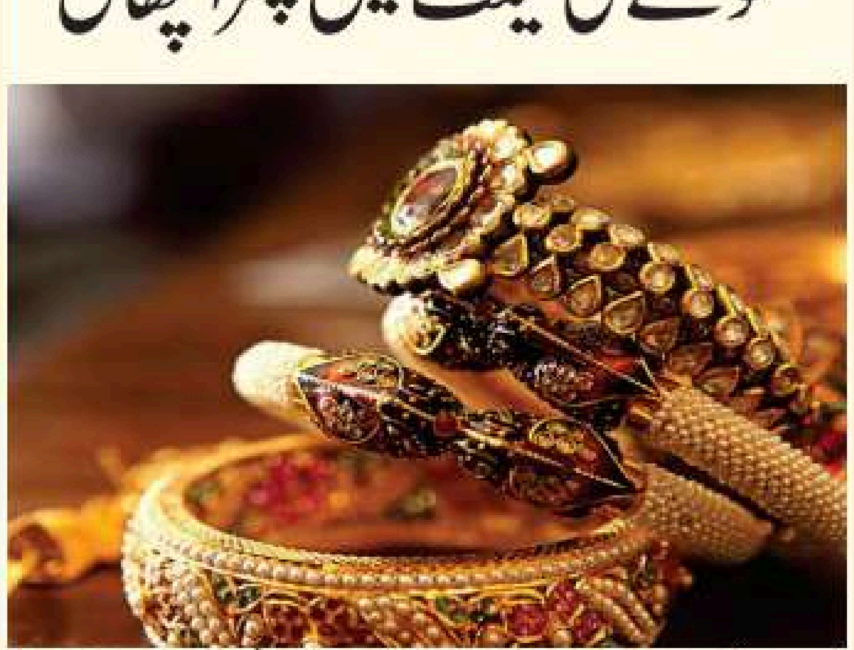

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی بین الاقوامی مارکیٹ کے ساتھ ساتھ ہندستانی گولڈ مارکیٹ کو بھی متاثر کر رہی ہے۔ سونے کی قیمت میں معمولی کمی کے بعد ایک بار پھر اضافہ ہوا ہے۔ 8 اگست 2026 تک ہندوستان میں 24 قیراط سونے کی قیمت 15,235 روپے فی گرام تھی۔ اس کے ساتھ ہی 22 کیرٹ سونے کی قیمت 13,625 روپے اور 18 کیرٹ سونے کی قیمت 11,426 روپے فی گرام رہی۔ 7 اگست کے مقابلے 24 قیراط سونے کی قیمت میں 109 روپے، 22 قیراط سونے کی قیمت میں 100 روپے اور 18 قیراط سونے کی قیمت میں 82 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ عالمی منڈی میں غیر یقینی صورتحال اور محفوظ سرمایہ کاری کے طور پر سونے کی مانگ میں اضافے کے علاوہ امریکی ٹریژری بانڈ کی پیداوار میں کمی نے بھی سونے کی قیمتوں میں اضافے میں کردار ادا کیا ہے۔ اس سے قبل امریکی ٹریژری بانڈ کی پیداوار میں اضافے اور ڈالر کی مضبوط پوزیشن کی وجہ سے ماہ کے آغاز میں سونے کی قیمتوں میں قدرے کمی ہوئی تھی۔ مغربی ایشیا میں فوجی تناؤ اور بین الاقوامی مارکیٹ میں غیر یقینی صورتحال سرمایہ کاروں کی توجہ محفوظ اثاثوں کی طرف مبذول کر رہی ہے۔ اس صورتحال میں سونے کو عام طور پر ایک محفوظ سرمایہ کاری کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق امریکی ٹریژری بانڈ کی پیداوار میں کمی کے باعث سرمایہ کاروں کی سونے میں دلچسپی بڑھی ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ایشیا کی صورتحال نے بھی مارکیٹ میں غیر یقینی صورتحال کو بڑھا دیا ہے۔ خیال رہے کہ جون 2026 کے وسط میں، امریکہ اور ایران کے درمیان 60 دن کا معاہدہ طے پایا۔ اس کا مقصد کچھ عرصے کے لیے مسلح تصادم کو روکنا اور سمندر میں سلامتی کو یقینی بنانا تھا۔ لیکن دونوں ممالک کے جنگ بندی سے دستبردار ہونے کے بعد فوجی سرگرمیاں دوبارہ شروع ہو گئیں۔ دریں اثناء ایران اور عمان کے درمیان آبنائے ہرمز میں تجارتی جہاز رانی کو معمول پر لانے کے لیے بات چیت جاری ہے۔ بات چیت سے حالات کچھ نارمل بھی ہوئے ہیں۔ ایک امریکی اہلکار کے مطابق، ہمیں جلد ہی معاہدے کی توقع ہے۔ مغربی ایشیا امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی میں اضافے کے ساتھ ساتھ آئل ٹینکرز پر حملے نے بین الاقوامی مارکیٹ کو بھی متاثر کیا ہے۔ 23 جولائی کو عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمت میں 6 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ نتیجے کے طور پر، سرمایہ کاروں کی توجہ تیزی سے سونے پر مرکوز ہو رہی ہے۔ بین الاقوامی صورتحال میں اس غیر یقینی صورتحال کا اثر ہندوستانی بازار میں بھی نظر آ رہا ہے۔ مقامی مارکیٹ میں، درآمدی ڈیوٹی اور زر مبادلہ کی شرحیں سونے کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ملک کے مختلف شہروں میں سونے کی قیمت میں معمولی فرق ہے۔ دہلی میں 24 قیراط سونے کی قیمت 15,255 روپے فی گرام، 22 کیرٹ کی قیمت 13,985 روپے اور 18 قیراط سونے کی قیمت 11,446 روپے فی گرام ہے۔ ممبئی میں 24 قیراط سونے کی قیمت 15,235 روپے، 22 قیراط کی قیمت 13,965 روپے اور 18 قیراط سونے کی قیمت 11,426 روپے فی گرام ہے۔ دیگر شہروں میں 24، 22 اور 18 قیراط سونے کی قیمتیں یہ ہیں: • چنئی: 15,164 روپے، 13,900 روپے اور 11,716 روپے فی گرام۔ • کولکاتا: 15,235 روپے، 13,965 روپے اور 11,426 روپے فی گرام۔ حیدرآباد: 15,235 روپے، 13,965 روپے اور 11,426 روپے فی گرام۔ احمد آباد: 15,245 روپے، 13,975 روپے اور 11,436 روپے فی گرام۔ آنے والے دنوں میں مغربی ایشیا کی صورتحال، خام تیل کی بین الاقوامی قیمتیں، امریکی ٹریژری بانڈ کی پیداوار اور ڈالر کی نقل و حرکت گولڈ مارکیٹ کے لیے اہم ہوگی۔ اگر ایران اور عمان کے درمیان آبنائے ہرمز میں تجارتی جہاز رانی کو معمول پر لانے کے لیے مذاکرات میں پیش رفت ہوتی ہے تو بین الاقوامی منڈی میں کچھ ریلیف واپس آ سکتا ہے۔ تاہم، اگر مغربی ایشیا میں فوجی تناؤ دوبارہ بڑھتا ہے تو محفوظ پناہ گاہ کے اثاثے کے طور پر سونے کی مانگ میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہندستانی بازار میں سونے کی قیمتوں کا رجحان نہ صرف بین الاقوامی گولڈ مارکیٹ پر منحصر ہے۔ درآمدی ٹیکس اور غیر ملکی کرنسی کی شرح تبادلہ میں تبدیلی کا مقامی قیمتوں پر بھی براہ راست اثر پڑ سکتا ہے۔

# آر جی کار واقعہ کی دوسری برسی پر ڈاکٹروں کی احتجاجی ریلی

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) گزشتہ دو سال قبل آج ہی 9 اگست 2024 کو ایک خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کے معاملے پر کولکاتا اور ریاست میں ہنگامہ برپا تھا۔ احتجاج ملک کی سرحدوں سے باہر اور بیرون ملک پھیل گیا۔ لیکن اس واقعہ کو دو سال گزر چکے ہیں۔ نوجوان طالب علم ڈاکٹر آر جی کر کی موت میں شہری رضا کار سنجے رائے کو قصوروار ٹھہرایا گیا ہے۔ اس کے بعد تحقیقات میں کوئی نئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس دن یعنی 9 اگست 2024 کو یاد کرتے ہوئے جونیئر اور سینئر ڈاکٹروں کی تنظیم انصاف کا مطالبہ کرنے کے لیے ایک بار پھر سڑک پر آ گئی۔ ان کے ساتھ ہزاروں لوگ تھے۔ اتوار کی صبح مغربی بنگال جونیئر ڈاکٹرس فرنٹ کی طرف سے ابھے کلینک کا اہتمام کیا گیا۔ انہوں نے چت پور میں اس کلینک کے بعد ایک ریلی نکالی۔ جونیئر ڈاکٹروں کی تنظیم نے کالج اسٹریٹ سے دھرمتلہ تک جلوس نکالا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اشفاق اللہ نیا نے کہا کہ ہمیں حکومت یا انتظامیہ سے امید نہیں رکھنی چاہیے بلکہ حقوق حاصل کرنا چاہیے، انصاف ملنا ہمارا حق ہے، امید تب پیدا ہوتی ہے جب حکومت انصاف کی طرف آگے بڑھتی ہے لیکن ہم حکومت کو ابھی تک اس سمت میں بڑھتے ہوئے نہیں دیکھ رہے ہیں۔ موجودہ وزیر صحت خود اس تحریک سے وابستہ تھے، اس صورت میں وہ تحقیقات کی خاطر کوئی بھی قدم اٹھا سکتے ہیں، تاہم بیماری کے علاج کے لیے ہم ایک چھوٹا سا قدم نہیں اٹھا سکتے۔ اس کے علاوہ دھرمتلہ کے ڈورینا کراسنگ پر سینئر ڈاکٹروں اور ابھیا منچ کی طرف سے ایک ریلی نکالی گئی۔ کئی سینئر ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ عام لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ ڈاکٹر پنیر تاگن نے کہا کہ نئی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد اب تک ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا، جس کو دیکھ کر ہم انصاف کی توقع کر سکتے ہیں۔ جس پارٹی کی حکومت اب ریاست میں ہے اسی پارٹی کی حکومت مرکز میں بھی ہے۔ سی بی آئی اس وزیر اعظم کے دفتر میں ہے، پھر وہ انصاف نہیں کر سکے، اب ریاست میں بی جے پی کے برسر اقتدار آنے کے بعد ایسا نہیں لگتا کہ وہ انصاف کرے گی۔ لیکن اگر ضرورت پڑی تو پوچھیں کہ ماں کو ایک اچھا بننے دو!۔ دریں اثنا، آج پردیش کانگریس کے صدر سبھانکر چکرورتی نے آر جی کار میڈیکل کالج اسپتال گئے اور متاثرہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے متاثرہ ڈاکٹر کے علامتی مجسمے پر گلہائے عقیدت بھی پیش کئے۔

# آج سے پھر کولکاتا سمیت اضلاع میں بارش کا خدشہ

کولکاتا، 9/اگست: (عوامی نیوز سروس) مانسون کا موسم زوروں پر شروع ہو چکا ہے۔ اتوار کو جنوبی بنگال کے تمام اضلاع میں بارش کی پیش قیاسی ہے۔

علی پور میٹرولوجیکل آفس کی رپورٹ کے مطابق خلیج بنگال میں ایک بار پھر کم دباؤ بن گیا ہے۔ جس کی وجہ سے آئندہ چند دنوں میں جنوبی بنگال کے تمام اضلاع میں بارش کی مقدار بڑھ جائے گی۔ موسلا دھار سے بہت تیز بارش کے ساتھ ساتھ جنوبی بنگال کے ساحلی اضلاع میں گرج چمک اور طوفان کی وارننگ بھی دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ، 11 اگست کو شمالی خلیج بنگال اور ملحقہ مغربی بنگال-بنگلہ دیش کے ساحل پر ایک نیا طوفان بننے کا امکان ہے۔ خلیج بنگال میں مرتکز اس کم دباؤ والے علاقے کا اثر نہ صرف جنوبی بنگال بلکہ شمالی بنگال کے اضلاع پر بھی پڑے گا۔ کالیمپونگ، دارجلنگ، جلپائی گوڑی اور علی پور دوار اضلاع میں رات کے دوران موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ سوموار (10 اگست) سے جنوبی بنگال میں مشرقی و مغربی مدناپور، شمالی و جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی بردوان اور بیر بھوم میں بہت زیادہ بارش کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں بھی چلیں گی۔

علی پور میٹرولوجیکل آفس نے کہا کہ مانسون کے فعال محور کے ساتھ ساتھ کم دباؤ کی وجہ سے آج سے کئی دنوں تک جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں شدید بارش ہوگی۔ تاہم اگر بارش ہوئی تو بھی ہوا میں نمی کی وجہ سے تکلیف محسوس کی جائے گی۔ اضلاع میں منگل تک بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ مشرقی مدناپور کے اضلاع بشمول دیگھا میں اس وقت موسلا دھار بارش ہوئی ہے۔ تیز ہواؤں کے باعث سیاحوں کے سمندر میں تیرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ ریاست آج سے کئی دنوں تک بارش میں بھیگ جائے گی۔

نیتا جی سبھاش چندر بوس کی مبینہ بے عزتی کے خلاف سیالدہ ریلوے اسٹیشن سے نیتا جی بریگیڈ کا احتجاجی مارچ--------------

# کیا بت صرف پتھر کے ہوتے ہیں؟

ایف اے مجیب

اگر آج کسی سے پوچھا جائے کہ 'بت کیا ہے؟' تو اس کے ذہن میں فوراً پتھر، دھات یا لکڑی کا ایک مجسمہ آئے گا۔ لیکن ذرا رک کر ایک اور سوال سوچیے۔ اگر بت صرف پتھر کا نام ہوتا تو کیا انبیائے کرام کی جدوجہد صرف مجسمے کے خلاف مہم جوئی تک محدود رہتی؟ کیا انسان کا سب سے بڑا مسئلہ چند پتھروں کے سامنے جھک جانا تھا، یا اس سے کہیں زیادہ گہرا کوئی مرض تھا؟

درحقیقت بت کبھی صرف پتھر نہیں ہوتے۔ پتھر تو ان کی ایک شکل ہے، اصل بت وہ ہوتا ہے جو انسان کے دل اور دماغ پر اس طرح قابض ہو جائے کہ خدا کی جگہ لے لے۔ انسان کی پوری تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شرک کا آغاز پتھر سے نہیں ہوا، بلکہ انسان کے ذہن سے ہوا۔ پہلے کسی شخصیت کو غیر معمولی تقدس ملا، پھر اس سے غیر معمولی امیدیں وابستہ ہوئیں، پھر اس کے بارے میں یہ تصور پیدا ہوا کہ وہ انسان کی تقدیر بدل سکتی ہے، اور آخرکار وہ عبادت اور اطاعت کا مرکز بن گئی۔ یعنی بت پہلے دل میں بنتا ہے، ہاتھ تو صرف بعد میں اسے تراشتے ہیں۔

اسی لیے قرآن جب حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ بیان کرتا ہے تو صرف بت شکنی کا ذکر نہیں کرتا، بلکہ ان کے سوالات کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ انہوں نے اپنی قوم سے پوچھا کہ جن چیزوں کو تم پکارتے ہو، کیا وہ سنتی ہیں؟ کیا وہ نفع یا نقصان پہنچا سکتی ہیں؟ گویا اصل معرکہ پتھر سے نہیں بلکہ سوچ سے تھا۔ جب سوچ بدلتی ہے تو پتھر خود بخود بے حیثیت ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے زمانے پر نظر ڈالیں تو محسوس ہوتا ہے کہ پتھر کے بت شاید کم ہو گئے ہیں، لیکن دل کے بت پہلے سے زیادہ طاقتور ہو گئے ہیں۔ دولت، اقتدار، شہرت، قوم، نسل، شخصیت، نظریہ، خواہش اور نفس — یہ سب اس وقت بت بن جاتے ہیں جب انسان ان کے سامنے حق و باطل کا معیار بدل دیتا ہے۔ جب کسی انسان کی بات خدا کی ہدایت سے زیادہ معتبر ہو جائے، جب کسی نظریے کی وفاداری انصاف سے بڑھ جائے، جب دولت حلال و حرام کا فرق مٹا دے، یا جب خواہشِ نفس صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنے لگے، تو مسئلہ صرف اخلاقی نہیں رہتا، بلکہ انسان اپنی زندگی کا مرکز تبدیل کر چکا ہوتا ہے۔

اسی لیے اسلام میں توحید کا مطلب صرف یہ کہنا نہیں کہ 'خدا ایک ہے'، بلکہ یہ ماننا بھی ہے کہ حاکمِ اعلیٰ ایک ہے، قانون دینے والا ایک ہے، آخری اختیار ایک ہے اور بے قید اطاعت کا حق بھی صرف ایک ہی کو حاصل ہے۔ اگر یہ مرکز بدل جائے تو شرک کی مختلف صورتیں جنم لے سکتی ہیں، چاہے ان میں کوئی مجسمہ موجود نہ ہو۔

تاریخ اس حقیقت کی بھی گواہ ہے کہ ہر دور کے بت الگ رہے ہیں۔ قدیم زمانے میں سورج، چاند، ستارے اور مجسمے مرکز بنے۔ بعد کے ادوار میں بادشاہوں کو خدائی صفات دی گئیں۔ آج کے انسان کے بت شاید مختلف ہوں، لیکن اصول وہی ہے: انسان جب کسی مخلوق، طاقت یا خواہش کو وہ مقام دے دیتا ہے جو صرف خالق کا حق ہے، تو وہ اسی فکری لغزش کے قریب پہنچ جاتا ہے جس کی اصلاح کے لیے انبیائے کرام مبعوث ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرام کی دعوت کبھی صرف عبادت کے ظاہری طریقوں کی اصلاح تک محدود نہیں رہی۔ انہوں نے انسان کو اس کے باطن سے مخاطب کیا۔ حضرت نوحؑ نے تکبر کو چیلنج کیا، حضرت ابراہیمؑ نے اندھی تقلید کو، حضرت موسیٰؑ نے فرعون کی خدائی کو، حضرت عیسیٰؑ نے مذہبی جمود کو، اور حضرت محمدؐ نے ان تمام باطنی و ظاہری بتوں کو جو انسان اور اس کے رب کے درمیان حائل ہو گئے تھے۔

گویا نبوت کا اصل مقصد صرف بت شکنی نہیں بلکہ بت سازی کی نفسیات کا خاتمہ تھا۔ یہاں ایک سوال ہر انسان کو خود سے پوچھنا چاہیے: اگر آج تمام پتھر کے بت دنیا سے ختم ہو جائیں، تو کیا انسان لازماً موحد بن جائے گا؟ شاید نہیں۔ کیونکہ اصل امتحان یہ نہیں کہ انسان کس کے سامنے جھکتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنے فیصلوں، اپنی محبتوں، اپنے خوف، اپنی امیدوں اور اپنی وفاداریوں کا آخری مرکز کس کو بناتا ہے۔

اسی لیے توحید ایک زندہ شعور کا نام ہے۔ یہ انسان کو ہر اس تعلق، ہر اس طاقت اور ہر اس خواہش کا جائزہ لینے پر مجبور کرتی ہے جو اس کے دل میں خدا سے بڑھ کر جگہ بنا رہی ہو۔ توحید صرف زبان کا اقرار نہیں بلکہ زندگی کی سمت کا تعین ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرام کی جدوجہد کا اصل ہدف پتھر نہیں بلکہ انسان تھا۔ انہوں نے مجسموں سے پہلے ذہنوں کو آزاد کیا، ہاتھوں سے پہلے دلوں کو پاک کیا اور عبادت سے پہلے فکر کی اصلاح کی۔ کیونکہ جب دل خدا کا ہو جائے تو پتھر خود بخود پتھر رہ جاتے ہیں، اور جب دل کسی اور کا ہو جائے تو انسان خود بھی ایک چلتا پھرتا بت خانہ بن سکتا ہے۔

اسی لیے آج بھی سب سے بڑا سوال یہ نہیں کہ دنیا میں کتنے بت ہیں، بلکہ یہ ہے کہ میرے دل میں خدا کے سوا کس چیز نے وہ مقام حاصل کر لیا ہے جو صرف اسی ایک ذات کا حق ہے؟ شاید اسی سوال کا سچا جواب انسان کو شرک کی ہر پرانی اور نئی شکل سے محفوظ رکھ سکتا ہے، اور یہی توحید کا حقیقی پیغام بھی ہے۔

# کیا ہندوستان میں آئین کی ضمانتیں محض کاغذ پر رہ گئی ہیں؟

آکار پٹیل

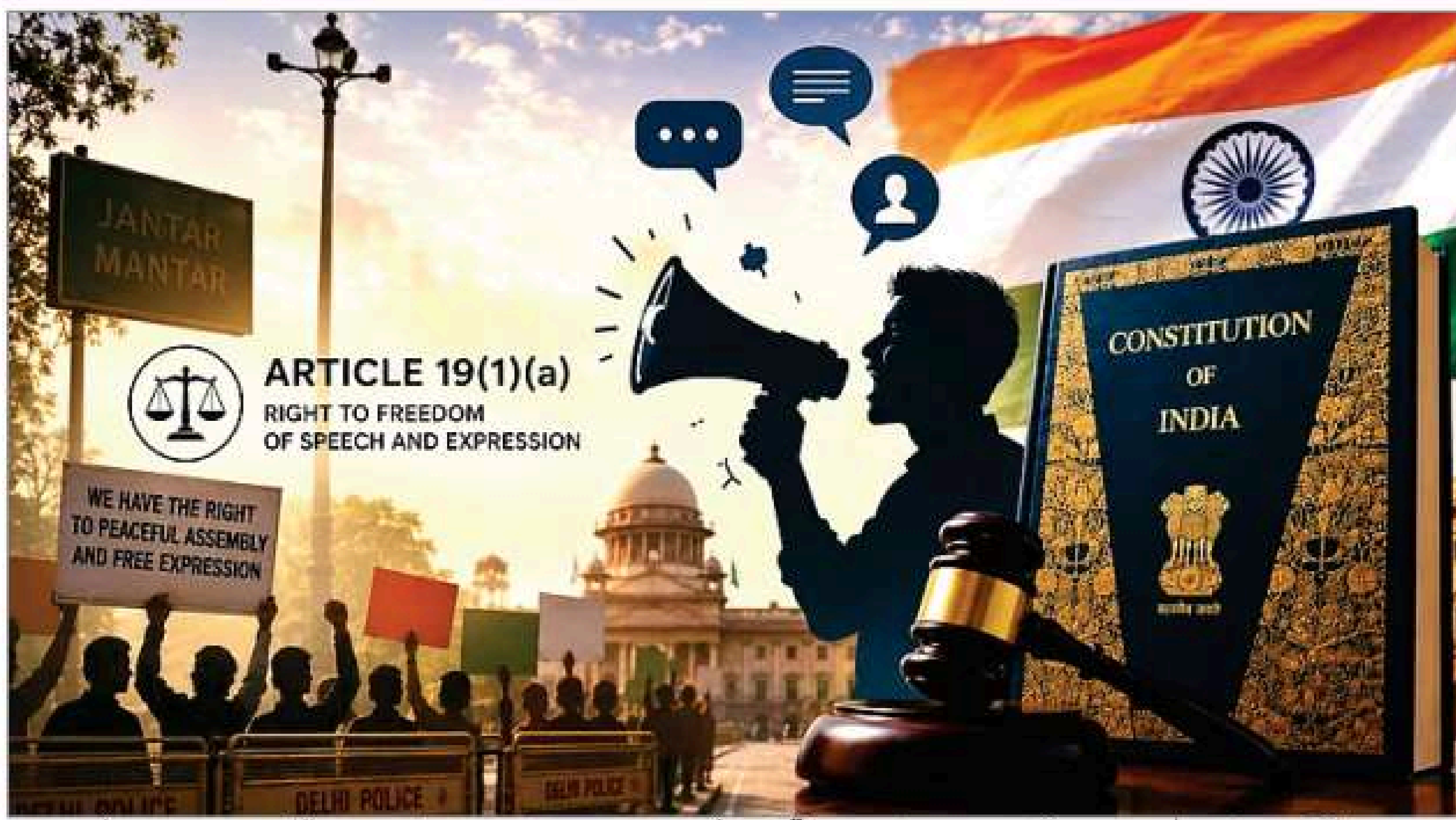


حال ہی میں دہلی ہائی کورٹ میں ایک قابلِ غور مکالمہ ہوا۔ حکومت سے پوچھا گیا کہ احتجاج کے مقام کے طور پر جنتر منتر کے استعمال کو ہی ختم کرنے پر غور کیوں نہیں کیا جا رہا؟ عدالت نے کہا، ''آپ اسے بند کیوں نہیں کر دیتے؟ ہماری نظر میں شہر میں یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے، لیکن یہ حکومت کا فیصلہ ہے۔ شہر کو بلاوجہ یرغمال کیوں بنایا جائے؟''

عدالت نے یہ تبصرہ آل انڈیا دلت کرسچن رائٹس پروٹیکشن کمیٹی کی اس عرضی کی سماعت کے دوران کیا، جس میں دہلی پولیس کو جنتر منتر پر احتجاج کرنے کی اجازت سے متعلق اس کی درخواست پر فیصلہ کرنے کی ہدایت دینے کی استدعا کی گئی تھی۔ گروپ کے وکیل نے اس کے بعد سوال کیا کہ کیا مرکز کا موقف یہ ہے کہ دہلی میں کوئی احتجاج نہیں ہو سکتا؟ اس پر جواب دیا گیا، ''یہ پولیس کو طے کرنا ہے۔'' وکیل نے کہا، ''ٹھیک ہے، انہیں یہ کہنے دیجیے کہ دہلی میں جمہوری اور پُرامن احتجاج کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہم اسے قبول کر لیں گے۔''

عدالت کا موقف یہ تھا کہ مظاہرین کی وجہ سے ''شہر کو یرغمال نہیں بنایا جانا چاہیے۔'' حکومت کا حتمی جواب کیا تھا، یہ واضح نہیں ہو سکا، لیکن ہندوستان میں تقریباً تمام حکومتیں ماضی میں بھی احتجاج کو ایک ایسی زحمت سمجھتی رہی ہیں جو 'بہتر حکمرانی' کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ اس کا کچھ گہرائی سے جائزہ لیا جانا چاہیے۔ آئین کا آرٹیکل 19 شہریوں کو متعدد بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ اس کے تحت ہر شہری کو آزادیٔ اظہار و خیال، پُرامن اور غیر مسلح طور پر جمع ہونے، انجمنیں یا یونینیں قائم کرنے، ہندوستان کی حدود میں آزادانہ نقل و حرکت، ملک کے کسی بھی حصے میں رہنے اور بسنے، اور کسی پیشے، کاروبار یا تجارت کو اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

لیکن حقیقت کیا ہے؟

کیا ہندوستانی شہریوں کو واقعی پُرامن اور غیر مسلح طور پر جمع ہونے کا حق حاصل ہے؟ نہیں۔ ہمارے پاس پُرامن اجتماع کے لیے مقامی پولیس سے اجازت لینے کا حق ضرور ہے۔ پولیس کے پاس اس اجازت کو منظور کرنے، مسترد کرنے یا کوئی جواب نہ دینے کا اختیار ہے۔ دلت مسیحی تنظیم کو عدالت کا دروازہ اسی لیے کھٹکھٹانا پڑا کہ پولیس نے اس کی درخواست پر فیصلہ نہیں کیا تھا۔ یعنی حقیقی اختیار شہری کے پاس نہیں بلکہ پولیس کے پاس چلا جاتا ہے۔

امریکہ اور یورپ میں یہ عام منظر ہے کہ چھوٹے چھوٹے گروہ، بعض اوقات صرف 5 یا 6 افراد پر مشتمل، پلے کارڈ اٹھائے اور نعرے لگاتے ہوئے کاروباری اداروں، سرکاری دفاتر یا دیگر مقامات کے باہر پُرامن احتجاج کرتے ہیں۔ سیاسی ریلیاں بھی عام ہیں۔ ہندوستان میں ایسا اجتماع یا تو ہونے ہی نہیں دیا جائے گا یا اسے منتشر کر دیا جائے گا۔ ہندوستان میں احتجاج کو عملاً ایک جرم بنا دیا گیا ہے۔ جہاں احتجاج کی اجازت دی جاتی ہے، وہاں بھی عموماً تحریری اجازت کے بعد صرف ان مقامات پر مظاہرہ کرنے کی اجازت ہوتی ہے جنہیں احتجاج کے لیے 'مخصوص علاقے' قرار دیا گیا ہے۔ بعض لوگ ان مخصوص مقامات کو بھی ایک زحمت سمجھتے ہیں۔ دہلی کا جنتر منتر بھی ایسا ہی ایک مقام ہے۔ دونوں جانب سے گھری ہوئی ایک جگہ، جہاں احتجاج کے لیے خیمے اور اسٹال لگے نظر آتے ہیں۔ بعض احتجاج تو مہینوں تک جاری رہتے ہیں، مگر ان کی آواز شاید ہی کسی تک پہنچتی ہے۔

بنگلورو میں ٹاؤن ہال اور فریڈم پارک، ممبئی میں آزاد میدان جیسے مقامات احتجاج کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں، جہاں اجازت ملنے کے بعد مخصوص اوقات میں مظاہرہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ پُرامن اجتماع کے حق کا حقیقی نفاذ نہیں ہے۔ یہ دراصل آئین کی جانب سے دیے گئے ایک بنیادی حق سے انکار ہے۔ ہمیں اس حق کو بھی اسی طرح دوبارہ حاصل کرنا ہوگا جس طرح اپنے دوسرے بنیادی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اظہار رائے کی آزادی بھی متعدد قوانین اور پابندیوں سے مشروط کر دی گئی ہے، یہاں تک کہ یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس بحث کا آغاز کہاں سے کیا جائے۔ ہندوستان میں بغاوت، ہتکِ عزت اور توہینِ عدالت جیسے قوانین کے ذریعے آزادیٔ اظہار کو محدود کیا گیا ہے۔ جن قوانین سے ہم نے ان میں سے بعض کو ورثے میں لیا، ان کی مادرِ وطن برطانیہ میں اب ان میں سے کچھ قوانین موجود نہیں رہے۔

ہندوستان میں اختلافِ رائے کے لیے بھی کوئی حقیقی گنجائش نہیں چھوڑی گئی۔ اکثریتی ہندوتوا کے نظریے کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو 'ملک دشمن' قرار دینے کا رجحان بڑھا ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں آزادیٔ اظہار مکمل طور پر محفوظ ہے تو اسے کشمیر کے لوگوں سے آزادیٔ اظہار کے تجربے کے بارے میں بہت کچھ سیکھنا چاہیے۔

انجمنیں اور تنظیمیں قائم کرنا بھی ہندوستان میں آسان نہیں۔ ان کی رجسٹریشن مسترد کی جا سکتی ہے یا پہلے سے موجود رجسٹریشن منسوخ کی جا سکتی ہے۔ سول سوسائٹی، خصوصاً پیشہ ورانہ طور پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں سے وابستہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ ریاست کس طرح ان کے لیے اپنے اس بنیادی حق کو استعمال کرنا مشکل بناتی ہے۔

ہم نے کاروبار کے حق کے معاملے میں بھی ایسی ہی صورت حال دیکھی ہے۔ قصابوں کے کاروبار پر پابندیاں عائد کی گئیں اور اس کے اثرات ریستورانوں تک بھی پہنچے۔ یوں ہمارے بہت سے بنیادی حقوق وقت کے ساتھ جامد اور بے اثر ہوتے چلے گئے ہیں۔ ریاست کو انہیں محدود رکھنے میں گہری دلچسپی ہے اور ہم ان حقوق کا مطالبہ کرنے اور انہیں عملی طور پر استعمال کرنے میں اتنے مضبوط ثابت نہیں ہوئے۔ آرٹیکل 19 کے تحت دیے گئے حقوق کے ساتھ ایک اہم شرط بھی درج ہے۔ اس کے مطابق ریاست ان حقوق کے استعمال پر ''معقول پابندیاں'' عائد کرنے کے لیے قانون بنا سکتی ہے۔ اصل سوال یہی ہے کہ کیا عائد کی جانے والی پابندیاں واقعی معقول ہیں؟ میرا جواب ہے: نہیں۔ اپنے بنیادی حقوق کو دوبارہ حاصل کرنا ہی آئین کی حقیقی قدر کو سمجھنے اور اسے عملی زندگی میں نافذ کرنے کا واحد راستہ ہے۔ ہمیں اپنے حقوق کو پُرامن طریقے سے دوبارہ حاصل کرنا ہوگا، انفرادی سطح پر بھی اور سول سوسائٹی کی سطح پر بھی۔

ہندوستان کی سول سوسائٹی دیگر جمہوریتوں کے مقابلے میں کمزور ہے۔ یہ زندہ اور متحرک ضرور ہے، مزاحمت بھی کرتی ہے اور بہادر بھی ہے، لیکن اس کا دائرہ محدود ہے۔ ہندوستان کو اپنے معاشرے کے اس حصے کے لیے زیادہ وسیع جگہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو نہ حکومت ہے اور نہ کاروباری کارپوریشن۔ یہی سول سوسائٹی ہے۔

سول سوسائٹی میں رسمی اور غیر رسمی تنظیمیں، گروہ اور افراد سب شامل ہیں، اور ان سب کی اجتماعی سرگرمیوں سے وہ سماجی جگہ وجود میں آتی ہے جہاں شہری اپنی آواز بلند کر سکتے ہیں۔ ان گروہوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے اور انہیں اپنے خیالات کے اظہار کے لیے مناسب جگہ دی جانی چاہیے۔ انہیں ایک 'زحمت' کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔

بدقسمتی سے اقتدار میں موجود افراد اور ریاستی اختیار رکھنے والے ادارے اکثر انہیں اسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ حکومتیں احتجاج نہیں چاہتیں، اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جب بھی ہندوستانی عوام کسی مسئلے پر بڑے پیمانے پر متحرک ہوئے ہیں، حکومت کو پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ زرعی قوانین کے خلاف احتجاج ہو، این آر سی کے خلاف تحریک ہو یا امتحانی پرچوں کے افشا ہونے کے خلاف طلبہ کا احتجاج، عوامی دباؤ نے حکومتوں کو اپنے فیصلوں پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اور یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس کے باعث ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ پُرامن اجتماع کا ہمارا حق ہم سے چھین نہ لیا جائے۔ احتجاج جمہوریت کے لیے کوئی زحمت نہیں، بلکہ جمہوریت کی زندگی کی علامت ہے۔ حکومت سے اختلاف کرنا، اپنی شکایت بیان کرنا، اجتماعی طور پر آواز اٹھانا اور پُرامن طریقے سے اپنے مطالبات پیش کرنا شہریوں کے وہ حقوق ہیں جن کے بغیر آئین محض ایک کتاب بن کر رہ جاتا ہے۔

اگر 'شہر کو یرغمال بنائے جانے' کے نام پر ہر احتجاج کو محدود کر دیا جائے تو سوال صرف جنتر منتر کا نہیں رہے گا؛ سوال یہ ہوگا کہ جمہوریت میں شہریوں کے پاس اپنی آواز حکومت تک پہنچانے کا راستہ آخر بچے گا کیا؟ اسی لیے پُرامن اجتماع کے حق کا تحفظ صرف مظاہرین کا مسئلہ نہیں، بلکہ ہر شہری کا مسئلہ ہے۔ یہ حق ہمیں کسی حکومت نے عطا نہیں کیا۔ یہ ہندوستان کے آئین نے ہمیں دیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسے پُرامن، جمہوری اور آئینی طریقے سے استعمال کرنے کا حق برقرار رکھیں۔

# ایٹمی تخفیفِ اسلحہ ہی محفوظ مستقبل کی امید

مدیحہ فصیح

ہیروشیما اور ناگاساکی پر ہونے والے ایٹمی حملوں کی 81ویں برسی کے موقع پر جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کی عالمی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی تخفیفِ اسلحہ کی سربراہ، ازومی ناکامیتسو نے خبردار کیا ہے کہ موجودہ جغرافیائی سیاسی تناؤ اور بڑھتے ہوئے فوجی اخراجات عالمی امن کے لیے ایک سنگین خطرہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پائیدار ترقی اور انسانی بقا کا انحصار جوہری تخفیفِ اسلحہ اور باہمی تعاون پر ہے۔ خوف کے بجائے اعتماد اور سفارت کاری ہی وہ واحد راستہ ہے جو مستقبل کو ایٹمی تباہی سے محفوظ رکھ سکتا ہے، جبکہ نئی نسل کو ان تلخ تاریخی اسباق کو یاد رکھتے ہوئے امن کی جدوجہد کو جاری رکھنا ہوگا۔ اس ضمن میں، موبائل عجائب گھر ایٹمی حملوں میں بچ جانے والے افراد کی داستانیں دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔

ایٹم بم حملوں کے 81 برس: آج سے 81 سال قبل ہیروشیما پر ایٹم بم کے حملے نے انسانیت کو ایٹمی جنگ کی اس عبرت ناک تباہی سے روشناس کرایا تھا جس کا تصور بھی محال تھا۔ پلک جھپکتے ہی ایک شہر راکھ کے ڈھیر میں بدل گیا، لیکن آج کا ہیروشیما محض ایک المیے کی داستان نہیں بلکہ انسانی عزم اور بحالی کی ایک ایسی روشن مثال ہے جو دنیا کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ موجودہ پُرآشوب دور میں، جہاں عالمی تناؤ اپنی انتہا پر ہے، ہیروشیما کے اسباق پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم نے تاریخ کے اس سیاہ باب سے واقعی کچھ سیکھا ہے، یا ہم ایک بار پھر اسی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟

ہیروشیما ہمت اور بحالی کی مثال: اقوامِ متحدہ کی تخفیفِ اسلحہ کی سربراہ، ازومی ناکامیتسو کے مطابق ہیروشیما کی کہانی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ بدترین المیوں کے بعد بھی نئی زندگی اور تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہیروشیما کی بقا محض ایک واقعہ نہیں بلکہ ایک ارادی انتخاب کا نتیجہ ہے۔ ان کا کہنا ہے: "ہیروشیما ہمت، تجدید اور امید کی ایک متاثر کن مثال کے طور پر کھڑا ہے... یہاں کے لوگ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ تاریک ترین لمحات کے بعد بھی، ہم ایک مختلف مستقبل کا انتخاب کر سکتے ہیں اور اسے تعمیر کر سکتے ہیں۔"

یہ تجزیہ ہمیں بتاتا ہے کہ عالمی امن کے قیام کے لیے المیے کو محض 'مظلومیت' کے بجائے 'امید' کے زاویے سے دیکھنا کتنا ضروری ہے۔ یہ سوچ ہمیں ایک ایسے مستقبل کی بنیاد رکھنے کے قابل بناتی ہے جہاں تباہی حتمی انجام نہیں بلکہ ایک نئے آغاز کا نقطہ بن سکتی ہے۔

عالمی امن کی تنزلی اور لمحہ فکریہ: تجزیہ کاروں کے مطابق، موجودہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ وہ ادارہ جو دنیا کو جنگوں سے نجات دلانے کے لیے قائم کیا گیا تھا، آج اپنی ہی آنکھوں کے سامنے دہائیوں کی محنت کو رائیگاں جاتے دیکھ رہا ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کا جو رجحان کئی برسوں سے جاری تھا، وہ اب خطرناک حد تک الٹ چکا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 2025 میں عالمی فوجی اخراجات بڑھ کر 2.9 کھرب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ طاقت کے حصول اور خوف پھیلانے کے لیے 'جنگجوانہ بیان بازی اور ایٹمی دھمکیوں' کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ دہائیوں پر محیط سفارتی پیش رفت اب نقش برآب ثابت ہو رہی ہے، جو عالمی قیادت کے لیے ایک بڑا لمحہ فکریہ ہے۔

★

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | سوموار، ۱۰ر اگست ۲۰۲۶ء

## شکیب الحسن بنگلہ دیش واپسی کے لئے تیار مگر طارق رحمٰن حکومت تحفظ کی ضمانت دے

بنگلہ دیش کے کرکٹ گریٹ شکیب الحسن جو شیخ حسینہ کی پارٹی عوامی لیگ سے منسلک تھے جب مشتعل طلباء کے احتجاج سے ان کی حکومت الٹ گئی اور وزیر اعظم شیخ حسینہ کو اپنی جان بچا کر راہ فرار اختیار کرنی پڑی اور اس وقت وہ انڈیا میں خودساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ شکیب اس وقت امریکہ میں خودساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بنگلہ دیش میں قائم مقام محمد یونس کی نگرانی میں چلنے والی حکومت نے شکیب کے خلاف بدعنوانی کے کئی الزامات عائد کئے تھے جس میں قتل کا الزام بھی شامل ہے۔ محمد یونس کی نگراں حکومت تو اول درجے کی بدقماش حکومت تھی جس نے عدالتی ہیرا پھیری میں شیخ حسینہ کو نہ صرف غائبانہ میں سزائے عمر قید بلکہ پھانسی کی سزا بھی دلوادی تھی جبکہ شیخ حسینہ کے دور حکومت نے محمد یونس کو بدترین بدعنوانی ان کے جرم میں سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا تھا پھر عدالت سے ضمانت پر رہائی ملنے کے بعد وہ بنگلہ دیش چھوڑ کر فرانس میں جا بسے تھے۔ 5 اگست 2024 کو جب طلباء کے احتجاجی سرگرمیوں کی وجہ سے شیخ حسینہ کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا تو راتوں رات محمد یونس کو بلایا گیا اور انہیں نگراں منتظم بنا دیا گیا اور محمد یونس کو تو اسی دن کا انتظار تھا کہ اقتدار وقتی طور پر سہی لیکن ہاتھ آ گیا ہے اور اب وہ شیخ حسینہ سے گن گن کر بدلہ لیں گے۔ جہاں تک کرکٹر شکیب الحسن کی بات کریں تو اس کے خلاف اگر بدعنوانی کا کوئی الزام ہے جسے ثابت نہیں کیا جا سکا ہے تاہم اس الزام کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ بدعنوانی میں ملوث تھا اور ایک انسان اس قسم کی غلطیوں کا پتلا ہے لیکن اس ورلڈ کلاس کرکٹر کے بارے میں یہ الزام لگے کہ اس کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے ہیں اس پر یقین نہیں کیا جا سکتا ہے اور پھر شکیب کے خلاف جو بھی الزامات ہیں، انہیں عدالت میں نہ تو ثابت کیا گیا اور نہ اسے پیش کیا گیا ہے لہٰذا زبانی طور پر پھینک پھانک کے عادی بنگلہ دیشی سیاستدانوں کو کون نہیں جانتا۔ ابھی 39 سالہ شکیب الحسن نے اپنے کرکٹ کیریئر کو الوداع کہنے کا اعلان نہیں کیا ہے اور اب بھی اس کی دلی خواہش ہے کہ اپنے ملک میں اپنا الوداعی میچ کھیلے اور 2027 کے 50 اوور کے آئی سی سی ورلڈ کپ میں بنگلہ دیش کی نمائندگی کرے۔ لیکن بنگلہ دیش کے موجودہ وزیر اعظم طارق رحمٰن جو بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء (مرحومہ) کے بیٹے ہیں وہ شکیب کو بنگلہ دیش آنے کی آزادانہ اجازت دیں گے یا نہیں، اس کے بارے میں کہنا مشکل ہے کیونکہ طارق رحمٰن نے ابھی تک باضابطہ طور پر شیخ حسینہ اور شکیب الحسین کے مستقبل کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی رائے نہیں دی ہے۔ ابھی شیخ حسینہ کا بیان رواں مہینے اگست 2026 کو دھمکی آمیز بیان سامنے آیا ہے اور انہوں نے آزادانہ طور پر دعویٰ کیا ہے کہ وہ اسی سال دسمبر 2026 میں بنگلہ دیش کا دورہ ہر حال میں کریں گی۔ باوجود اس کے کہ بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے شیخ حسینہ کو سزائے موت سنا دی ہے۔ دوسری طرف حسینہ کابینہ میں شامل رہے سابق کرکٹر کو بھی راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔ حسینہ کی وزارت میں شامل درجنوں افراد سب کے سب ملک چھوڑ کر یورپ میں جا بسے ہیں اور اب ان کا بنگلہ دیش واپس جانا محال ہے کیونکہ محمد یونس کے سدھائے ہوئے ججوں نے ان سبھوں کو ملک کا دشمن قرار دیدیا ہے اور اگر وہ بنگلہ دیش واپس جاتے ہیں تو وہاں کے حکمراں اسے پہلی فرصت میں داروغہ زنداں کے حوالے کر دیں گے۔

شکیب الحسن نے کہا کہ اگر بنگلہ دیش کی موجودہ طارق رحمٰن کی حکومت انہیں اس کا یقین دلاتی ہے کہ اس کا تحفظ کیا جائے گا تو وہ خوشی خوشی بنگلہ دیش واپس ہوں گے اور اپنے خلاف تمام الزامات کا سامنا وہ آئینی طور پر کریں گے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ طارق رحمٰن حکومت اپنی طرف سے تحفظ کا یقین دلائے۔ شکیب اس وقت سری لنکا میں ہیں جہاں وہ فرانچائزی کرکٹ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس نے کہا میں بخوبی واقف ہوں کہ میں نے کوئی قصور نہیں کیا ہے لیکن سابق حکمراں منتظم محمد یونس یہ چاہتے تھے کہ شیخ حسینہ کے ساتھ ساتھ ان سے وابستہ تمام لوگ بشمول سیاستداں اور ان کی کابینہ کے افراد سبھی کے خلاف پروانۂ گرفتاری نکال کر ان کا کیریئر کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے۔ حسینہ کو بھی ان کی غیر موجودگی میں کیس چلا کر سزائے موت سنائی جا چکی ہے۔ محمد یونس کی سابق نگراں حکومت نے حکومت چلانے کے نام پر صرف زہر پھیلایا ہے۔ (خ الف ف)

# اناپورنا یوجنا کے تعلق سے بی ڈی او کو میمورنڈم

آسنسول:9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): اناپورنا یوجنا کے تحت فوائد نہ ملنے سے ناراض، سلان پور بلاک کی خواتین نے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کے دفتر میں ایک میمورنڈم پیش کیا۔ ان کا الزام ہے کہ وہ سرکاری اسکیم کے لیے اہل ہیں، اس کے باوجود نامعلوم وجوہات کی بنا پر ان کی درخواستوں کو منظور نہیں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انتظامیہ ان کی درخواستوں کی عدم منظوری کے بارے میں واضح تحریری وضاحت فراہم کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انتظامیہ کو درخواست جمع کروانے کے بعد سے لے کر تصدیقی عمل کی تکمیل اور اکاؤنٹ میں رقم جمع ہونے تک ایک مخصوص ٹائم فریم کا اعلان کرنا چاہیے، تاکہ فائدہ اٹھانے والے اس کے مطابق انتظار کر سکیں۔ خواتین نے ایک اور سنگین مسئلہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ دیہاتوں میں کچھ لوگ خواتین سے بینک اکاؤنٹ نمبر، آدھار کارڈ اور راشن کارڈ کی تفصیلات مانگ رہے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اناپورنا یوجنا کے لیے فارم بھر رہے ہیں۔ خواتین نے خدشہ ظاہر کیا کہ ایسی ذاتی اور بینکنگ معلومات دوسرے لوگوں کے ساتھ شیئر کی جائیں تو فراڈ کا امکان بڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے ایسے معاملات کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ خواتین کا کہنا ہے کہ کچھ استفادہ کنندگان کو اناپورنا یوجنا کے تحت 3,000 روپے کی یک وقتی رقم ملی لیکن اس کے بعد ان کے کھاتوں میں کوئی رقم جمع نہیں ہوئی۔ ان کا یہ بھی الزام ہے کہ بہت سے معاشی طور پر خوشحال خاندانوں کی خواتین نے اس اسکیم سے فائدہ اٹھایا ہے، جب کہ ضرورت مند اور غریب خواتین ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ میمورنڈم ملنے کے بعد سلان پور کے بی ڈی او دیپنجن بسواس نے خواتین کو یقین دلایا کہ انتظامیہ کی طرف سے ان کی تمام شکایات اور مطالبات کی مناسب جانچ کی جائے گی۔ تاہم، جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا، ہزاروں خواتین بی ڈی او کے دفتر میں جمع ہوئیں، 17 اگست تک انتظار کے بعد بڑے احتجاج کا انتباہ جاری کر دیا گیا۔ خواتین نے وضاحت کی کہ حکومت نے انہیں مطلع کیا ہے کہ اناپورنا یوجنا کے فنڈ 17 اگست سے درخواست دہندگان کے بینک کھاتوں میں آنا شروع ہو جائیں گے۔ ایسے میں وہ 17 اگست تک انتظار کر رہی ہیں۔ خواتین نے متنبہ کیا کہ اگر مقررہ وقت کے بعد ان کے کھاتوں میں رقوم نہ پہنچیں تو وہ بڑے پیمانے پر احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گی۔ صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لیے کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکنے کے لیے بی ڈی او آفس کے احاطے میں پولیس کے مناسب انتظامات کیے گئے تھے۔

# انڈال: قومی شاہراہ 19 پر غیر قانونی تعمیرات مسمار

آسنسول: 9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (NHAI) نے انڈال میں کوڑا موڑ اور انڈال موڑ کے درمیان نیشنل ہائی وے 19 پر غیر قانونی تعمیرات کو گرانا شروع کر دیا ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی اس انسداد تجاوزات مہم سے علاقے میں ہلچل مچ گئی ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے بتایا کہ قومی شاہراہ کے اطراف میں غیر مجاز تعمیرات کو ہٹا کر تجاوزات کے راستے کو صاف کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے بتایا کہ اس علاقے میں قومی شاہراہ پر اور اس کے آس پاس کافی عرصے سے متعدد تعمیرات موجود تھیں۔ الزام ہے کہ یہ تعمیرات سڑک کی عام چوڑائی کو متاثر کر رہی تھیں اور گاڑیوں کی آمدورفت میں مشکلات کا باعث بن رہی تھیں۔ این ایچ اے آئی کے عہدیداروں نے الزام لگایا کہ گاڑیوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ، خاص طور پر مصروف قومی شاہراہ پر حادثات کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔

# ڈینڈوا موڑ: ٹرک کی زد میں آکر بزرگ شدید زخمی، مشتعل افراد کا احتجاج، سڑک بلاک

آسنسول: 9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): سلان پور تھانہ علاقہ کے تحت ڈینڈوا موڑ پر دوپہر تقریباً 12.30 بجے ایک المناک سڑک حادثہ میں ایک مقامی باشندہ تقریباً 70 سالہ کرونا موئے دے شدید زخمی ہوگیا۔ عینی شاہدین کے مطابق چترنجن کی جانب سے آ رہے ایک بے قابو 14 پہیوں والا ٹرک (رجسٹریشن نمبر 612199) ڈینڈوا موڑ کے قریب سڑک سے ٹکرا گیا اور ٹرک کا اگلا پہیہ اس کے اوپر سے گزرا، جس سے وہ کمر سے نیچے دونوں ٹانگ تک بری طرح کچل گیا۔ زخمی شخص کی حالت فی الحال نازک ہے۔ جائے وقوعہ پر ٹریفک پولیس کی موجودگی کے باوجود کوئی ایمبولینس یا پولیس گاڑی بروقت نہیں پہنچی۔ اس کے بعد مقامی لوگوں نے فوری کارروائی کی اور زخمی کو فوری طور پر ای سی ایل کی گاڑی میں آسنسول ڈسٹرکٹ اسپتال لے گئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی سلان پور تھانے کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ لیکن نو انٹری قوانین میں لاپرواہی اور پولیس انتظامیہ کی لاپرواہی پر گاؤں والوں میں کافی برہمی ہے۔ مشتعل مظاہرین کا کہنا ہے کہ ایک پرائیویٹ دستہ نے الزام لگایا کہ نو انٹری آرڈر کی خلاف ورزی اور اوقات میں تبدیلی کی وجہ سے علاقے میں مسلسل ٹریفک جام رہتا ہے جس سے ایسے حادثات ہوتے ہیں۔ حادثے سے مشتعل گاؤں والوں نے حادثے کا شکار گاڑی کو ڈینڈوا موڑ پر روک کر احتجاج شروع کر دیا۔ انہوں نے سڑک بلاک کر دی۔ آسنسول چترنجن اور ڈینڈوا کلیانیشوری مین سڑکوں پر تقریباً ایک گھنٹے تک ٹریفک مکمل طور پر ٹھپ رہی۔ مظاہرین نے متاثرہ خاندان کے لیے مناسب معاوضہ اور علاقے کی ٹریفک کے نظام میں بہتری کا مطالبہ کر رہے تھے۔ بعد ازاں پولیس حکام کی یقین دہانی اور فوری طور پر کچھ مالی امداد کی فراہمی کے بعد صورتحال پر قابو پالیا گیا اور گاؤں والوں نے سڑک کی بندش ختم کر دی۔

☆☆

# اناپورنا یوجنا کے کاغذات لینے کے بہانے لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کا الزام

آسنسول: 9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): حکومت کی اناپورنا یوجنا کو لے کر پہلے سے ہی چل رہی سیاسی بحث اور الزامات کے درمیان درگاپور کے کنکسا تھانہ علاقے میں ایک سنگین واقعہ سامنے آیا ہے۔ مقامی بی جے پی کارکن وشوناتھ باوڑی پر الزام ہے کہ اس نے اناپورنا یوجنا کے کاغذات لینے کے بہانے ایک نوجوان خاتون کے ساتھ مبینہ طور پر چھیڑ چھاڑ کی۔ واقعہ کے بعد شکایت درج کرائے جانے کے باوجود، گاؤں والے ناراض ہیں کہ ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ اس ماہ کی 5 تاریخ کو پیش آیا۔ خاتون کے مطابق وہ اس وقت گھر میں اکیلی تھی اور اس کی والدہ بھی موجود نہیں تھیں۔ الزام ہے کہ وشوناتھ باوڑی اس دوران اس کے گھر آیا۔ خاتون کا الزام ہے کہ ملزم نے اسے گھر میں اکیلا پا کر اس کے ساتھ بدتمیزی کی اور اسے نامناسب طریقے سے چھوا۔ اس واقعہ کے بعد اس نے کنکسا پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی۔ پولیس نے شکایت کی بنیاد پر تفتیش شروع کر دی ہے لیکن ابھی تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ متاثرہ نے ملزم کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ متاثرہ نے کہا، "وہ اناپورنا یوجنا کے دستاویزات جمع کرنے کے بہانے میرے گھر آیا تھا۔ اکیلا پا کر اس نے میرے ساتھ غیر مہذب سلوک کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ ملزم کو سزا دی جائے۔" دریں اثنا، بابنا بیڈا کے رہنے والے روہجیت روئیداس نے پولیس کی کارروائی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ واقعہ کے بعد شکایت درج کرانے کے باوجود ملزم گرفتار نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں والے متاثرہ کے لیے انصاف چاہتے ہیں اور یہ مقدمہ زیر التوا ہے۔ معاملے کے بعد بی جے پی کے ضلعی ترجمان نے کہا کہ اگر الزامات درست ہیں اور ملزم بی جے پی کا کارکن ہے تو پارٹی اس طرح کے رویے کی حمایت نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ قابل مذمت ہے اور قانونی کارروائی کی جائے۔ پولیس کمشنر (ایسٹ) ریپریت سنگھ نے فون پر بتایا کہ شکایت موصول ہوئی ہے۔ ملزم علاقے کا رہائشی ہے، پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ تحقیقات کی بنیاد پر ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

# درگاپور: ہیلمٹ کے بغیر سفر موت کو دعوت دینے کے مترادف، اسٹریٹ پلے ٹریفک بیداری

آسنسول: 9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): بغیر ہیلمٹ کے موٹر سائیکل ڈرائیونگ خطرناک ہے! سڑک پر لاپرواہی کسی بھی لمحے بڑے حادثے کا باعث بن سکتی ہے اس بار پولیس نے انوکھے انداز میں یہ پیغام عوام تک پہنچایا موچی پاڑہ ٹریفک گارڈ کی پہل پر درگاپور کے موچی پاڑہ میں نیشنل ہائی وے 19 پر سڑک کی حفاظت پر ایک اسٹریٹ پلے کا انعقاد کیا گیا اس ڈرامے نے پیدل چلنے والوں، بائیک سواروں اور فور وہیلر ڈرائیوروں میں ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی اہمیت کے بارے میں شعور اجاگر کیا۔ اس ڈرامے میں سڑک حادثات کے تباہ کن نتائج پر روشنی ڈالی گئی یہ بھی بتایا گیا کہ ذرا سی لاپرواہی کسی کی جان کیسے لے سکتی ہے۔ اسٹریٹ پلے کی سب سے بڑی توجہ 'یمراج' کا کردار تھا۔ ہیلمٹ کے بغیر موٹر سائیکل چلانے کا مطلب 'یمراج' سے ملنا ہے۔ اس علامتی پیغام کے ذریعے موٹر سائیکل سواروں کو ہیلمٹ پہننے کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ اسٹریٹ پلے کے ذریعے نہ صرف ہیلمٹ پہننا بلکہ ڈرائیونگ کے دوران سیٹ بیلٹ باندھنے، ٹریفک سگنلز پر عمل کرنے، مقررہ حد رفتار کے اندر گاڑی چلانے اور سڑک پر غیر ضروری خطرہ مول نہ لینے کا پیغام بھی دیا گیا۔ اس موقع پر ٹریفک گارڈ کے پولیس افسران بھی موجود تھے۔

# آسنسول میں شتابدی پارک سے آشرم موڑ تک فلائی اوور بنانے کا منصوبہ

آسنسول:9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): مختلف کاروباری تنظیموں اور مقامی باشندوں نے فلائی اوور کی تعمیر کا طویل عرصے سے مطالبہ کیا ہے۔ مجوزہ فلائی اوور سے جی ٹی روڈ کے اس اہم حصے پر ٹرافک کی بھیڑ کو کم کرنے کی امید ہے۔ اس سے روزانہ ٹریفک جام میں راحت ملے گی اور شہر کے اندر سفر پہلے سے کہیں زیادہ آسان ہو جائے گا۔ مقامی تاجروں اور صنعت کاروں کا یہ بھی ماننا ہے کہ بہتر ٹریفک مینجمنٹ کاروبار پر براہ راست مثبت اثرات مرتب کرے گی۔ فلائی اوور کے منصوبے کو شہر کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے تاہم، تصویر تب ہی واضح ہو جائے گی جب منصوبے کی تفصیلی تکنیکی خاکہ، تعمیراتی ٹائم لائن، اور لاگت کے حوالے سے سرکاری معلومات جاری کی جائیں گی۔ آسنسول۔ شہر کے دیرینہ ٹریفک جام کے مسئلے کا مستقل حل فراہم کرنے کے لیے ایک بڑا اقدام جاری ہے۔ جی ٹی روڈ پر ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ اور روزانہ ٹریفک جام کے جواب میں شتابدی پارک سے آشرم موڑ تک فلائی اوور بنانے کی تیاریاں جاری ہیں۔ اس پروجیکٹ سے شہر کے اندر ٹریفک کی نقل و حرکت میں آسانی پیدا ہونے کی امید ہے۔ آسنسول شمالی اسمبلی حلقہ کے ایم ایل اے کرشنیندو مکھرجی نے کہا کہ حکومت شتابدی پارک سے آشرم موڑ تک جی ٹی روڈ پر فلائی اوور بنانے کے منصوبے پر سرگرمی سے عمل کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ منصوبے کو آگے بڑھانے کا عمل شروع ہو چکا ہے اور جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

# آئی ایم ڈی کا ہماچل، اتراکھنڈ اور جموں وکشمیر سمیت کئی ریاستوں میں شدید بارش کا الرٹ

مغربی مدھیہ پردیش 9 اگست: محکمہ موسمیات نے جموں وکشمیر، لداخ، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے لیے شدید بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات کے مطابق 10 سے 13 اگست کے درمیان جموں وکشمیر اور لداخ میں شدید بارش ہو سکتی ہے۔ 9 سے 15 اگست تک ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں بھی تیز بارش کے امکانات ہیں۔ مشرقی اتر پردیش میں 10 اگست کو اور 9 سے 13 اگست کے دوران مشرقی راجستھان میں کافی تیز بارش کا امکان ہے۔ دوسری جانب شمال مغربی ہندوستان کے باقی حصوں میں چند مقامات یا کچھ جگہوں پر بارش کا امکان ہے۔ 9 سے 15 اگست کے دوران اتراکھنڈ اور 9 سے 10 اگست کے دوران مغربی راجستھان میں کہیں کہیں آندھی طوفان اور آسمانی بجلی گرنے کا خطرہ ہے۔ ہماچل پردیش میں 9 اگست اور 12 سے 15 اگست کے دوران شدید بارش کا امکان ہے۔ اتراکھنڈ میں 11 سے 15 اگست کے دوران، مغربی اتر پردیش، مشرقی اتر پردیش، ہریانہ، چنڈی گڑھ، دہلی اور پنجاب میں 9 اور 10 اگست کو، مغربی راجستھان میں 11 سے 12 اگست کے دوران اور مشرقی راجستھان میں 12 سے 13 اگست کو چند مقامات پر شدید بارش کا امکان ہے۔ مشرقی راجستھان اور ہماچل پردیش میں 10 اور 11 اگست کو اور اتراکھنڈ میں 9 اور 10 اگست کو کہیں کہیں بہت زیادہ شدید بارش کا امکان ہے۔ اگر وسطی ہندوستان کی بات کریں تو مغربی مدھیہ پردیش میں 13 سے 15 اگست کے دوران، مشرقی مدھیہ پردیش میں 12 سے 15 اگست کے دوران اور چھتیس گڑھ میں 11 اگست کو چند مقامات یا کچھ جگہوں پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ 9 سے 12 اگست کے دوران مغربی مدھیہ پردیش میں اور 9 سے 11 اگست کے دوران مشرقی مدھیہ پردیش میں کافی زیادہ یا بڑے پیمانے پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ 9 اور 10 اگست اور 12 سے 15 اگست کے دوران چھتیس گڑھ میں، 10 اگست کو ودربھ میں، اور 9 سے 12 اگست کے دوران چھتیس گڑھ میں کہیں کہیں آندھی طوفان اور آسمانی بجلی گرنے کا خطرہ ہے۔ 9 سے 15 اگست کے دوران انڈمان اور نکوبار جزائر، گنگا کے میدانی علاقوں والے مغربی بنگال، جھارکھنڈ، اوڈیشہ اور ہمالیہ کے قریبی مغربی بنگال اور سکم میں بارش ہونے کا امکان ہے۔ 13 سے 15 اگست کے دوران بہار میں بارش کی پیش گوئی ہے۔ شمال مشرقی ہندوستان کی بات کریں تو 9 سے 11 اگست کے دوران اروناچل پردیش میں اور 10 سے 11 اگست کے دوران آسام اور میگھالیہ میں چند مقامات یا کچھ جگہوں پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ 9 سے 15 اگست کے دوران ناگالینڈ، منی پور، میزورم اور تریپورہ میں کافی زیادہ یا بڑے پیمانے پر بارش ہونے کا امکان ہے۔

# گوبند نگر: شری گرو ہر کشن صاحب جی کا یوم نور بڑی دھوم دھام سے منایا گیا

آسنسول: 9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 12 کے گووند نگر میں سکھوں کے آٹھویں گرو، شری ہر کشن سنگھ صاحب جی کا پرکاش دیوس عقیدت اور جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ پروگرام کا انعقاد ترسیم سنگھ کی رہائش گاہ پر کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں سنگت نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز خواتین سنگت کی جانب سے سکھمنی صاحب کی تلاوت اور کیرتن سے ہوا۔ اس موقع پر مشہور کیرتنیا جیری گیانی بھائی پروجیت سنگھ مادھو جی نے شبد کیرتن گا کر سنگت کو مسحور کیا ان کی سریلی گائیکی پر سنگت دیر تک رقص کرتی رہی۔ کیرتن کے بعد گرو کا لنگر اور پرساد تقسیم کیا گیا۔ ایک پریس کانفرنس میں ترسیم سنگھ نے کہا کہ یہ پروگرام اصل میں گووند نگر گوردوارہ میں منعقد کرنے کا منصوبہ تھا۔ انہوں نے گووند نگر گوردوارہ کے سربراہ کو کمیونٹی کے مسائل پر بات کرنے کے لیے ایک تحریری درخواست دی تھی انہوں نے ہال اور گردوارہ سے اس تقریب کی میزبانی کی درخواست کی تھی انہوں نے الزام لگایا کہ گوردوارہ کے سربراہ نے پرکاش دیوس جیسے مذہبی پروگرام کے لیے بھی ہال فراہم کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ ہم اس مقدس دن کو اپنے گھروں میں منانے پر مجبور تھے ترسیم سنگھ نے کہا کہ گرو کے پرکاش پرو کا تعلق کسی ایک شخص یا تنظیم سے نہیں ہے۔ یہ پوری سنگت کا ہے انہوں نے کہا کہ انتظامیہ اور گوردوارہ کمیٹی کو اس مسئلہ پر توجہ دینی چاہیے تاکہ آئندہ کسی بھی سنگت کو اس طرح کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے انہوں نے یہ بھی کہا کہ سنگت کے تعاون اور گرو مہاراج کی مہربانی سے یہ تقریب کامیابی کے ساتھ مکمل ہوئی۔ آئندہ بھی اسی طرح کی مذہبی تقریبات کا انعقاد ہوتا رہے گا۔ اس موقع پر علاقہ کے معززین، خواتین اور بچے بھی موجود تھے پورا ماحول "بولے سو نہال، ست سری اکال" کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس پروگرام میں ضلع کے کئی گوردواروں کے سربراہان کو گووند نگر سکھ سنگت نے سروپا دے کر نوازا ضلع کے تمام گردواروں کے سربراہوں نے ترسیم سنگھ کے بارے میں کہا کہ اس نے 50 سال گرو کی خدمت میں گزارے ہیں۔ آج گووند نگر گوردوارہ کے سربراہ نے گووند نگر گوردوارہ کے ترسیم سنگھ کے خلاف بائیک کٹ (بائیکاٹ) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ہم تمام گوردواروں کے سربراہان اس لفظ کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور جس طرح انہوں نے اندر اور باہر بول کر سکھ برادری کو تقسیم کرنے کی کوشش کی ہے وہ بہت برا ہے یہ ایک قابل مذمت واقعہ ہے۔ ترسیم سنگھ نے مختلف گردواروں کا دورہ کر کے کئی فیصلے لیے ہیں ترسیم سنگھ ہر ریاست اور ہر ضلع میں جاتا ہے اور پورے دل سے گردواروں کی خدمت کرتا ہے۔ ترسیم سنگھ کا بائیکاٹ کرنے سے پہلے ان کا رخ معلوم ہونا چاہیے تھا کہ ان کا بائیکاٹ کیوں کیا گیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں سیوادار ترسیم سنگھ، سرجیت سنگھ، سکھوندر سنگھ، نریندر سنگھ، جیت سنگھ، امرجیت سنگھ، وکاس سنگھ، ستنام سنگھ، مکھن سنگھ، گرودیو سنگھ، ہردیال سنگھ، رگھویر سنگھ، جانی سنگھ، پرجیت سنگھ، رنجیت سنگھ نے بھرپور تعاون کیا۔ اس پروگرام میں مغربی بردھمان ضلع کے کئی گرودوارہ کے سربراہان موجود تھے، جن میں جھارکھنڈ نیرسا کے سماجی کارکن سردار منجیت سنگھ، اوکھڑا گرودوارہ کے سربراہ لکھبیر سنگھ، کمار دھوبی گرودوارہ کے سربراہ نرل سنگھ، درگاپور سے جگدیش سنگھ، ان کے بیٹے کرم جیت سنگھ بی جے پی کے منورویسٹ باردھا کے نائب صدر ہیں۔

## بقیہ صفحہ اول کی

**بقیہ: مندر گرانے کے بعد دیو بند دار العلوم!**

کے ڈھانچے پر بنائی گئی تھی۔ بعد میں مدھیہ بھوج شالہ مسجد کے بارے میں بھی یہی دعویٰ کیا گیا۔ گزشتہ مئی میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے اسے ہندو مندر کے طور پر تسلیم کیا تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دیو بند میں دار العلوم کا بھی یہی انجام ہوگا؟

**بقیہ: الگورتھم میں تبدیلی چاھتے ھیں**

اس کے الگورتھم سسٹم کو دوبارہ ڈیزائن کرنا ہوگا۔ دوم، فوری کارروائی اور معلومات کی لوکلائزیشن کی ضرورت ہوگی۔ اگر کوئی حکومت یا مجاز ادارہ کسی مواد کی نشاندہی کرتا ہے تو اسے فوری طور پر ہٹانا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی، ہندوستان کے 'ڈیٹا لوکلائزیشن' کے اصولوں پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیے۔ میٹا کو مسخ شدہ تصاویر اور ڈیپ فیکس کو روکنے کے لیے حکومت کی 'کوئیک رسپانس ٹیم' کے ساتھ براہ راست اور ہم آہنگی میں کام کرنا ہوگا۔ میٹنگ میں، میٹا کی تکنیکی ٹیم نے اپنے موجودہ مواد فلٹرنگ سسٹم کی حدود کو تسلیم کیا اور نئے تکنیکی اقدامات اٹھانے کی یقین دہانی کرائی۔ تاہم بات یہیں نہیں رکتی۔ مرکز اس بات کی تحقیقات کر رہا ہے کہ آیا میٹا ہندوستان کے آئی ٹی ایکٹ کے درمیانی اصولوں کی صحیح طریقے سے تعمیل کر رہا ہے۔ موصول ہونے والی رپورٹ کی بنیاد پر میٹا کے خلاف مزید قانونی کارروائی پر ماہرین کی رائے طلب کی گئی ہے۔

**بقیہ: سنگور میں صنعت اتنا آسان نہیں!**

اور بڑی کمپنیاں بنگال چھوڑ چکی ہیں۔ اس معاملے میں وزیر صنعت نے پچھلی بائیں بازو اور ترنمول حکومتوں کو نشانہ بنایا۔ چونکہ ٹاٹا کو سنگور میں فیکٹری کھولنے سے روکا گیا تھا، اس لیے ریاست کو سود سمیت 750 کروڑ روپے کا معاوضہ ادا کرنا ہے۔ جو بلاشبہ ریاست پر بہت بڑا بوجھ ہے۔ اس صورتحال میں صنعت کو ریاست میں لانے میں کچھ رکاوٹیں ہیں۔ ریاستی حکومت نے ان تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ صنعتی پالیسی اور لینڈ پالیسی کا ابتدائی مسودہ 15 اگست تک تیار کر لیا جائے گا، حتمی لینڈ پالیسی کیا ہوگی؟ اس پر فیصلہ کرنے کے لیے صنعت کے وزیر تاپس رائے نے منگل 11 اگست کو نبنا میں ایک ہنگامی میٹنگ بلائی ہے۔ انہوں نے تمام اسٹیک ہولڈرز سے اس میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ نہ صرف لینڈ پالیسی کو حتمی شکل دینے کی ضرورت ہے بلکہ جو لوگ اس میں سرمایہ کاری کی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں ان کی تجاویز کو بھی جانچنے کی ضرورت ہے۔ سرمایہ کار کس قسم کی صنعت بنانے جا رہا ہے، اس صنعت کے ذریعے کتنے لوگوں کو روزگار ملے گا، اور کیا کوئی فالو آن انڈسٹریز کا ہونا ممکن ہے۔ ہر چیز کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔
تاہم ریاست میں سرمایہ کاری کی بہت سی تجاویز پہلے ہی موصول ہو چکی ہیں۔ مثال کے طور پر، گزشتہ جون میں، متسوبشی نے بنگال میں سرمایہ کاری میں دلچسپی ظاہر کی۔ یہ سوال بھی پوچھا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ ایسے میں صنعتی پالیسی میں ترغیبی پالیسی کو اہمیت دی جا رہی ہے تاکہ بین الاقوامی سرمایہ کاری کمپنیوں کو سازگار ماحول فراہم کیا جا سکے۔ اتنا ہی نہیں، یہ اطلاع ہے کہ اوڈیشہ، گجرات، اور مہاراشٹر جیسے صنعت کاروں کے لیے زمین، ٹیکس، بجلی، اور مالی فوائد کو ملا کر نئے پیکیج بنانے کے لیے بھی اقدامات شروع کیے گئے ہیں۔ ایک بار پھر، مرکزی حکومت کی 'بھارت صنعت وکاس یوجنا' یا 'بھاویہ' اسکیم میں ریاست کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں آنے والے دنوں میں بنگال میں جو صنعتی عروج آنے والا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

**بقیہ: دوربینی ان کی فطرت تھی لیکن،**

بھی قائم کیا جائے گا۔ تاہم نام کے لیے عام لوگوں سے تجاویز لی جائیں گی۔ سلیم نے کہا کہ اس کے علاوہ اگر کسی کے پاس بدھ بابو سے متعلق کوئی دستاویز، تصاویر یا دیگر مواد ہے تو عام لوگوں سے پارٹی کو دینے کی اپیل کی جائے گی۔

**بقیہ: پی او کے (POK) میں بڑھتی ھوئی بے چینی!**

ایکشن کمیٹی (JAAC) کے ارکان کے ساتھ ایک میٹنگ کرے گی۔ ان کے مطابق، مقبوضہ کشمیر میں مسلم لیگ ن کی دو تہائی اکثریت کے ساتھ حکومت بننے کے بعد ہی حکومت JAAC کے نمائندوں سے بات چیت کرے گی۔ یہی نہیں انہوں نے مقبوضہ کشمیر کے تمام مسائل حل کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی۔

**بقیہ: روس سے بحر ھند تک براہ راست ریلوے لائن کا منصوبہ**

کوئی بھی راستہ موثر سمجھا جائے گا۔ اگر یہ ریلوے لاگو ہو جاتی ہے تو اس سے روس اور بھارت کے درمیان سامان کی نقل وحمل کو فروغ ملے گا۔ مشرق وسطیٰ کو نظرانداز کرتے ہوئے بھارت سے جڑنے کے لیے یہ متبادل راستہ خطے کے ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دے گا۔ یہ معاملہ ابھی زیر بحث ہے لیکن اگر اس پر عمل ہو گیا تو یہ روٹ بڑے تجارتی راستوں میں سے ایک بن جائے گا۔

☆☆☆

# آسنسول وارڈ 26 میں سابق وزیر ملئے گھٹک کی زیر سرپرستی کامیاب بلڈ ڈونیشن کیمپ

آسنسول:9/ اگست، (عوامی نیوز سروس): آسنسول شمال ریلپار بابو تالاب وارڈ 26 میں واقع جے میرج ہال میں سابق وزیر قانون ملئے گھٹک کی زیر سرپرستی ترنمول اقلیتی کمیٹی آسنسول نارتھ بلاک 2 کے بینر تلے ایک کامیاب بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد ہوا اس بلڈ ڈونیشن کیمپ میں 25 یونٹ خون عطیہ کئے گئے جسے آسنسول بلڈ بینک میں جمع کر دیا گیا اس کیمپ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں بردوان ضلع ترنمول اقلیتی سیل کے صدر محفوظ الحسن مونو بھائی آسنسول نارتھ بلاک اقلیتی کمیٹی کے صدر محمد افتخار نیر، آسنسول نارتھ بلاک ترنمول اقلیتی سیل کے نائب صدر شہادت حسین جوہری، منظور انصاری جھنو، وارڈ 28 وارڈ کمیٹی کے صدر تبریز عالم بابو، شہواز عالم راکی، سابق کاؤنسلر قصی عالیہ، فریدہ ناز، ایڈوکیٹ رضوان احمد، بلال خان، وارڈ صدر خالق خان، نوجوان ترنمول لیڈر ارباز ہاشمی پیش پیش سرگرم تھے علاوہ ازیں محمد اشراق، ڈاکٹر صابر حسین، ریاض راجو، محمد فرید، عمران خان، ضیاالدین گڈو، نزیر عالم بکی پروگرام میں سرگرم نظر آئے خون اندولن کے سربراہ و روح رواں پرویز دھر سمیت آسنسول ضلع اسپتال کے بلڈ بینک کے ڈاکٹروں پر مشتمل ٹیم خون عطیہ خدمات میں مامور تھی اس موقعے پر سابق وزیر ملئے گھٹک کو گلدستہ پیش کر کہ انکا والہانہ استقبال کیا گیا ملئے گھٹک نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے انتظامیہ کو کیمپ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور انکی خدمات کی پزیرائی کی انہوں نے کہا کہ اسوقت بلڈ بینک میں خون کی کمی ہے اسی طرح کے کیمپ شہر میں مختلف جگہوں پر مزید منعقد ہونی چاہیے تاکہ بلڈ کا اسٹاک مضبوط رہے اس موقعے پر انہوں نے کہا کہ جب تک مغربی بنگال ریاست میں ترنمول کانگریس حکومت میں برسر اقتدار تھی بلڈ بینک میں خون کے اسٹاک ہمیشہ مستحکم رہے بلڈ بینک میں خون کی کمی کبھی نہیں ہوئی تھی لیکن اب ریاست میں بھاجپا کی سرکار ہے جو صرف تین مہینے ہی ہوئی ہے بلڈ بینک میں خون کے اسٹاک کمزور حالت میں ہیں خون عطیہ کیمپ کا انعقاد جتنا ترنمول حکومت کے دور میں ہوا کرتا تھا اب کیمپ منعقد نہیں ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اج ہملوگ اقتدار میں نہیں ہیں اسکے باوجود ہملوگ انسانی خدمات میں پیش پیش ہیں جسکی مثال اجکے بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد ہے انہوں نے کہا کہ ترنمول کارکنان ہمیشہ سے عوام کے دکھ سکھ میں شانہ بشانہ رہتے ہیں ہم لوگوں کا نصب العین عوامی خدمات سے منسوب ہے ملئے گھٹک نے بھاجپا حکومت پر انگشت نمائی کرتے ہوئے کہا کہ اس حکومت میں ابھی چند دنوں قبل پڑوسی شہر میں ایک جگہ نابالغ کمسن بچوں کو خون عطیہ کرایا گیا جو بہت ہی افسوس کی بات ہے انہوں نے اپنے کارکنان کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمات کا موقع ہے عوام سے جٹے رہنے کے لئے اپنی عوامی خدمات کی سرگرمیوں کو ہمیشہ جاری رکھیں انہوں نے اپنے ہاتھوں سے خون عطیہ کرنے والوں کو سند پیش کی اور مبارکباد دیتے ہوئے انکے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

# ’این ایچ آر سی‘ کا دہلی حکومت کو نوٹس، ایپ پر مبنی کیب اور آٹو کے من مانی کرایوں پر 2 ہفتے میں رپورٹ طلب

نئی دہلی 9 اگست: قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے دہلی میں ایپ پر مبنی کیب اور آٹو رکشہ کی جانب سے من مانے اور زائد کرایوں کی وصولی کی شکایت کا نوٹس لیا ہے۔ کمیشن نے دہلی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 2 ہفتوں میں رپورٹ طلب کی ہے۔ این ایچ آر سی کے رکن پریانک کانونگو کی سربراہی والی بنچ نے دہلی حکومت کے محکمہ ٹرانسپورٹ کو یہ ہدایت جاری کی ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ شکایت میں عائد کیے گئے الزامات سنگین ہیں اور ان کی جانچ ضروری ہے۔

کمیشن کو 29 جولائی کو ایک شکایت موصول ہوئی تھی، جسے 4 اگست کو کمیشن کے سامنے پیش کیا گیا۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ دہلی میں چلنے والی ایپ پر مبنی آٹو اور کیب کمپنیاں حکومت کے طے کردہ کرایوں سے کہیں زیادہ رقم وصول کررہی ہیں۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ یہ کمپنیاں بغیر کسی شفافیت کے سرج پرائسنگ، پلیٹ فارم فیس، ڈیمانڈ چارجز اور دیگر قسم کے چارجز شامل کردیتی ہیں۔ دوسری طرف آٹو رکشہ ڈرائیور لازمی میٹر کا استعمال نہیں کررہے ہیں۔

شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ قوانین پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کا استحصال ہورہا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر معاشی طور پر کمزور طبقے پر پڑ رہا ہے۔ شکایت کنندہ نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کے طے کردہ کرایے پر عمل کیا جائے، میٹر کا صحیح استعمال ہو، کرایے کے حساب کتاب میں شفافیت آئے اور مسافروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ این ایچ آر سی نے تسلیم کیا کہ شکایت میں اٹھائے گئے معاملات پہلی نظر میں متاثرین کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی معلوم ہوتے ہیں۔

انسانی حقوق کے تحفظ کے ایکٹ 1993 کی دفعہ 12 کے تحت کمیشن نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ اسی ایکٹ کی دفعہ 13 کے تحت کمیشن کو سول کورٹ جیسی تحقیقاتی اختیارات حاصل ہیں۔ کمیشن نے محکمہ ٹرانسپورٹ کے سکریٹری اور کمشنر کو خط لکھ کر ہدایت دی ہے کہ شکایت میں عائد کیے گئے الزامات کی جانچ کرائی جائے اور 2 ہفتوں کے اندر ’ایکشن ٹیکن رپورٹ‘ کمیشن کو پیش کی جائے۔

# ’رپورٹ عام ہوتے ہی سامنے آجائیں گی بڑی خامیاں‘ گریٹ نکوبار پروجیکٹ پر جے رام رمیش کا بڑا دعویٰ

نئی دہلی 9 اگست: کانگریس کے راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے اتوار کو نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) سے اس اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کی رپورٹ کو عام کرنے کی اپیل کی، جسے ٹریبونل نے ’ماحولیاتی طور پر تباہ کن‘ گریٹ نیکوبار آئی لینڈ پروجیکٹ کو دی گئی ماحولیاتی منظوریوں کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دینے کا حکم دیا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ رپورٹ عام ہونے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ اس میں شدید خامیاں ہیں۔ رمیش نے امید ظاہر کی کہ مختلف ٹریبونل اور خاص طور پر این جی ٹی اپنی آواز اور اختیارات دوبارہ حاصل کریں گے اور اپنی قانونی ذمہ داریوں پر ان کی روح کے مطابق عمل کریں گے۔ کانگریس لیڈر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”لوک سبھا میں کل ٹریبونل ریفارمز بل، 2026 پر بحث ہونے والی ہے۔ یہ بل گزشتہ برسوں کے دوران تشکیل دیے گئے 16 نیم عدالتی ٹریبونلز

کے لیے ایک نئی سمت طے کرسکتا ہے۔ ان میں انتہائی اہم نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) بھی شامل ہے، جس کا قیام اکتوبر 2010 میں پارلیمنٹ کے ایک قانون کے تحت عمل میں آیا تھا۔“ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ”اس بل کا مقصد 19 نومبر 2025 کے تاریخی ’مدراس بار ایسوسی ایشن‘ فیصلے میں دی گئی سپریم کورٹ کی ہدایات کو نافذ کرنا ہے۔ اس فیصلے میں ٹریبونل ریفارمز ایکٹ، 2021 کی اہم دفعات کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا اور تقرریوں کے

لیے ایک آزاد نیشنل ٹریبونل کمیشن تشکیل دینے کا حکم دیا گیا تھا۔“ اپنی ’ایکس‘ پوسٹ میں جے رام رمیش لکھتے ہیں کہ ”چونکہ ایک آزاد این جی ٹی کا وجود ہی داؤ پر لگا ہوا تھا، اس لیے میں بھی سپریم کورٹ میں 2021 کے قانون کو چیلنج کرنے والوں میں شامل تھا۔ اس سے پہلے میں نے فنانس ایکٹ، 2017 کی ان دفعات کو بھی چیلنج کیا تھا جن کے ذریعے ٹریبونل کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ان میں ترمیمات کو منی بل کا حصہ قرار دینے کا راستہ

اختیار کیا گیا تھا، تاکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں، خاص طور پر راجیہ سبھا میں ان کی مکمل اور مناسب قانون سازی کی جانچ سے بچا جا سکے۔“ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ”وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی مرکزی حکومت کی طرف سے مدلل تنقید اور عدالت کے پچھلے فیصلوں پر توجہ نہ دیے جانے کی وجہ سے کافی نقصان ہو چکا ہے۔“ کانگریس کے جنرل سکریٹری اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ این جی ٹی بنیادی نشانہ تھا کیونکہ مودی حکومت کو اس کا کام کاج ’تکلیف دہ‘ لگ رہا تھا۔ حکومت نے 2021 کے قانون کا سپریم کورٹ تک پوری مضبوطی سے دفاع کیا، لیکن اب وہ انہی کئی اصلاحات کو نافذ کرنے پر مجبور ہوئی ہے، جن کی اس نے سخت مخالفت کی تھی اور جن کی شدید ضرورت تھی۔“ ان کے مطابق آخر کار تصادم کی جگہ مفاہمت نے لے لی ہے۔

# گجرات میں ’چاندی پورہ‘ وائرس کی تشویشناک صورتحال، 39 کیسز کی تصدیق، اموات کی تعداد بڑھ کر 23 ہوگئی

گجرات 9 اگست: گجرات میں ’چاندی پورہ‘ وائرس کو لے کر تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ ریاستی محکمہ ؟ صحت کی جانب سے ہفتہ کو جاری کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق 30 جون سے 8 اگست تک چاندی پورہ وائرس کے 217 مشتبہ کیسز سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے 39 کیسز کی تصدیق ہوچکی ہے، جبکہ تصدیق شدہ کیسز میں 23 مریضوں کی موت درج کی گئی ہے۔ محکمہ ؟ صحت کے مطابق مشتبہ معاملات کے زیادہ تر نمونوں کی لیبارٹری جانچ مکمل ہو چکی ہے۔ 217 میں سے 208 نمونوں کی رپورٹ موصول ہوچکی ہے جبکہ 9 نمونوں کی جانچ رپورٹ آنا باقی ہے۔

ریاست میں نگرانی اور جانچ کی مہم تیز کیے جانے کے بعد کیسز کی تعداد میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ اس سے قبل 14 جولائی کو محکمہ ؟ صحت نے 27 مشتبہ کیسز کی جانکاری دی تھی۔ اس وقت 7 کیسز میں انفیکشن کی تصدیق ہوئی تھی، 12 رپورٹس نگیٹو آئی تھیں اور 8 رپورٹس کا انتظار تھا۔ اس مرحلے میں وائرس سے متاثرہ 3 بچوں کی موت ہوئی تھی۔

اس وبا کے حوالے سے سب سے پہلے پنچ محل ضلع سے معاملہ سامنے آیا تھا، جہاں گودھرا تعلقہ کے 2 گاؤں کے 2 چھوٹے بچوں کی وائرس سے متاثر ہونے کے بعد موت ہوگئی تھی۔ ان کیسز کے سامنے آنے کے بعد محکمہ ؟ صحت نے متاثرہ علاقوں میں گھر گھر سروے اور کیڑے مار ادویات کے چھڑکاؤ کی مہم تیز کر دی تھی۔ افسران کے مطابق پنچ محل ضلع میں سینکڑوں ہیلتھ ورکرز کی ٹیموں کو لوگوں کی جانچ اور نمونے جمع کرنے کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔

جولائی کے وسط تک انفیکشن کے مشتبہ کیسز میں مزید اضافہ ہوا اور ریاست کے کئی اضلاع سے کیسز سامنے آنے لگے۔ ماہرین کے مطابق ’چاندی پورہ‘ وائرس بنیادی طور پر سینڈ فلائی (ریتیلی مکھی) کے ذریعے پھیلتا ہے اور خاص طور پر بچوں میں شدید انسیفلائٹس سنڈروم کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ بیماری تیزی سے سنگین شکل اختیار کرسکتی ہے، اس لیے وقت پر تشخیص اور علاج انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ اگست کے پہلے ہفتے میں جاری ہونے والی ایک بریفنگ میں 184 مشتبہ کیسز، 35 تصدیق شدہ کیسز اور 22 اموات کی معلومات دی گئی تھی۔ تازہ ترین اعداد و شمار میں مشتبہ اور تصدیق شدہ کیسز کے ساتھ ساتھ مرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ درج کیا گیا ہے۔ محکمہ ؟ صحت نے کہا کہ ریاست بھر میں نگرانی، جانچ اور نمونوں کے ٹیسٹ کا عمل مسلسل جاری ہے۔ اب سب کی نظریں ان 9 زیر التوا رپورٹس پر ہیں جن سے یہ واضح ہوگا کہ مشتبہ کیسز میں مزید کتنے انفیکشن کی تصدیق ہوتی ہے۔

# حد بندی بل پر اکالی دل حکومت کے ساتھ

نئی دہلی 9 اگست: قیاس آرائیاں عروج پر ہیں کہ حکومت اس مدت کے دوران خواتین کے ریزرویشن اور حد بندی سے متعلق آئینی ترمیمی بل پیش اور منظور کرسکتی ہے۔ شرومنی اکالی دل نے خواتین کے ریزرویشن اور حد بندی بل پر مرکزی حکومت کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ دریں اثنا، پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے درمیان اس معاملے پر کافی گرما گرم بحث ہوئی ہے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ خواتین ریزرویشن بل 2023 میں متفقہ طور پر منظور کیا گیا تھا اور اسے غیر ضروری طور پر حد بندی سے جوڑنے کی کوشش نہیں ہونی چاہیے۔ مرکزی پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے خواتین ریزرویشن بل پر راہل گاندھی کے ذریعہ ایکس پر جاری کردہ ایک ویڈیو پیغام کو دوبارہ پوسٹ کر کے کانگریس لیڈر پر طنز کیا۔ انہوں نے کہا، "یہ کانگریس پارٹی کی طرف سے ایک مثبت پیغام لگتا ہے۔ خواتین کے بارے میں راہل گاندھی کے موقف میں واضح تبدیلی آئی ہے۔ اب مجھے امید ہے کہ کانگریس پارٹی خواتین ریزرویشن بل کی غیر مشروط حمایت کرے

گی۔ "اس پر راہل گاندھی نے کہا کہ بطور وزیر پارلیمانی امور یہ آپ سے بہتر کون جانتا ہے؟ خواتین ریزرویشن بل 2023 میں کانگریس کی مکمل حمایت کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کیا گیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ تین سال گزرنے کے بعد بھی اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا اور اب آپ اسے غیر ضروری طور پر حد بندی سے کیوں جوڑنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ”بغیر کسی شرط کے 2023 کے قانون کو لاگو کریں۔“ دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ بحث ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حکومت آئینی ترمیم اور خواتین سے متعلق ترمیمی بلوں پر اپوزیشن کے ساتھ اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دوسری طرف اکالی دل کے سربراہ سکھبیر سنگھ بادل کی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کے بعد یہ بیان بازی تیز ہوگئی کہ ان کی پارٹی ایوان میں حد بندی بل پر حکومت کی حمایت کرسکتی ہے۔ اب، انہوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اکالی دل حکومت ہند کی طرف سے پارلیمنٹ میں پیش کی گئی قرارداد کی حمایت کرتا ہے، جس میں تمام ریاستوں کی نشستوں میں یکساں 50 فیصد اضافہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ

پارٹی اس بات پر زور دیتی ہے کہ خواتین کے لیے ریزرویشن اور حد بندی سے متعلق بلوں کو فوری طور پر منظور کیا جائے۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے مرکزی حکومت کے مجوزہ حد بندی بل 2026 پر تبادلہ خیال کے لیے تمل ناڈو کے اراکین پارلیمنٹ کی میٹنگ بلائی جس میں ریاست کے تمام لوک سبھا اور راجیہ سبھا ممبران کو مدعو کیا گیا تھا۔ تمل ناڈو کے کل 57 ممبران پارلیمنٹ ہیں جن میں لوک سبھا میں 39 اور راجیہ سبھا میں 18 شامل ہیں۔ ان میں سے صرف 19 ممبران پارلیمنٹ نے سی ایم وجے کی میٹنگ میں شرکت کی۔ ڈی ایم کے اور اے آئی اے ڈی ایم کے نے اس بحث کو ڈرامہ قرار دیتے ہوئے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ لوک سبھا کی کاروباری فہرست کے مطابق، چار بل پیر یعنی 10 اگست کو پیش کیے جائیں گے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کیرالہ کا نام تبدیل کرنے کا بل پیش کریں گے۔ وزیر داخلہ نیشنل کوآپریٹو ڈیولپمنٹ کارپوریشن ترمیمی بل بھی پیش کریں گے اور دو دیگر بل بھی پیش کیے جائیں گے۔

☆☆

## بین الاقوامی

# چین میں سمندری طوفان ’ڈولفن‘ کی دستک، 1400 پروازیں منسوخ، لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا حکم

چین 9 اگست: چین کے گنجان آباد مشرقی ساحل پر اتوار کے روز سمندری طوفان ’ڈولفن‘ کی آمد کے خدشے کے پیش نظر تقریباً 1400 پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے اور حکام نے اعلیٰ ترین سطح کا الرٹ جاری کیا ہے۔ سرکاری براڈ کاسٹر ’چائنا سنٹرل ٹیلی ویژن‘ (سی سی ٹی وی) کے مطابق اتوار کو شنگھائی آنے اور جانے والی تقریباً 1400 پروازیں منسوخ کی گئیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قریبی صوبے جھجیانگ میں واقع ہانگجھو ہوائی اڈے سے بھی آنے اور جانے والی 270 پروازیں منسوخ کردی گئیں۔

طوفان ’ڈولفن‘ کی وجہ سے گزشتہ دنوں جاپان کے اوکی ناوا میں شدید بارش ہوئی تھی۔ اتوار کی رات یا پیر کی صبح جھجیانگ یا اس کے پڑوسی صوبے فوجیان سے ٹکرانے کا امکان ہے۔ حکومت کے مطابق اوکی ناوا میں 7 افراد کو معمولی چوٹیں آئیں، جن میں 100 سال سے زائد عمر کا ایک بوڑھا شخص بھی شامل ہے، جو تیز ہواؤں کی زد میں آکر زمین پر گر گیا اور اس کا سر پھٹ گیا۔ علاقائی یوٹیلیٹی اوکی ناوا الیکٹرک پاور کے مطابق اتوار کی دوپہر تک اوکی ناوا کے 5290 گھروں میں بجلی غائب تھی۔ تائیوان میں اتوار کے روز طوفان کی وجہ سے جزیرے کے شمال میں شدید بارشیں اور تیز ہوائیں چلیں، جس کے نتیجے میں درجنوں فیری سروسز روک دی گئیں اور 180 سے زائد پروازیں منسوخ کردی گئیں۔

چین کے نیشنل میٹرولوجیکل سنٹر (این ایم سی) نے اتوار کی صبح ’ریڈ ٹائفون الرٹ‘ جاری کیا، جس میں وسطی اور مشرقی جھجیانگ کے کچھ علاقوں میں انتہائی شدید اور موسلا دھار بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ ریڈ ٹائفون الرٹ طوفان کی سب سے سنگین ترین وارننگ ہے۔ این ایم سی نے کہا کہ شنگھائی، فوجیان، انہوئی اور جیانگ سو صوبوں کے کچھ حصوں میں پیر کی دوپہر تک بھاری بارش کا بھی امکان ہے۔ ’ڈولفن‘ کے زمین سے ٹکرانے کے بعد اس کے کمزور ہونے کی توقع ہے اور یہ مشرقی چین میں شمال مغربی سمت کی طرف آگے بڑھے گا۔

نیوز ایجنسی ’سنہوا‘ نے بتایا کہ فوجیان میں طوفان کی آمد سے قبل ہفتے کی شام کو تقریباً 99000 لوگوں کو خطرے والے علاقوں سے دوسری جگہ منتقل کیا گیا تھا۔ جھجیانگ اور فوجیان میں 200 سے زائد فیری روٹ پر سروسز روک دی گئی ہیں۔ جمعہ کی صبح تک 474 تعمیری جہازوں کو بندرگاہ پر واپس بلا لیا گیا تھا، جبکہ آف شور پروجیکٹس پر کام روک دیا گیا تھا۔ مسافروں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے اتوار کو متاثرہ علاقوں میں کچھ ٹرین سروسز بھی معطل کر دی گئیں۔ چین میں سمندری طوفان ’ڈولفن‘ کے آنے سے 2 ہفتے قبل جنوبی صوبے گوانگ ڈونگ میں ’نول‘ آیا تھا، جسے اس وقت حکام نے رواں سال چین میں آنے والا سب سے طاقتور طوفان قرار دیا تھا۔ چین پہنچنے سے قبل فلپائن میں سمندری طوفان ’نول‘ کی وجہ سے 3 افراد ہلاک ہوگئے تھے اور سینکڑوں گھروں کو نقصان پہنچا تھا۔

# جنگ کے بعد پہلی بار نظر آئے مجتبیٰ خامنہ ای! 12 سیکنڈ کی ویڈیو میں لوگوں سے بات کرتے دکھائی دیے سپریم لیڈر

ایران 9 اگست: ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کی صحت کے حوالے سے گزشتہ کچھ دنوں سے مختلف نوعیت کی گفتگو ہو رہی تھی۔ اب ایک ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد خبروں نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا تھا کہ مجتبیٰ خامنہ ای کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہاں تک کہا گیا تھا کہ اگر ان کی موت کی خبر سامنے آتی ہے، تو حیرانی کی بات نہیں ہے۔ اس دعوے کے بعد ایران کے سپریم لیڈر کی صحت سے متعلق دنیا بھر میں بحث تیز ہوگئی تھی۔ حالانکہ ایران کی جانب سے اس دعوے کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی تھی۔

اسی درمیان ایران کی ’مہر نیوز ایجنسی‘ نے مجتبیٰ خامنہ ای کی ایک ویڈیو جاری کی ہے۔ ویڈیو سامنے آتے ہی ان خبروں پر سوال اٹھنے لگے ہیں، جن میں ان کی حالت انتہائی نازک بتائی جا رہی تھی۔ ویڈیو میں مجتبیٰ خامنہ ای لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ ویڈیو ان کی خراب صحت کو لے کر سامنے آنے والی خبروں کا جواب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس پورے معاملے میں ایک پیچیدگی اب بھی برقرار ہے۔ مہر نیوز ایجنسی نے یہ وضاحت نہیں کی ہے کہ ویڈیو کب کی ہے۔

سامنے آنے والی 12 سیکنڈ کی ویڈیو میں مجتبیٰ خامنہ ای نظر تو آرہے ہیں، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی موجودہ حالت کیسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنگین بیماری کی خبروں کے بعد سامنے آنے والی یہ ویڈیو بھی کئی سوالوں کا جواب دینے کے بجائے کچھ نئے سوالات کھڑے کر رہی ہے۔ کچھ وقت پہلے ڈونالڈ ٹرمپ نے بتایا تھا کہ فوجی کارروائی کے بعد مجتبیٰ خامنہ ای تقریباً 90 فیصد تک متاثر ہوئے تھے، اور کام کرنے سے قاصر تھے۔ ایسے میں یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ حالات کے پیش نظر امریکہ کی اگلی حکمت عملی کیا ہوگی۔

دراصل مجتبیٰ خامنہ ای طویل عرصے سے عوامی طور پر نظر نہیں آئے ہیں۔ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل حملے میں اپنے والد آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت کے بعد مجتبیٰ خامنہ ای نے ایران کے سپریم لیڈر کی ذمہ داری سنبھالی تھی۔ اس کے بعد سے ان کی عوامی موجودگی انتہائی محدود رہی ہے اور ان کی جانب سے بنیادی طور پر صرف تحریری بیانات ہی سامنے آئے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی صحت کے حوالے سے مسلسل قیاس آرائیاں کی جاتی رہی ہیں۔ پہلے ایسی رپورٹس بھی سامنے آئی تھیں کہ امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے دوران مجتبیٰ خامنہ ای زخمی ہوئے تھے۔ کچھ رپورٹوں میں ان کے زخموں کو سنگین بتایا گیا، ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا کہ ان کے چہرے پر شدید چوٹ لگی تھی، جس کے بعد وہ سامنے نہیں آرہے ہیں۔

# مغربی کناڈا میں تیزی سے پھیل رہی ہے جنگل کی آگ، 20 ہزار سے زائد افراد گھر چھوڑنے پر مجبور

کولمبیا 9 اگست: مغربی کناڈا میں جنگل کی آگ تیزی سے پھیل رہی ہے۔ آگ اتنی ہولناک ہے کہ یہ برٹش کولمبیا کی اوکاناگن جھیل کے کنارے آباد شہروں کی طرف بڑھ رہی ہے، گھروں اور عمارتوں کو تباہ کر رہی ہے۔ اس وجہ سے 20,000 سے زیادہ لوگوں کو راتوں رات اپنے گھر چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔ سمر لینڈ کی پوری کمیونٹی کو علاقہ خالی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں تقریباً 12,000 لوگ رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پیچلینڈ اور اس کے آس پاس کے تقریباً 8,000 لوگوں کو بھی علاقہ خالی کرنے کا حکم دیا گیا۔ حکام اب تک یہ معلوم نہیں کرسکے ہیں کہ اس آگ میں کتنے گھروں کو نقصان پہنچا۔

بالڈ رینج جنگل کی آگ کی خبر سب سے پہلے جمعہ کی شام کو ملی تھی، لیکن کچھ ہی گھنٹوں میں یہ تقریباً 50 مربع کلومیٹر (19 مربع میل) تک پھیل گئی۔ فالڈر کی چھوٹی کمیونٹی بھی اس ہولناک آگ کی زد میں آگئی ہے اور یہ سمر لینڈ تک تقریباً 15 کلومیٹر (9 میل) کے راستے تک پھیلی ہے۔ اوکاناگن-سمیلکامین علاقائی ضلع کے ہنگامی خدمات کے افسر ایرک تھامسن نے اسے اس علاقے کی سب سے تیزی سے پھیلنے اور بڑھنے والی جنگل کی آگ میں سے ایک قرار دیا۔ تھامسن کو ایمرجنسی آپریشن سنٹر چھوڑنا پڑا اور اپنے خاندان کو وہاں سے نکالنا پڑا۔ انہوں نے ہفتے کی صبح اپنی گاڑی سے پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں کہا کہ ”مجھے ای او سی چھوڑ کر اپنے خاندان کو اس علاقے سے ریسکیو کرنے کے لیے آنا پڑا۔ ہم جنوب کی طرف جا رہے ہیں۔“ قابل ذکر ہے کہ کناڈا نے حالیہ برسوں میں جنگل کی آگ کے بڑھتے ہوئے خطرناک موسم کا سامنا کیا ہے۔ اس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر لوگوں کو نکالنا پڑا اور کناڈا اور امریکہ کے بڑے حصوں میں بار بار دھواں پھیل رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ویڈیوز میں کئی گھر جلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، جبکہ لوگ دونوں طرف آگ کے شعلوں سے خود کو بچاتے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ ایک گھر کی مالکن کیری گولڈ اور ان کے شوہر مائیک ایلسنگا قریبی پہاڑوں سے آگے آگ کے شعلے پھیلتے دیکھ کر رات تقریباً 30:12 بجے بھاگ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ”یہ خوفناک ہے۔ یہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔“

# ایک ملک پر حملہ تینوں ممالک پر حملہ نہیں ہے: ترکی

ترکی 9 اگست: ترکی کے تازہ بیان نے سعودی عرب اور پاکستان کے ساتھ اس کے نئے دفاعی معاہدے پر سوالات اٹھا دیے ہیں۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے ہفتے کے روز کہا کہ سعودی عرب، پاکستان اور ترکی کے درمیان دفاعی معاہدہ ایران یا کسی دوسرے ملک کے خلاف نہیں ہے۔ انہوں نے اس معاہدے کو علاقائی استحکام کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا لیکن ساتھ ہی یہ اشارہ بھی دیا کہ ایک ملک پر حملہ تینوں پر حملہ نہیں ہے۔ ان کا یہ بیان سعودی عرب کے لیے ایک جھٹکے کے طور پر سامنے آیا، کیونکہ ایران نے حالیہ جنگ میں اس کے خلاف متعدد میزائل داغے ہیں۔ ایران نے دعویٰ کیا کہ وہ خلیجی ممالک میں امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔

سعودی ولی عہد محمد بن سلمان، ترک صدر رجب طیب اردغان اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے جمعہ کو سعودی عرب کے مقدس شہر مکہ میں معاہدے پر دستخط کیے۔ اس کے مطابق ایک پر حملہ تینوں پر حملہ تصور کیا جائے گا لیکن بعد میں ترکی کے وزیر نے اس معاہدے کے برعکس جواب دیا۔ "مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ" تیل کی دولت سے مالا مال سعودی عرب اور جوہری ہتھیاروں سے لیس پاکستان کے ساتھ ساتھ ترکی کو بھی اکٹھا کرتا ہے، جس کے پاس نیٹو کی دوسری بڑی فوج اور تیزی سے ترقی کرتی دفاعی صنعت ہے۔ خیال کیا جا رہا تھا کہ اس معاہدے سے سعودی عرب کو ایران میں جنگ سے لاحق خطرات کے پیش نظر مدد ملے گی۔ تین سنی مسلم ممالک کے اس اتحاد کو ”اسلامی نیٹو“ بھی کہا جا رہا ہے۔

لیکن اب ترکی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی اناد ولو ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے ترکی کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے کہا کہ تینوں ممالک کسی مخصوص ریاست کو اس وقت تک دشمن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ ان کے خلاف معاندانہ کارروائی نہ کریں۔ فیدان نے کہا، "ہمارے پاس تحریری طور پر ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس پر ہم نے دستخط کیے ہوں جو مشترکہ خطرے کی وضاحت کرتا ہو۔ کوئی بھی ملک جو ہم پر حملہ نہیں کرتا وہ ہمارے لیے ہدف نہیں ہے۔ ترکی کے وزیر نے باہمی دفاع سے متعلق معاہدے کی شق کو تکنیکی طور پر نیٹو کے آرٹیکل 5 سے مماثلت قرار دیا جس کے تحت 32 ارکان میں سے کسی ایک پر حملہ سب پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ پھر کب ایک پر حملہ سب پر حملہ تصور کیا جائے گا؟ فیدان نے وضاحت کی کہ ایک رکن کو باضابطہ طور پر مدد کی درخواست کرنی چاہیے، اور دیگر دو ممالک کی مدد انٹیلی جنس شیئرنگ سے لے کر لاجسٹک سپورٹ تک، یا خطرے کے لحاظ سے فوجی دستوں کی تعیناتی تک ہو سکتی ہے۔ فیدان نے وضاحت کی کہ یہ کثیر الجہتی معاملات ہیں جو خطرے کے پیمانے کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ ترکی کے وزیر نے کہا کہ دیگر ممالک نے بھی معاہدے میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا تاہم انہوں نے کہا کہ اگلے مرحلے میں مصر کی شمولیت متوقع ہے۔

# کاکروچ (Cockroach) بھی یاد رکھا جائے گا...!!

سرفراز عالم

انسان کے اندر انسانیت کا ضمیر ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حالات کے تھپیڑے اسے بھلا دیتے ہیں، لیکن جب پریشانی آتی ہے تو انسانی ضمیر جاگ اٹھتا ہے۔ انسانی دوستی اور بھائی چارہ تڑپ اٹھتا ہے۔ ساری نفرتیں دم توڑ دیتی ہیں، اور جب ملک کے نوجوان سڑک پر نکل پڑتے ہیں تو ہواؤں کا رخ موڑ دیتے ہیں۔

انسانیت کے دشمن شیطانی طاقتوں نے ہمیشہ سے انسانیت کے خلاف سازشیں رچی ہیں۔ بظاہر اپنی گہری چال میں کامیاب بھی ہوئی ہیں لیکن جب ظالموں کی ان سازشوں سے انسانیت پریشان ہوتی ہے تب اللہ تعالیٰ ان سے بھی زیادہ لطیف اور خطرناک چال چلتا ہے۔

آل عمران کی آیت 54 میں اس کا اشارہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی خفیہ تدبیر سے حق کی حفاظت کی ہے۔ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

آل عمران 54

ترجمہ: "اب انہوں نے بھی چالیں چلیں اور اللہ نے بھی چال چلی اور اللہ تعالیٰ بہترین چال چلنے والا ہے"۔ اللہ تعالیٰ کی چال بظاہر یہ سمجھ میں آئی کہ ایک بڑے جج نے کچھ غلط کہا، ردعمل میں Virtually CJP بن گیا، بغیر کسی اندازہ کے جنتر منتر پر بھیڑ اکٹھی ہوئی اور پھر کچھ دنوں کے بعد سرکار کو جھکنا پڑا۔ تاریخ گواہ ہے کہ کسی بھی فرد یا قوم کا عروج و زوال اکثر اسی طرح کے چھوٹے موٹے حادثات سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نمرود جیسے متکبر اور جبار بادشاہ کو عذاب دینے کے لیے ایک انتہائی کمزور اور حقیر مچھر کو ذریعہ بنایا۔ اللہ نے بظاہر ایک معمولی سی مخلوق بنام کاکروچ (Virtual Cockroach) کے ذریعہ نوجوانوں کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگا کر کہا اٹھو اور ظلم کے خلاف اپنی آواز بلند کرو۔ یہ آواز پوری دنیا میں سنی گئی، ساتھ ہی کامیاب ہو کر آئندہ اٹھنے والی تحریک کے لئے مشعل بھی راہ بنی۔

مئی 2026 کو نیٹ پیپر لیک NEET Paper Leak سے پریشان ہو کر جب ملک کے نونہالوں نے آواز بلند کیا تو 15 مئی 2026 کو چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت نے ایک سماعت کے دوران کچھ بے روزگار نوجوانوں اور سماجی کارکنوں کو Cockroach کہہ کر مخاطب کیا اور "کاکروچ کو معاشرے پر بوجھ" قرار دیا۔ اسی کے جواب میں 16 مئی کو سات سمندر پار بیٹھا Abhijit Dipke نے طنزیہ طور پر "CJP"

نام کی ایک Virtual Party کی بنیاد رکھی۔ توقع کے خلاف سوشل میڈیا پر جنگل کی آگ کی طرح پھیل کر یہ ایک تحریک کی شکل میں 6 جون 2026 کو دہلی کے جنتر منتر پہنچ گئی۔ 20 جون کو اپنی مانگوں کے ساتھ پارلیمنٹ مارچ کیا گیا جس میں بغیر ڈرے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے حصہ لیا۔ پولس نے خوب لاٹھیاں برسائیں۔ اسی سے تحریک پاکر راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے گھر کا گھیراؤ کیا اور پولیس کے ظلم کو برداشت کیا۔ بالآخر 25 جون کو وزیر تعلیم Dharmendra Pradhan کو استعفیٰ دینا پڑا۔ یہ مہم GenZ نے شروع کی تھی جو آگے چل تمام انصاف پسند ہندوستانیوں کی تحریک بن گئی۔ یہ تحریک پچھلی تمام تحریکوں سے کتنا مختلف رہی، آئیے سب سے پہلے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

سنہ 1974ء کا جے پی (JP Movement) آندولن ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، حکومتی بدعنوانی اور آمریت کے خلاف اٹھائی گئی تھی۔ 5 جون 1974ء کو پٹنہ کے گاندھی میدان میں ایک تاریخی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جے پی نے اسے محض حکومت کے خلاف نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر انقلاب قرار دیا۔ تحریک کے دباؤ میں آکر 25 جون 1975ء کو ملک میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی اور جے پی سمیت تمام بڑے اپوزیشن رہنما قید کر لیے گئے۔ 1977ء میں جب ایمرجنسی کے بعد انتخابات ہوئے، تو اسی تحریک کے نتیجے میں تمام اپوزیشن جماعتیں متحد ہوئیں اور جنتا پارٹی برسرِ اقتدار آئی۔ بھارت کی تاریخ میں پہلی بار مرکز میں کانگریس کے علاوہ کسی دوسری جماعت کی حکومت بنی۔

دوسرا سب سے بڑا عوامی اندولن Anna Hazare کی نمائندگی میں سنہ 2011ء میں "انڈیا اگینسٹ کرپشن" (India Against Corruption) تحریک کی صورت میں ہوا۔ اس وقت کی (UPA) حکومت کے دور میں 2G سپیکٹرم اور کامن ویلتھ گیمز گھوٹالہ ہوا تھا۔ حکومت میں اعلی سطح پر بدعنوانی کو روکنے کے لیے ایک مضبوط اور خود مختار احتسابی ادارے "جن لوک پال" (Jan Lokpal) کا قیام۔ اس اندولن کے نتیجے میں عام آدمی پارٹی (AAP) وجود میں آئی، جس نے بعد میں دہلی میں حکومت بنائی۔ نیز، اس عوامی غصے نے 2014ء کے عام انتخابات میں مرکزی حکومت کی تبدیلی میں اہم کردار ادا کیا۔ تیسرا بڑا آندولن سنہ 2012ء میں دہلی میں ہونے والے ہولناک Nirbhaya Gang Rape کے خلاف پورے ملک کے نوجوان سڑکوں پر نکل آئے۔ اس عوامی دباؤ کے نتیجے میں حکومت کو عصمت دری کے خلاف قوانین کو انتہائی سخت بنانا پڑا۔ چوتھا بڑا آندولن سنہ (2019-20) میں شہریت کے ترمیمی قانون (CAA) کے خلاف ملک گیر احتجاج

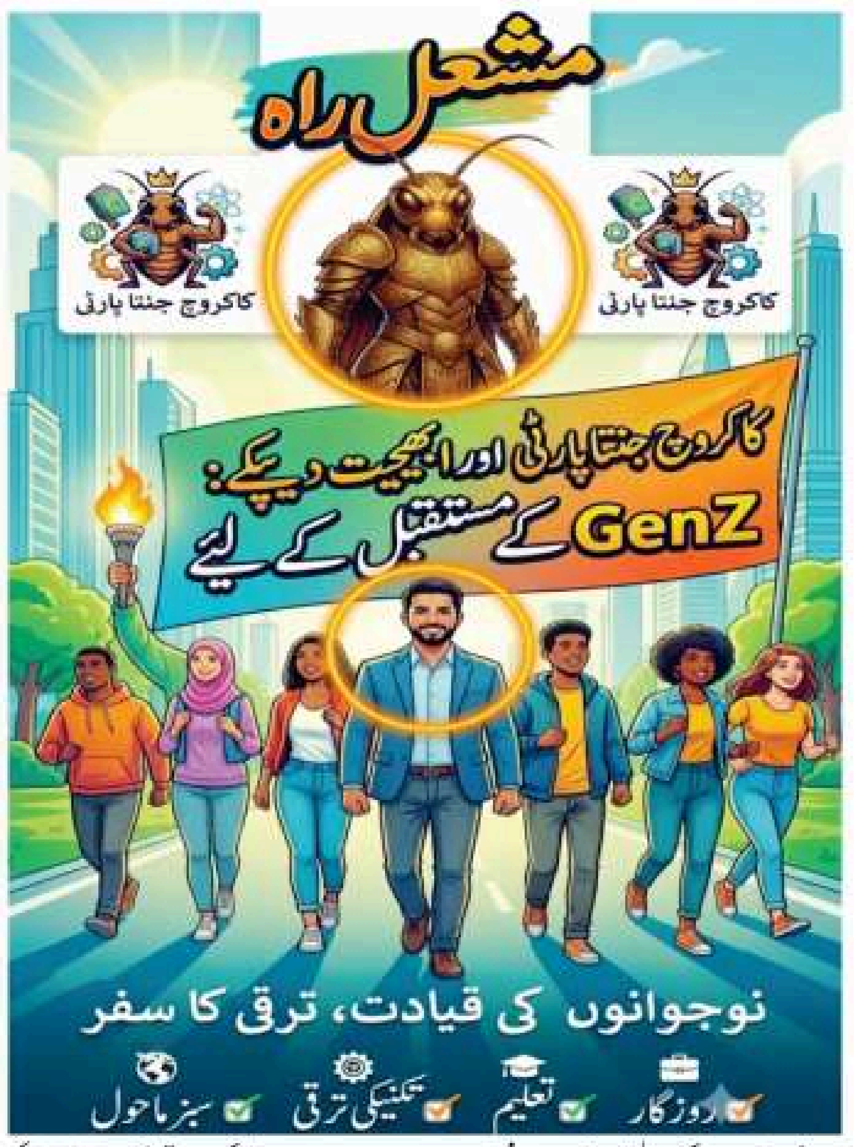


ہوا، جس کا اہم مرکز دہلی کا شاہین باغ بنا اور تقریباً ہر شہر میں شاہین باغ کا منظر دیکھنے کو ملا۔ اس میں بڑے پیمانے پر خواتین اور طلبہ نے حصہ لیا۔ حالانکہ اس کا کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا۔ پانچواں بڑا آندولن Kisan Andolan (2020-2021) حکومت کے تین نئے زرعی قوانین کے خلاف بھارت کی تاریخ کا طویل ترین اور سب سے منظم کسان احتجاج ہوا۔ پنجاب، ہریانہ اور یوپی کے لاکھوں کسانوں نے ایک سال سے زائد عرصے تک دہلی کی سرحدوں کا گھیراؤ کیا، جس کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کو ان قوانین کو واپس لینے کا اعلان کرنا پڑا۔

اب ہم کاکروچ تحریک CJP کی کامیابی اور نمایاں خصوصیات کا جائزہ لیں گے۔ (1) موجودہ ہندوستان کی یہ پہلی تحریک تھی جس کی بنیاد سوشل میڈیا پر رکھی گئی اور اسی کی مدد سے کامیاب بھی ہوئی۔ اس طرح (It was the first Social Media Protest in modern India)۔ Virtual سے Real بنی اس تحریک نے سوشل میڈیا کی طاقت کو ثابت کیا اور سرکار کو جھکنے پر مجبور کردیا۔

(2) دوسری بات یہ کہ شاید پہلی بار کسی تحریک میں طلباء اور طالبات نے مل کر خراب تعلیمی سسٹم کے خلاف میدان میں اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ لڑکیوں نے آخری کوشش کرتے ہوئے لڑکوں کی طرح ہی سرکاری لاٹھیاں کھائیں۔ ان کے ساتھ بدتمیزی کی گئی۔ لڑکیوں نے بھی کھل کر تحریک کی حوصلہ افزائی کی۔ Gen Z کے والدین نے بھی ان نوجوانوں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔ چھوٹے بچے بچیوں کا جوش تو دیکھنے کے لائق تھا۔

(3) تیسری بڑی خوبی یہ رہی کہ اس تحریک کے منچ پر لگ بھگ ہر سیاسی جماعت کے بڑے چہروں نے حاضری دی لیکن کسی نے اس تحریک کو اچکنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کسی کو اس کا موقع دیا گیا۔ راہل گاندھی نے بھی بڑی حکمت عملی سے ان کی حمایت کی۔

(4) چوتھی بات یہ ہوئی کہ اس تحریک کو سماج کے ہر طبقے کا ساتھ ملا۔ وکیل، ایماندار صحافی، ان گنت یوٹیوبر، فلمی کلاکار، عام جنتا، بوڑھے بزرگ، امیر غریب سبھی نے آواز سے آواز ملا کر دنیا کی سب سے بڑی پارٹی والی سرکار کی چولیں ہلا دیں۔ (5) پانچویں بات یہ کہ گودی میڈیا کو چھوڑ کر تمام میڈیا ہاؤس نے تحریک کو بھرپور مشتہر کیا یہاں تک کہ درجنوں غیر ملکی میڈیا ہاؤس نے بھی اپنا اچھا رول نبھایا۔ سرکاری میڈیا سے ناراض صحافیوں نے اپنی زندگی کا ایک کامیاب مظاہرہ بخوبی کو کیا۔ مشہور تجربہ کار صحافی اجیت انجم کو کون بھلا سکتا ہے جو Ranchi دوسرا جنتر منتر میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ (6) چھٹی خوبی یہ رہی کہ تمام طرح کے اختلافات کو بھول کر ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی نے محبت کے ساتھ اپنی خدمات پیش کیں۔ جنید کو کون بھلا سکتا ہے جنہوں نے بغیر تھکے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ (7) ساتویں نئی بات یہ ہوئی کہ غیر ملکوں سے آن لائن کھانا بھیجنے کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ ان لوگوں کو مزید بھیجنے سے منع کرنا پڑا۔ گویا عوام بھی بالواسطہ تحریک کا حصہ بنے۔ کئی غریب چہروں کی صلاحیت ابھر کر سامنے آئی۔ (8) آٹھویں بات یہ کہ گودی میڈیا اور اندھ بھکتوں نے اس تحریک پر طرح طرح کے الزام لگائے۔ پاکستانی، بنگلہ دیشی اور بدیشی فنڈنگ تک کا الزام لگایا لیکن GenZ نے خود کو سچا ہندوستانی ثابت کردیا۔ (9) نویں اور نئی بات یہ تھی کہ پہلی بار مودی حکومت کے خلاف کسی احتجاج میں مودی اور بی جے پی کو ووٹ دینے والے متوسط اور اعلیٰ طبقے کے خاندانوں کے بچے خود اپنے والدین کے خلاف کھڑے ہوئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ یہ لڑائی کسی سیاسی نظریے (Ideology) کی نہیں تھی، بلکہ یہ بچوں کے کیریئر، نوکریوں اور مستقبل کا معاملہ تھا، جس پر نوجوان نسل اپنے والدین کی سیاسی پسند کی وجہ سے سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔ (10) دسویں خاص بات یہ کہ معروف سماجی کارکن اور مصلح سونم وانگچک نے تحریک کی حمایت میں جنتر منتر پر 26 روزہ طویل بھوک ہڑتال کی، جس سے یہ تحریک قومی اور بین الاقوامی سطح پر توجہ کا مرکز بنی۔ جب بھوک ٹوٹی تو انہوں اپنے خلاف اٹھی چند غلط فہمیوں کا اطمینان بخش جواب بھی دیا۔

(11) گیارہویں خصوصیت یہ ہے کہ اس تحریک کا کوئی ایک لیڈر نہیں ہے۔ یہ ایک Leaderless Party ہے۔ ہر Cockroach اس کا ایک لیڈر ہے۔ یہ بھی بار بار اعلان کیا جارہا ہے کہ یہ کوئی Political Party نہیں بنائیں گے جس کی کوشش سرکار کر رہی ہے۔ آخری مگر سب سے اہم بات وہ یہ کہ اس تحریک نے بغیر ڈر اور خوف کے موجودہ حکومت سے سوال پوچھنا سکھا دیا۔ پچھلے 14 سالوں سے ڈر کے سائے میں جی رہے عام ہندوستانی کو ان کی جمہوری طاقت کا احساس دلایا۔ ظالم حکمرانوں سے سوال کرنا سکھا دیا۔ نفرت کی دیوار گرادی اور نفرت کے ماحول کو ختم کر کے ہندوستان کو ایک پیارا گلدستہ بنا کر محبت کا پیغام دیا۔ ملک کے تعلیمی اور معاشی بحران پر از سر نو بحث چھیڑ دیا۔

اسی طرز پر محمد علی جوہر یونیورسٹی کو بچانے کی تحریک شروع ہو چکی ہے۔ پٹرول میں Ethenol-20 ملانے کے خلاف بھی بڑی تحریک کھڑی ہو سکتی ہے۔ بات یہاں تک ہو رہی ہے کہ امریکہ کا اچھوتا اب بھارت میں بیچا جائے گا۔ لوگوں کا اندازہ ہے کہ اب تو کئی مسائل کے خلاف تحریک شروع ہونے کا ایک سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ Ranchi میں بھی بڑے پیمانے پر مقابلہ جاتی امتحانات میں پرچہ لیک ہونے پر بھوک ہڑتال کے ساتھ تحریک کھڑی ہو چکی ہے۔ تحریک کی چنگاری بھڑک اٹھی ہے جو ٹھنڈی ہوتی نظر نہیں آرہی ہے۔ اب (Gen Alpha) کا احتجاج بھی شروع ہوا ہے جو بنیادی طور پر اتر پردیش (UP)، بہار اور راجستان کے سرکاری اسکولوں میں ہوئے ہیں۔ حالیہ دنوں میں اسکول کے بچوں کی طرف سے بنیادی سہولیات (جیسے صاف پانی، پنکھے اور بیت الخلا) کے لیے کیا جارہا ہے۔ اس طرح پہلی بار Social media کی طاقت ثابت ہو چکی ہے۔ 30 جولائی 26 کو باگی پور by election میں پرشانت کشور کی بڑی کامیابی پر ایک بڑا اثر ان تحریکوں کا بھی مانا جا رہا ہے۔ حالانکہ ان تحریکوں میں مسلمانوں کی براہ راست شمولیت نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں میں سے اچھے لوگوں کے ذریعہ اب تک ہماری حفاظت کرتا آرہا ہے۔ پھر بھی ہمیں باخبر رہنے کی اشد ضرورت ہے۔ جو قوم حالات سے بے خبر رہتی ہے وہ دھیرے دھیرے تباہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو بالعموم اور ہمارے اکابرین کو بالخصوص فراست اور ہمت عطا فرمائے اور امت مسلمہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اسی طرح کی تحریک چلانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین

# مسلمانوں کی معاشی پسماندگی کیسے دور ہوگی؟

ریاض فردوسی

معاشی استحکام کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی کی بنیاد ہوتا ہے۔ جو قوم معاشی طور پر مضبوط ہوتی ہے وہ تعلیم، صحت، صنعت، تجارت، سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی ترقی کرتی ہے۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کو جن مسائل کا سامنا ہے، ان میں معاشی پسماندگی ایک اہم مسئلہ ہے۔ بے روزگاری، غربت، تعلیم کی کمی، سرمایہ کی قلت، جدید ہنر سے دوری اور کاروباری مواقع سے فائدہ نہ اٹھانا اس پسماندگی کی نمایاں وجوہات ہیں۔ اگر مسلمان اپنی معاشی حالت بہتر بنانا چاہتے ہیں تو انہیں انفرادی، اجتماعی اور قومی سطح پر عملی اقدامات کرنا ہوں گے۔

معاشی پسماندگی کے اسباب!

1۔ تعلیم کی کمی۔

تعلیم ترقی کی پہلی سیڑھی ہے۔ بہت سے مسلمان جدید تعلیم، سائنسی علوم، ٹیکنالوجی اور پیشہ ورانہ مہارتوں سے محروم ہیں۔ اس وجہ سے وہ بہتر ملازمتیں حاصل نہیں کر پاتے اور معاشی ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

2۔ فنی اور پیشہ ورانہ مہارتوں کا فقدان!

آج کے دور میں صرف ڈگری کافی نہیں بلکہ عملی مہارت بھی ضروری ہے۔ کمپیوٹر، انجینئرنگ، میڈیکل، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور دیگر جدید شعبوں میں مہارت نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان اچھی آمدنی حاصل نہیں کر پاتے۔ 3۔ کاروباری شعور کی کمی! بہت سے مسلمان صرف سرکاری یا نجی ملازمت پر انحصار کرتے ہیں، جبکہ تجارت اور صنعت کی طرف کم توجہ دیتے ہیں۔ اسلام نے تجارت کو عزت والا پیشہ قرار دیا ہے، مگر اس میدان میں مناسب منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے معاشی ترقی محدود رہتی ہے۔

4۔ سرمایہ کی قلت!

چھوٹے کاروبار شروع کرنے کے لیے سرمایہ ضروری ہوتا ہے، لیکن بہت سے افراد مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ 5۔ اتحاد کا فقدان!

اگر مسلمان باہمی تعاون، سرمایہ کاری اور مشترکہ منصوبوں پر کام کریں تو بڑی معاشی کامیابیاں حاصل کرسکتے ہیں، لیکن اکثر انفرادی سوچ غالب رہتی ہے۔ 6۔ فضول خرچی! اسلام اعتدال اور بچت کی تعلیم دیتا ہے، مگر بعض لوگ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ غیر ضروری اخراجات پر خرچ کر دیتے ہیں، جس سے سرمایہ جمع نہیں ہو پاتا۔ معاشی پسماندگی دور کرنے کے طریقے! 1۔ تعلیم کو فروغ دینا۔

معاشی ترقی کے لیے جدید اور معیاری تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنس، ٹیکنالوجی، طب، انجینئرنگ، قانون، تجارت اور کمپیوٹر کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ 2۔ ہنر سیکھنا!

ہر نوجوان کو کوئی نہ کوئی فنی مہارت ضرور سیکھنی چاہیے، جیسے گرافک ڈیزائننگ، ویب ڈویلپمنٹ، موبائل ایپ سازی، الیکٹریشن، پلمبر، ٹیلرنگ، مشین آپریٹنگ یا دیگر پیشہ ورانہ کورسز۔ ہنر انسان کو خود کفیل بناتا ہے۔

3۔ تجارت اور کاروبار کو فروغ دینا!

اسلام تجارت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ نوجوانوں کو چھوٹے کاروبار، آن لائن تجارت، زرعی منصوبوں، صنعت اور خدمات کے شعبے میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ ایمانداری، محنت اور دیانت داری کاروبار کی کامیابی کی بنیاد ہیں۔ 4۔ بچت اور سرمایہ کاری!

آمدنی کا ایک حصہ بچانا اور اسے منافع بخش منصوبوں میں لگانا ضروری ہے۔ فضول خرچی سے بچ کر سرمایہ جمع کیا جاسکتا ہے، جو مستقبل میں کاروبار یا دیگر ضروریات کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔

5۔ اسلامی مالیاتی نظام!

سود سے بچتے ہوئے اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت، شراکت داری اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا چاہیے۔ زکوٰۃ، صدقات اور وقف جیسے اسلامی ادارے بھی معاشرے میں معاشی توازن پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ 6۔ خواتین کی تعلیم اور ہنر! خواتین اگر تعلیم یافتہ اور ہنر مند ہوں تو وہ گھریلو صنعت، آن لائن کاروبار، دستکاری اور دیگر شعبوں میں کام کر کے خاندان کی معاشی حالت بہتر بنا سکتی ہیں۔ 7۔ نوجوانوں کی رہنمائی! نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ انہیں کیریئر کونسلنگ، کاروباری تربیت، روزگار کے مواقع اور جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

8۔ باہمی تعاون!

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کوآپریٹو سوسائٹیاں، کاروباری ادارے اور سرمایہ کاری کے مشترکہ منصوبے قائم کریں تاکہ کم سرمایہ رکھنے والے افراد بھی ترقی کرسکیں۔ 9۔ جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانا! ڈیجیٹل دور میں آن لائن تعلیم، فری لانسنگ، ای کامرس، مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا مارکیٹنگ اور دیگر جدید ذرائع آمدنی کے بہترین مواقع فراہم کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو ان شعبوں میں مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ 10۔ دیانت داری اور محنت! اسلام میں رزق حلال کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ ایمانداری، وقت کی پابندی، محنت اور ذمہ داری سے کام کرنے والے افراد معاشی ترقی میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ حکومت اور سماجی اداروں کا کردار! حکومت کو چاہیے کہ معیاری تعلیم، روزگار کے مواقع، فنی تربیت کے مراکز، آسان قرضوں کی سہولت، کاروباری رہنمائی اور صنعتوں کے فروغ کے لیے مؤثر پالیسیاں بنائے۔ اسی طرح سماجی اور فلاحی اداروں کو غریب طلبہ کی مدد، ہنر مندی کی تربیت، چھوٹے کاروبار کے لیے مالی تعاون اور روزگار کی فراہمی میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسلام کی معاشی تعلیمات! اسلام محنت، دیانت، تجارت، انصاف اور حلال روزی کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں رزق حلال کمانے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے، زکوٰۃ دینے، محتاجوں کی مدد کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔ اگر مسلمان اسلامی معاشی اصولوں پر عمل کریں تو ان کی معاشی حالت میں نمایاں بہتری آسکتی ہے۔ مسلمانوں کی معاشی پسماندگی کوئی ناقابل حل مسئلہ نہیں۔ اگر وہ تعلیم، ہنر، تجارت، جدید ٹیکنالوجی، باہمی تعاون، بچت، سرمایہ کاری اور اسلامی معاشی اصولوں کو اپنائیں تو وہ معاشی طور پر مضبوط بن سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے فرد، خاندان، معاشرہ، تعلیمی ادارے اور حکومت سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ محنت، علم، دیانت اور اتحاد ہی وہ راستے ہیں جو مسلمانوں کو معاشی خوشحالی اور ترقی کی منزل تک پہنچا سکتے ہیں۔ ایک مضبوط معیشت نہ صرف افراد کی زندگی بہتر بناتی ہے بلکہ پوری قوم کو عزت، خود اعتمادی اور استحکام بھی عطا کرتی ہے۔

رابطہ: 9968012976

# بچیوں کو بچانا ہے، گنوانا نہیں!

اورنگزیب
دارالہدیٰ اسلامی یونیورسٹی، کیرالا

میرا یہ پیغام عالم اسلام اور خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں کے نام ہے۔ میری بات شاید کچھ لوگوں کو کڑوی محسوس ہو، لیکن اگر اس کڑوی بات میں ہماری اصلاح کا کوئی راستہ نکل سکتا ہے تو ہمیں اسے سننے اور سمجھنے کی کوشش ضرور کرنی چاہیے۔ بات دراصل یہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں محبت کے نام پر بہت سی مسلمان بچیاں دین، خاندان اور اپنی تہذیبی اقدار سے دور ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ ہماری نوجوان لڑکیاں غیر مسلم نوجوانوں کی محبت کے جال میں پھنس رہی ہیں اور بعض اوقات یہ معاملہ اتنا آگے بڑھ جاتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں سے دور ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہمیں صرف لڑکیوں کو مورد الزام ٹھہرا کر اپنی ذمہ داری سے بری نہیں ہو جانا چاہیے۔ ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ آخر وہ حالات کیوں پیدا ہوئے جن میں ہماری بچیاں باہر کے لوگوں کو اپنا رازدار اور دوست سمجھنے لگیں؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہم نے اپنی بچیوں کو تعلیم کے نام پر گھر سے باہر نکالا، جو اپنی جگہ ایک اچھی اور ضروری بات ہے، لیکن ہم نے انہیں یہ سکھانے کی کوشش کم کی کہ باہر کی دنیا میں لوگوں کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کرنا ہے، دوستی اور تعلقات کی حدود کیا ہیں، اور کون سا راستہ انہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے اور کون سارا راستہ نقصان کی طرف لے جا سکتا ہے۔ تعلیم صرف کتاب پڑھنے کا نام نہیں، بلکہ زندگی کو سمجھنے کا نام بھی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بچیوں کو تعلیم کے لیے گھر سے باہر نہ نکالا جائے۔ ہرگز نہیں۔ علم حاصل کرنا ہر انسان کی ضرورت ہے۔ لیکن جب ہم اپنی بچیوں کو تعلیم، ملازمت یا دوسرے مشاغل کے لیے گھر سے باہر بھیجتے ہیں تو ہماری ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں انہیں اعتماد، سمجھ داری، اخلاق، دینی شعور اور زمانے کے حالات سے واقفیت دینی ہوگی۔ اگر ہم ایک بھائی، باپ یا سرپرست ہیں تو ہمیں اپنی بچیوں کے ساتھ صرف حکم دینے والا تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔ ہمیں ان کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرنا چاہیے کہ وہ اپنی خوشی، پریشانی، خوف، سوالات اور مشکلات ہمارے ساتھ بلا جھجک بیان کر سکیں۔ ایک بیٹی اگر اپنے والد سے بات کرنے میں خوف محسوس کرے گی تو ممکن ہے وہ اپنی بات کسی باہر کے شخص سے کہنے لگے۔ اگر بھائی بہن کے ساتھ ہر وقت سختی کرے گا تو ممکن ہے کہ بہن اپنے مسائل کے لیے کسی ایسے شخص کی طرف متوجہ ہو جائے جو اسے نرمی سے سننے والا معلوم ہو۔ اسی لیے ضروری ہے کہ گھر میں محبت بھی ہو اور تربیت بھی، آزادی بھی ہو اور ذمہ داری بھی، اعتماد بھی ہو اور نگرانی بھی۔

ہمیں اپنی بچیوں سے وقت نکال کر بات کرنی ہوگی۔ ان سے پوچھنا ہوگا کہ ان کے دوست کون ہیں؟ ان کی پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟ انہیں کوئی پریشانی تو نہیں؟ ان کے دل میں کوئی ایسی بات تو نہیں جسے وہ کسی سے کہنے سے ڈر رہی ہوں؟ والدین کا کام صرف یہ نہیں کہ وہ بچی کے لیے فیس ادا کریں، کتابیں خریدیں اور کھانا فراہم کریں۔ والدین کا اصل کام اس کی شخصیت بنانا بھی ہے۔ آج کے زمانے میں گھر سے باہر نکلنا ہی ضروری نہیں کہ کسی اجنبی سے تعلق قائم ہو۔ موبائل فون اور سوشل میڈیا نے پوری دنیا کو انسان کے کمرے تک پہنچا دیا ہے۔ ایک شخص گھر میں بیٹھ کر بھی ایسے لوگوں سے رابطہ قائم کرسکتا ہے جنہیں اس نے کبھی حقیقت میں دیکھا تک نہیں۔ فیس بک، انسٹاگرام، واٹس ایپ اور دوسری سوشل میڈیا ایپس نے رابطے آسان کردیے ہیں۔ ان کے بہت سے فائدے ہیں، لیکن اگر ان کا استعمال سمجھ داری کے بغیر کیا جائے تو یہ نقصان کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ اس لیے والدین کو صرف یہ کہہ کر مطمئن نہیں ہونا چاہیے کہ ہماری بچی گھر میں بیٹھی ہے، لہٰذا وہ محفوظ ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ وہ موبائل پر کیا دیکھ رہی ہے، کس سے بات کر رہی ہے اور کس قسم کے لوگوں سے تعلق قائم کر رہی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہر وقت جاسوسی کی جائے۔ بہتر راستہ اعتماد اور تربیت ہے۔ بچی کو اتنا سمجھدار بنایا جائے کہ وہ خود غلط اور صحیح میں فرق کر سکے۔ نوجوانی میں انسان کو کسی ایسے شخص کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جس سے وہ اپنی باتیں شیئر کر سکے۔ اگر گھر میں یہ جگہ والدین اور بہن بھائی فراہم نہیں کریں گے تو نوجوان باہر کسی کو اپنا رازدار بنا سکتے ہیں۔ یہاں ہمیں ایک اہم بات سمجھنی ہوگی کہ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ "کسی سے دوستی مت کرو"۔ ہمیں یہ بھی بتانا ہوگا کہ اچھی صحبت کیا ہوتی ہے، بری صحبت کیا ہوتی ہے، اور کسی تعلق میں حدود کیوں ضروری ہیں۔ ہمیں اپنی بچیوں کو سمجھانا ہوگا کہ ہر نرم لہجے میں بات کرنے والا شخص مخلص نہیں ہوتا، ہر تعریف کرنے والا دوست نہیں ہوتا اور ہر محبت کا دعویٰ حقیقی محبت نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی انسان کو وہی شخص سب سے اچھا لگنے لگتا ہے جو اس کی کمزوریوں کو سمجھ کر اسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس لیے نوجوانوں کو جذبات کے ساتھ ساتھ عقل سے فیصلہ کرنا بھی سکھانا ہوگا۔ اس مسئلے کا ایک پہلو ہم اکثر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری بچیاں محفوظ رہیں تو ہمیں اپنے لڑکوں کی تربیت بھی کرنی ہوگی۔ ہر لڑکے کو یہ سکھانا ہوگا کہ کسی لڑکی کے جذبات کے ساتھ کھیلنا، جھوٹے وعدے کرنا، جذباتی دباؤ ڈالنا یا کسی کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا انتہائی غلط ہے۔ معاشرہ صرف لڑکیوں کی نگرانی سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔ لڑکوں کی اخلاقی تربیت بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ ہم اپنی بچیوں کو صرف یہ نہ بتائیں کہ "یہ کام حرام ہے" بلکہ انہیں یہ بھی سمجھائیں کہ اسلام انسان کو کن مشکلات سے بچانا چاہتا ہے۔ دین صرف چند پابندیوں کا نام نہیں۔ دین انسان کو عزت، پاکیزگی، ذمہ داری، حیا، صبر اور صحیح فیصلہ کرنے کا شعور دیتا ہے۔ اگر بچپن سے بچیوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، رسول اکرم ﷺ کی محبت، قرآن سے تعلق اور اچھے اخلاق پیدا کیے جائیں تو وہ زندگی کے مختلف مراحل میں بہتر فیصلے کرنے کے

قابل ہوں گی۔ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ضروری ہے، کیونکہ ہمیں ایسی نسل چاہیے جو دین کو سمجھنے کے ساتھ دنیا کے حالات کو بھی سمجھ سکے۔ یہاں ایک انتہائی اہم بات ہے جسے ہمیں اپنے معاشرے میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہماری کوئی بیٹی غلط فیصلہ کر بیٹھے، کسی غلط تعلق میں مبتلا ہو جائے یا گھر والوں سے کوئی ایسی بات چھپا لے جس کے نتائج بعد میں سامنے آئیں، تو ہمیں صرف غصہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اب اسے بچانے کا راستہ کیا ہے۔ غلطی کرنے والے انسان کو ہمیشہ کے لیے دھتکار دینا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اگر ایک بچی اپنے گھر واپس آنا چاہتی ہے تو اسے یہ احساس ہونا چاہیے کہ اس کے لیے گھر کے دروازے بند نہیں ہوئے۔ اسے اصلاح کا موقع ملنا چاہیے۔ اسے سمجھایا جائے، اس کی مدد کی جائے اور اس کے مستقبل کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انسان غلطی کرسکتا ہے، لیکن توبہ اور اصلاح کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ گھر واپسی کو شکست نہ سمجھیں۔ بعض خاندان یہ سوچتے ہیں کہ اگر ہماری بیٹی کسی غلط راستے سے واپس آگئی تو لوگ کیا کہیں گے؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں: لوگ زیادہ اہم ہیں یا ہماری بیٹی کی زندگی؟ اگر ایک انسان غلط راستے سے واپس آ جائے تو یہ شکست نہیں، بلکہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ ہمیں اپنی بچیوں کو یہ یقین دینا چاہیے کہ اگر کبھی ان سے غلطی ہو بھی جائے تو وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آسکتی ہیں۔ گھر وہ جگہ ہونی چاہیے جہاں انسان اپنی سب سے بڑی پریشانی بھی لے کر جا سکے۔ اگر ہم گھر کے دروازے بند کردیں گے تو پھر وہ کہاں جائے گی؟

ہمیں اپنی بیٹی کو آئینہ بنانا چاہیے، بوجھ نہیں۔ اگر کوئی بچی غلطی سے واپس آتی ہے تو ہمیں اسے ساری زندگی طعنے نہیں دینے چاہئیں۔ اس کی غلطی کو سمجھ کر اسے اپنی زندگی سنوارنے کا موقع دینا چاہیے۔ ہاں، اسے اس غلطی کے نتائج اور اس کے اسباب سے ضرور آگاہ کیا جائے، تاکہ وہ دوبارہ اسی راستے پر نہ جائے۔ لیکن اسے معاشرے کے سامنے ذلیل کرنا، ہر وقت اس کے ماضی کو یاد دلانا اور اسے محبت سے محروم کر دینا کسی اصلاح کا ذریعہ نہیں۔ ہمیں ایسی بچیوں کو آئینہ بنانا چاہیے کہ آنے والی نسلیں ان کے تجربات سے سبق حاصل کریں۔ جب کوئی انسان اپنی داستان خود بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ غلطی کی، اس کا یہ نقصان ہوا اور میں اس راستے سے واپس آئی، تو شاید بہت سی دوسری بچیاں اس تجربے سے سبق لے سکیں۔

والدین کو وقت دینا ہوگا

آج ہمارے بہت سے والدین اپنی اولاد کی ضروریات پوری کرنے میں مصروف ہیں، لیکن ان کے دل کی ضروریات سے غافل ہیں۔ بچی کے پاس اچھا لباس ہے، اچھا موبائل ہے، اچھی تعلیم ہے، لیکن کیا اس کے پاس کوئی ایسا شخص بھی ہے جس سے وہ اپنے دل کی بات کر سکے؟ والدین کو روزانہ کچھ وقت اپنی اولاد کے لیے ضرور نکالنا چاہیے۔ کبھی ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں، کبھی ان کے ساتھ چہل قدمی کریں، کبھی ان کی بات خاموشی سے سنیں۔ ہر بات کا جواب ڈانٹ نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی انسان کو صرف یہ چاہیے ہوتا ہے کہ کوئی اسے سن لے۔ بچیوں کی تربیت میں دو انتہاؤں سے بچنا ہوگا۔ ایک طرف وہ والدین ہیں جو اولاد کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ بچی خود سب سمجھ جائے گی۔ دوسری طرف وہ والدین ہیں جو ہر قدم پر سختی کرتے ہیں، ہر بات پر شک کرتے ہیں اور ہر سوال کا جواب ڈانٹ سے دیتے ہیں۔ دونوں طریقے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین محبت کے ساتھ حدود مقرر کریں، اعتماد کے ساتھ نگرانی کریں اور نگرانی کے ساتھ آزادی ذمہ داری بھی دیں۔ میرے عزیز دوستو! ہمیں اپنی بچیوں کو بچانا ہے، گنوانا نہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری بچیاں دین سے جڑی رہیں، اپنی عزت و وقار کو سمجھیں اور زندگی میں کامیاب ہوں تو ہمیں صرف ان پر پابندیاں لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ ہمیں ان کے دلوں تک پہنچنا ہوگا۔ ہمیں ان کے دوست بننا ہوگا۔ ہمیں ان کی بات سننی ہوگی۔ ہمیں انہیں دین سمجھانا ہوگا۔ ہمیں انہیں دنیا کے فتنوں سے آگاہ کرنا ہوگا۔ ہمیں سوشل میڈیا کے صحیح استعمال کی تربیت دینی ہوگی۔ ہمیں ان کے تعلیمی ماحول سے واقف رہنا ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر ہمیں ایسا گھر بنانا ہوگا جہاں بیٹی کو یہ یقین ہو کہ دنیا چاہے اسے چھوڑ دے، اس کا گھر اسے نہیں چھوڑے گا اور اگر کبھی کوئی بچی غلط راستے پر چلی بھی جائے تو ہمارا کام اسے ہمیشہ کے لیے ختم کرنا نہیں، بلکہ اسے واپس لانا ہونا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ہاتھ پر گندگی لگ جائے تو ہاتھ نہیں کاٹا جاتا، بلکہ گندگی کو صاف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ہماری کسی بچی سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہمیں اپنی بچی کو ہی ختم نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس غلطی کو دور کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنی بچیوں کے دامن پر لگی گرد کو صاف کرنا ہے، ان کے دامن کو ہی نہیں پھاڑ دینا۔ ہمیں انہیں سزا سے زیادہ اصلاح کا راستہ دکھانا ہے، نفرت سے زیادہ محبت دینی ہے اور طعنوں سے زیادہ حوصلہ دینا ہے۔ کیونکہ بچی صرف ایک فرد نہیں ہوتی، وہ ایک آنے والی نسل کی ماں بھی ہوتی ہے۔ آج ہم اگر اپنی بچیوں کی صحیح تربیت کریں گے تو کل ایک بہتر خاندان وجود میں آئے گا، ایک بہتر معاشرہ تشکیل پائے گا اور ایک بہتر نسل ہمارے سامنے ہوگی۔ اس لیے میری تمام والدین سے، بھائیوں سے، اساتذہ سے اور معاشرے کے ذمہ دار افراد سے گزارش ہے: اپنی بچیوں کو صرف گھر کی عزت نہ سمجھیں، انہیں گھر کی ذمہ داری بھی سمجھیں۔ انہیں صرف روکیں نہیں، سمجھائیں۔ صرف ڈانٹیں نہیں، سنیں۔ صرف نگرانی نہ کریں، اعتماد بھی دیں۔ اور اگر کبھی وہ گر جائیں تو انہیں چھوڑیں نہیں، ہاتھ پکڑ کر اٹھائیں۔ کیونکہ ہمارا مقصد یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہماری بچیاں کبھی غلطی نہ کریں؛ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اگر وہ کبھی غلطی کریں تو انہیں واپس آنے کا راستہ ضرور معلوم ہو۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Monday, 10th August 2026
روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
سوموار، ۱۰ / اگست ۲۰۲۶ء
SPORTS
کھیل کی دنیا

# بھارت کے بائیکاٹ کا جوابی اقدام کیا ہے؟

## گمبھیر کے بورڈ کا دورہ بنگلہ دیش پر بڑا فیصلہ

9 اگست: کیا ٹیم انڈیا بنگلہ دیش میں کرکٹ سیریز کھیلے گی؟ ہندوستان کو جولائی 2025 میں بنگلہ دیش کا دورہ کرنا تھا۔ لیکن وہ اس دورے پر نہیں گیا۔ پدما پار حکومت کی تبدیلی کے بعد کرکٹ بورڈ کے نئے سربراہ تمیم اقبال کئی بار اس کا خیر مقدم کر چکے ہیں۔ اس بار بھارتی کرکٹ بورڈ بھی شاید مثبت اقدامات کا سوچ رہا ہے۔ تاہم یہ سب بھارتی حکومت کے فیصلے پر منحصر ہے۔ اس بار بی سی سی آئی اس سیریز کے بارے میں نریندر مودی حکومت سے درخواست کرنے جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش کی ہنگامہ خیز سیاسی صورتحال اور 'بھارت مخالف' کے انتہائی ماحول کی وجہ سے پدما کے پار ہندوستان کی سیریز ملتوی کر دی گئی ہے۔ محمد یونس کی سابقہ ؟؟ حکومت نے تمام پہلوؤں سے بھارت سے اپنی دوری بڑھا دی تھی۔ کرکٹ بھی ان میں شامل تھی۔ اس سال طارق رحمان کی حکومت آنے کے بعد بنگلہ دیش کرکٹ تعلقات کو ٹھیک کرنے کے لیے آگے آیا ہے۔ بنگلہ دیش بورڈ کو امید ہے کہ اس سال ستمبر میں ہندوستان کے خلاف تین ون ڈے اور تین ٹی ٹوئنٹی میچ ہوں گے۔ بی سی بی اس پر کئی بار تجاویز دے چکا ہے۔ بی سی سی آئی آخر کار کارروائی کرنے جا رہا ہے۔ ایک ذریعے کا دعویٰ ہے، "ہم اس معاملے پر کام کر رہے ہیں۔ ہم بنگلہ دیش کے دورے کی اجازت چاہیں گے۔ اس مرحلے پر، ہم خود کوئی فیصلہ نہیں لے سکتے، ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم، ہم جلد ہی اس معاملے کو حکومت کے پاس لے جائیں گے۔" بی سی بی نے 29 اگست سے 15 ستمبر تک کا ٹائم فریم چھوڑا ہے، حتمی فیصلہ بھارتی حکومت کرے گی۔ حال ہی میں بی سی بی کے صدر تمیم اقبال نے کہا، "ہم نے بی سی سی آئی کو انڈیا سیریز کے بارے میں ای میل کیا ہے، مجھے امید ہے کہ وہ کھیلنے آئیں گے۔ جب ہندوستان آتا ہے تو اس ملک میں ہر کوئی اضافی پرجوش ہوتا ہے۔ شائقین سے لے کر صحافیوں تک ہر کوئی پرجوش ہوتا ہے۔ بنگلہ دیش اب بہت محفوظ ملک ہے، بی سی بی کے صدر کی حیثیت سے، میری بھی کچھ حدیں ہیں۔ میں وہ سب کچھ کر رہا ہوں جو ہماری طرف سے کرنے کی ضرورت ہے۔"

# ناروے فٹبال ایسوسی ایشن کی صدر کا مطالبہ......

## فیفا صدر فی الفور استعفیٰ داخل کرے

زیورخ، 9 راگست: اس وقت فیفا کے جوکر نما صدر گیانی انفینٹینو نے عالمی فٹبال کو بالکل بدنام کر کے رکھ دیا ہے حالیہ اختتام شدہ ورلڈ کپ 2026 جس کی میزبانی مشترکہ طور پر امریکہ، کناڈا اور میکسیکو میں کی اس میں بیشتر میچوں میں ریفری کے فیصلے اور لال کارڈ دیکھنے والے امریکی کھلاڑی کے اگلے میچ میں کھیلنے کے لئے راتوں رات فیفا قوانین میں تبدیلی اور اس کے دستور میں بے حیائی کے ساتھ آرٹیکل 27 کو شامل کر کے فیفا کو یہ حق دیا کہ وہ اگر چاہے تو معطل شدہ کھلاڑی کو کھیلنے کا موقع دے سکتا ہے۔ اگرچہ فیفا چیف کے حق میں چند ہمنواؤں نے ان کی حمایت کی لیکن ناروے فٹبال ایسوسی ایشن کی صدر نے پرزور مطالبہ کیا کہ فیفا صدر ایک لالچی اور انتہائی بے حیا شخص ہے اور اگر وہ بدستور فیفا کا چیف بنا رہا تو پھر عالمی سطح پر فٹبال کو زبردست نقصان ہوگا۔ ابھی حال میں انفینٹینو نے فیفا ورلڈ کپ اور فیفا کے تحت چلنے والے دوسرے ٹورنامنٹ کے کچھ حقوق اسٹیک ہولڈروں کو فروخت کر کے 4.2 بلین ڈالر کی کمائی کرنا چاہی تھی لیکن ان کے اس گھٹیا خیال اور مضحکہ خیز سوچ نے یوروپین فٹبال گورننگ باڈیز جیسے اٹلی، ناروے، اسپین، انگلینڈ اور آسٹریلیا کو سخت ناراض کر دیا تھا اور اٹلی کی ایسوسی ایشن نے پرزور مطالبہ کیا تھا اس ذلیل سوچ رکھنے والے فیفا صدر گیانی انفینٹینو کو فی الفور فیفا سے نکالا جائے ورنہ 2030 ورلڈ کپ کی کوالیفائنگ میں یورپ اپنے آپ کو ہٹا لے گا۔ اس وقت فیفا باس کے گھٹیا رویے سے یورپ کی ٹیموں کو جس طرح سے جھٹکا پہنچا ہے اس کی وجہ سے انٹرنیشنل فٹبال کو زبردست طریقے سے شرمناک احتجاج کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایسے میں چند افریقی ممالک جن کے ساتھ خاص طور پر ورلڈ کپ 2026 میں ناانصافی ہوئی اور انہیں آؤٹ ہونا پڑا ان افریقی ممالک نے اپنی گھٹیا سوچ کو بروئے کار لا کر فیفا صدر کی حمایت میں آواز اٹھا دی کیونکہ افریقی ممالک اسی میں بہتری نظر آئی کہ اگر وہ ان کی حمایت میں آواز نہیں اٹھائیں گے تو ممکن ہے 2030 میں جب 64 ملکوں کو لے کر ورلڈ کپ اسپین، پرتگال اور مراکش کی میزبانی میں کھیلا جائے گا اس وقت ممکن ہے اہم افریقی ممالک کا پتہ کٹ جائے۔

# پھر ٹیم انڈیا میں بلانے کی دوڑ میں شامل سرفراز

ممبئی، 9 اگست: سائی سدرشن انجری کے باعث سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ اس کی جگہ کس کا فون آئے گا؟ سرفراز خان ریس میں پہلے نمبر پر ہیں۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں باقاعدگی سے کارکردگی دکھانے کے باوجود وہ ہندوستانی ٹیم سے 'محروم' ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے کسی کا نام لیے بغیر اس محرومی کے بارے میں ایک دھماکہ خیز پوسٹ کی۔ اس کے بعد سرفراز ٹیم انڈیا میں بلانے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ سدرشن سری لنکا کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں دستیاب نہیں ہوں گے۔ اس سے قبل بی سی سی آئی اسٹار کرکٹرز کے زخمی ہونے کے حوالے سے تنازعات میں گھرا رہا ہے۔ اس لیے بورڈ کی میڈیکل ٹیم سائی سدرشن کے ساتھ کوئی خطرہ مول لینے سے گریزاں ہے۔ سرفراز خان کو ان کے متبادل کے طور پر بلایا جا سکتا ہے۔ سائی راشیخ پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ دونوں ڈومیسٹک کرکٹ میں اچھی کارکردگی دکھا رہے ہیں۔ بالخصوص سرفراز۔ رنجی ہو یا وجے ہزارے ٹرافی، انہوں نے زبردست فارم میں بلے بازی کی ہے۔ ہر طرف بھاگ دوڑ کا سلسلہ جاری تھا۔ 62 فرسٹ کلاس میچوں میں ان کی اوسط 64.73 رہی۔ انہیں 2024 میں صرف 6 ٹیسٹ کھیلنے کا موقع ملا، انہوں نے 371 رنز بنائے۔ سب سے زیادہ 150 تھے۔ اس کے بعد انہیں ہندوستانی ٹیم میں کوئی کال نہیں ملی۔ اس پر کافی جھگڑا ہوا۔ جمعرات کو سرفراز نے انسٹاگرام پر ایک تصویر پوسٹ کی۔ تاہم، یہ ان کی تصویر نہیں تھی، بلکہ 2019 میں تیلگو فلم 'جرسی' کی ایک تصویر تھی، جس میں لکھا گیا تھا، 'ہو سکتا ہے میں آپ کے نمبر نہیں ڈال سکوں۔ لیکن میں اپنی پوری طاقت سے لڑوں گا۔' یعنی وہ کہنا چاہتے تھے کہ ٹیم میں موقع نہ ملنے پر بھی وہ لڑتے رہیں گے۔ اس کے فوراً بعد سدرشن کے زخمی ہونے کی خبر سامنے آئی۔ اس کے ساتھ ہی سرفراز کے کال اپ ہونے کے امکانات بھی بڑھ گئے۔

## کیا ISL منافع بخش ہے؟ حکام نے عوامی رائے جاننے کے لیے سروے شروع کیا، فارم کو پُر کرنے کا لنک یہ ہے

آئی ایس ایل تقریباً دو سال سے تناؤ کی حالت میں ہے۔ ملک کی بہترین لیگ جوش و خروش سے جاری ہے۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ملک کے کھیلوں کے شائقین واقعی آئی ایس ایل دیکھنا چاہتے ہیں؟ آئی ایس ایل حکام اب ناظرین کے ذہنوں کو سمجھنے کے لیے ایک نیا سروے شروع کر رہے ہیں۔ جمشید پور ایف سی نے حال ہی میں اپنی ٹیم کو آئی ایس ایل سے نکال لیا ہے۔ تب سے آئی ایس ایل حکام حیران ہیں کہ کیا ناظرین واقعی اس ٹورنامنٹ میں دلچسپی رکھتے ہیں؟
آئی ایس ایل کی طرف سے گوگل فارم بنایا گیا ہے۔ فٹبال شائقین کے ذہنوں کو سمجھنے کے لیے وہاں مختلف سوالات کیے گئے ہیں۔ ان کے پسندیدہ کلب سے شروع کرتے ہوئے، فٹ بال کے شائقین سے آئی ایس ایل کی طرف ان کی کشش کے بارے میں مختلف معلومات پوچھی گئی ہیں۔

# انگلینڈ کے کوچ برینڈن میکلم بھی مستعفی کپتان بین اسٹوکس سے متفق

## ٹیم کی کپتانی جو روٹ کو سونپنے کے بجائے ہیری بروک کو ملنی چاہئے تھی

لندن، 9 راگست: انگلینڈ کے ٹسٹ ٹیم کے کرکٹ کوچ برینڈن میکلم کا خیال ہے کہ ٹیم کے مستعفی کپتان اور اپنے کرکٹ کو غیر ضروری طور پر الوداع کہہ دینے والے بین اسٹوک کا خیال بالکل صحیح تھا اور اس وقت ٹیم کا کپتان ہیری بروک کو ہی ہونا چاہئے تھا۔ میکلم نے کہا دراصل انگلینڈ کی کرکٹ بورڈ یہ نہیں چاہتی تھی کہ مستعفی ہو جانے والے کپتان کا حکم مانے اور ہیری بروک کو اس کے زور دینے پر کپتان بنا دیا جائے جبکہ ٹیم میں سابق کپتان جو روٹ ابھی اس وقت سب سے شاندار فارم میں ہیں اور عنقریب وہ دنیا کے سے زیادہ رن بنانے اور سنچری بنانے والے کھلاڑی بن سکتے ہیں اور جب ٹیم میں ایک سنجیدہ اور محتاط سابق کپتان پھر سے شدید جدوجہد کے بعد اپنے پرانے فارم کو پا چکا ہے تو پھر اسے ہی دوبارہ کپتانی کیوں نہ سونپی جائے۔ لہذا برینڈن میکلم جو اس وقت انگلینڈ کے ٹسٹ ٹیم کے کپتان کے طور پر ہیری بروک کی ہی طرفداری کر رہے ہیں وہ پاکستان کے خلاف دو ٹسٹوں کی سیریز کے لئے کوچنگ کر رہے ہیں لیکن پاکستان سیریز کے بعد انہیں بھی رخصت ہو جاتا ہے اور انگلینڈ کو اس کے بعد آسٹریلیا کے خلاف 5 ٹسٹ میچوں کی ایشیز سیریز میں حصہ لینا ہے جس میں کپتانی جو روٹ کی رہے گی اور کوچنگ اسٹیفن فلیمنگ کی۔ فلیمنگ نیوزی لینڈ کے سابق انتہائی کامیاب کپتان رہ چکے ہیں اور گزشتہ 15 برسوں سے آئی پی ایل کی ٹیم چنئی سپر کنگس کے کوچ تھے اور ان 15 برسوں میں چنئی سپر کنگس نے آئی پی ایل جیتنے کا لامتناہی سلسلہ جاری رکھا تھا اس وقت کہا جا رہا ہے کہ انگلینڈ کو ورلڈ ٹسٹ چمپئین شپ میں اپنی پوزیشن مضبوط بنائے رکھنے کے لئے پاکستان کے خلاف دو ٹسٹوں کی سیریز میں ہر حال میں کامیابی حاصل کرنی ہے تاکہ ورلڈ ٹسٹ چمپئین شپ کے فائنل میں کھیلنے کا حق حاصل کر سکے۔ لیکن اگر اس سیریز میں اگر پاکستان نے اپ سیٹ رزلٹ کر دیا تو پھر انگلینڈ کے لئے ورلڈ ٹسٹ فائنل میں جانا محال ہوگا کیونکہ اس سے پہلے انگلینڈ کو نیوزی لینڈ کے مقابلے میں ٹسٹ سیریز میں شکست ہو چکی ہے اب اگر اسے پاکستان کے مقابلے میں بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا تو پھر اس کا فائنل تک پہنچنا محال ہوگا ویسے بھی نومبر دسمبر 2026 میں ایشیز سیریز کھیلے جائیں گے اور اس کے مقابلے میں 5 ٹسٹوں کی سیریز میں انگلینڈ کے لئے سیریز بچانا مشکل مرحلہ ہوگا۔ لیکن اس وقت پاکستان کے ساتھ اسے دو ٹسٹوں کی سیریز کھیلنی ہے اور اس سیریز میں اس کی کامیابی یقینی ہے کیونکہ بابر اعظم کی قیادت والی پاکستانی ٹیم سے امید نہیں ہے کہ وہ جو روٹ کی قیادت والی انگلش ٹیم کو شکست دے سکے لیکن ممکن ہے اس سیریز میں کچھ عجوبہ دیکھنے کو ملے۔

☆

## فٹ بال میدان سے سیدھا ہائی وے پر جاتا ہے، گیند بچانے کی کوشش میں دو کاریں آپس میں ٹکرا گئیں!

9 اگست: فٹ بال کے میدان کے لیے گیلری میں جانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن کیا ہوگا اگر وہ گیند سیدھی ہو کر کسی مصروف شاہراہ کے بیچ میں گر جائے؟ اور اگر بچاتے ہوئے کوئی حادثہ پیش آ جائے تو؟ ایسا ہی عجیب واقعہ یوراگوئے کے سیکنڈ ڈویژن کے ایک میچ میں پیش آیا۔ اسے دیکھ کر نیٹیز حیران رہ گئے۔
یہ واقعہ یوراگوئے کے Ancapé Parque Estadio میں پیش آیا۔ یوراگوئے مونٹیویڈیو اور پیسنڈو آمنے سامنے تھے۔ میچ 24 منٹ پرانا تھا۔ مونٹیویڈیو کے ایک ڈیفنڈر نے گیند کو کلیئر کرتے ہوئے اتنی زور سے مارا کہ گیلری میں نہیں گری اور دیوار کی باؤنڈری عبور کر کے اس کے ساتھ والی مصروف سڑک پر جا گری۔ پھر تباہی آئی! سڑک پر پڑی فٹبال کو دیکھ کر سفید رنگ کی کار کا ڈرائیور حیران رہ گیا۔ اس نے زور سے بریک لگائی۔ اس کے پیچھے آنے والی کار اس وقت رفتار پر قابو نہ رکھ سکی۔ جس کے نتیجے میں سامنے سے آنے والی کار سے ٹکرا گئی۔ یہ سارا واقعہ کیمرے میں قید ہو گیا۔ یہ منظر ایک لمحے میں وائرل ہو گیا۔
واقعے کے بعد میچ کچھ دیر کے لیے روک دیا گیا۔ اس وقت حادثے کا شکار ہونے والی کار سڑک کے کنارے پر جا گری۔ 15 منٹ کے بعد ٹریفک کی روانی معمول پر آ گئی۔ اس کے بعد کھیل دوبارہ شروع ہوا۔ خوش قسمتی سے کوئی بڑا حادثہ نہیں ہوا۔ مقامی حکام کا کہنا ہے کہ اگرچہ کار کو تھوڑا سا نقصان پہنچا تاہم ڈرائیور یا مسافروں میں سے کوئی بھی شدید زخمی نہیں ہوا۔ تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مصروف شاہراہ پر ایسا واقعہ کسی بڑے خطرے کا سبب بن سکتا تھا۔
آئیے میچ کی بات کرتے ہیں۔ یوراگوئے مونٹیویڈیو جیت کے ساتھ مسکرا رہا ہے۔ انہوں نے پیسنڈو کو 1-0 سے ہرایا۔ تاہم یہ میچ کا نتیجہ نہیں بلکہ میدان سے باہر ہونے والا واقعہ ہے جو روشنی میں ہے۔ ہائی وے کے ساتھ ایسے میدان میں فٹبال میچ کے انعقاد پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اس طرح کے واقعے کے بعد اسٹیڈیم کی دیواروں کو مزید اونچا کرنے کی بھی بات ہو رہی ہے۔ کوئی بڑا خطرہ نہیں تھا۔ لیکن اگر فٹ بال دوبارہ میدان کی حدود سے نکل کر شاہراہ پر پہنچ جائے تو اس بات کی ضمانت کہاں ہے کہ اگلی بار کوئی بڑا واقعہ رونما نہیں ہوگا۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor- Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 / چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا ۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ ۔ 105 سے شائع ۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی ۔(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804